# لسان العصر

جلد ۱ مارچ نمبر ۱

## فہرست مضامین

تمباکو کی خوشبو

# معذرت

مین نے اعلان کیا تھا کہ لسان العصر جنوری سے شائع ہوگا، مگر بجائے جنوری کے وہ مارچ سے نکل رہا ہی۔ اس علان کے بعد ہمین جو دقتین پیش آئین اُنکا اندازہ ہم ہی کرسکتے ہین ممکن تھا کہ ہم کوشش کرکے اس سے قبل بھی کوئی نمبر شائع کردیتے۔ مگر بعد کو دقتین پڑتین۔ اب جہانتک بظاہر اسباب معلوم ہوتا ہی کل دقتین رفع ہوگئین، اور اگر خدا نے چاہا تو آئندہ سے پرچہ برابر ترتیب سے شائع ہوتا رہیگا۔ ہم اپنے اُن مہربانون سے معذرت چاہتے ہین جنھون نے اشاعت کے قبل ہی معاونت کا وعدہ فرمایا تھا اور مکرر سہ کرر اسکی نسبت دریافت کرتے رہے۔ ہم انکی اس عنایت کے خاص طور پر ممنون ہین اور امید ہی کہ وہ ہماری بجا معذرت کو قبول فرمائین گے اور ہم ہمیشہ یہ کوشش کرتے رہین گے کہ پرچہ انکے معیار اور انکی توقع کے مطابق ثابت ہو۔ ہو المستعان۔

اس تاخیر کا ایک خراب نتیجہ یہ پیدا ہوا کہ خلاصۃ الرسائل ہین (جو جنوری نمبر کیلئے تیار کیا گیا تھا) بہت ہی پچھلے رسائل کا خلاصہ لیا گیا ہی لیکن چونکہ تمامتر مضامین علمی و ادبی ہین کوئی بے لطفی اس سے نہین ہوسکتی۔ ہم یہ وعدہ کرتے ہین کہ آئندہ نمبر مین مسلسل مضامین کا کل خلاصہ دیدینگے۔ **اڈیٹر**

**نوٹ** ۔ یہ پرچہ تین مطابع مین طبع ہوا ہی جسکی تفصیل [illegible]

| مطبع | |
|---|---|
| مطبع دار الاشاعت | سرورق و اشتہارات |
| | حصۂ اول ۔ ۱ ۔ ۸ ، ۲۵ ۔ ۴۰ ۔ |
| | حصۂ دوم ۔ ۱ ۔ ۸ ، ۲۵ ۔ ۳۲ ۔ |
| مطبع نولکشور | حصۂ اول ۔ ۹ ۔ ۲۴ ، |
| | حصۂ دوم ۔ ۹ ۔ ۲۴ ، ۳۳ ۔ ۵۶ |
| مطبع آسی مدراسی | حصۂ اول ۔ ۴۹ ۔ ۵۶ |
| | حصۂ دوم ۔ ۵۷ ۔ آخر |

# لسان العصر

"گزارش اڈیٹر بخدمت ناظرین"

جناب من

لسان العصر کا پہلا نمبر آپکے پیش نظر ہے ہر رسالہ معیار ہوتا ہوا اپنے علمی و مالی معاونین کے مذاق طبیعت کا۔ اگر کوئی رسالہ اپنے مضامین کے اعتبار سے پست، نفاست وچھپائی کے لحاظ سے ناقص ہے تو یہی نہین ثابت ہوتا کہ اُسکے کارپرداز اس کام کی اہلیت نہین رکھتے۔ بلکہ یہ امر خریدارون کی پستی مذاق کی بھی دلیل ہے ورنہ کوئی وجہ نہین کہ ایسا رسالہ فروغ پائے۔ کسی بڑے فلاسفر کا قول ہے کہ ہر مُلک کی تہذیب کا اندازہ اُسکی شاعری سے ہوسکتا ہے۔ فی زماننا اگر دیکھا جائے تو اخبارات اور رسائل اس معیار کے لیے زیادہ موزون ہین۔ یورپ اور امریکہ مین صدہا بلکہ ہزارہا رسائل شائع ہوتے ہین۔ ہر ایک کا حلقۂ اثر وموضوع جُداگانہ ہے۔ کثیر تعداد رسائل کی صرف قصے کہانیون کیلیے وقف ہے۔ انکی قیمتین بہت ہی کم اور اشاعت بہت زیادہ ہی۔ انسے زیادہ قیمت اور کم اشاعت کے وہ رسائل ہین جو اُمور ملکی وقومی پر عالمانہ بحث کرتے ہین۔ انسے بھی زیادہ قیمت اور کم اشاعت کے وہ پرچے ہین جو خالص علمی مباحث شائع کرتے ہین۔ قسم اول مین رائل میگزین اور لندن میگزین وغیرہ ہین۔

جو نہایت اعلیٰ کاغذ پر تصویر دار چھپتے ہین - ان کی قیمتین چار چار پانچ پانچ آنے ہین - قسم دویم مین نائنٹینتھ سنچری - فورٹ نائٹلی ریویو - بلیک وڈ میگزین وغیرہ ہین - یہ اوسط درجہ کے کاغذ پر بلا تصویر چھپتے ہین اور ان مین سے ہر ایک کی قیمت ع۸ فی پرچہ ہے - قسم سوم مین اڈنبرا ریویو اور جرنل رائل ایشیاٹک سوسائٹی وغیرہ ہین جو سہ ماہی چھپتے ہین - اور انکی قیمتین علی الترتیب للعہ و للعہ فی پرچہ ہین - ان تمام رسائل کے صفحات بالعموم ایک سَو سے دو سَو تک ہوتے ہین مگر قیمت کا انحصار تعداد صفحات پر نہین بلکہ رسالہ کی اقسام پر ہے -

جو امر یورپ اور امریکہ مین قابل عمل ہے وہ ابھی ہندوستان مین ناممکن ہے - یہان علمی مذاق مین ابھی اس درجہ ترقی نہین ہوئی ہے کہ ان اصناف اور ان اقسام کے رسائل جُدا جُدا شائع ہو سکین - صاحب اشاعت کے لیے یہ ممکن نہین کہ وہ چار پانچ آنے مین لندن میگزین یا رائل میگزین کے مثل تفریحی پرچے شائع کر سکے - اسکے لیے ضرورت ہے کہ دو چار لاکھ خریدار ہون اور یہان دو چار ہزار کا ہونا بھی دشوار ہے - اسیطرح پڑھنے والون کے لیے ممکن نہین کہ ع۸ کا ایک پرچہ خرید کر سکین اور علمی رسائل کا ذکر ہی بیکار ہے - ان کے لکھنے والے اور سمجھنے والے ابھی اُردو خوانون مین اتنے نہین کہ کوئی خاص پرچہ اس مقصد سے جاری کیا جا سکے - جن مضامین کو ہم لوگ علمی مضامین کہتے ہین وہ درحقیقت اس نام کے مستحق نہین ہین - مگر ہماری بیمائیگی کے لحاظ سے وہ بھی بہت ہین -

یورپ اور امریکہ مین ہر قسم اور ہر قیمت کے رسائل اسوجہ سے شائع ہو سکتے
ہین کہ وہان پڑھنے والونکی تعداد بے اندازہ اور دولت کی فراوانی ہے۔ ہندوستان
مین اخبارات اور خاصکر اُردو اخبارات کا شوق ابھی بہت کم ہے۔ اور اگر کچھ شوق ہی
بھی تو مفلسی اس امر کا موقع نہین دیتی کہ علمی مذاق کے لیے معقول رقم خرچ کیجا سکے۔
اسلیے یہان وہی رسالہ کامیاب ہوسکتا ہے جو مختلف المذاق لوگونکی ضروریات کو
پورا کرسکے اور ساتھہی اسکے قیمت مین اعتدال مدنظر رکھے۔

ابتدا مین ارادہ تھا کہ لسان العصر مین صرف سیاسی اور علمی مضامین شائع
ہون لیکن مزید غور کے بعد تسلیم کرنا پڑا کہ بغیر شمول دوسرے مضامین کے پرچہ مقبول
نہین ہوسکتا۔ پرچہ کا معیار اوسط رکھنا پڑے گا۔ ولایت کے پرچون مین جو دقیق مضامین
شائع ہوتے ہین انکو ہم بتمامہا نہ لے سکین گے بلکہ ان کے خلاصے اور حوالے پر
اکتفا کرنا پڑے گا۔ اگر کوئی ادق مضمون بوجہ اپنی دلچسپی یا اہمیت کے ترجمہ کیا جائیگا
تو توضیح اور تشریح کے ساتھ لیکن اس سے یہ مقصد نہین کہ پرچہ ادنی درجہ کا ہوجائے
بلکہ صرف یہ غرض ہے کہ متوسط لیاقت کے اشخاص کے لیئے پرچہ قابل پسند اور
دلکش ہوجائے اور دراصل یہی طبقہ ہے جو اس قسم کے رسائل سے کچھ استفادہ کرسکتا
ہے ورنہ طبقہ علماء کو ایسے اور اس سے بہتر رسالونکی بھی کوئی ضرورت نہین۔

لسان العصر کے دو حصے کیئے گئے ہین۔ حصہ اول مین تاریخی ادبی اور سیاسی
مضامین ہونگے جو نہ زیادہ دقیق ہونگے اور نہ بالکل عامیانہ۔ دوسرے حصے مین دو باب

ہون گے۔ ایک مین لایٹ لٹریچر (ادب سادہ) ہوگا اسمین قصے، مذاق، نظم اور اسی قسم کی دلچسپ باتین ہونگی۔ نظم مین یہ التزام رکھا جایگا کہ جو گارستے اُردو مین شائع ہوتے ہین ان کے بہترین اشعار انتخاب کر لیے جائین جس زمانے مین ریاض الاخبار گورکھپور سے شائع ہوتا تھا اور حضرت ریاض کے زندہ دلی کا شباب تھا اسوقت عطر فتنہ باحسن وجوہ اس نازک کام کو انجام دیتا تھا اور ہم اس امر مین اُسکی تقلید کرین گے وقتاً فوقتاً کسی خاص شاعر کے انتخابات بھی شائع ہوا کرینگے اور کبھی کبھی کوئی اور صنف نظم بھی اس حصہ مین نظر آجایگی مگر کوئی پابندی یا التزام خاص نہین کیا جائے گا۔ دوسرے حصے کا دوسرا باب ان لوگون کے لیے علی الخصوص کارآمد ہوگا جو کسی نہ کسی وجہ سے اخبار بینی مین زیادہ وقت نہین صرف کر سکتے۔ ہماری یہ کوشش ہوگی کہ اسکے ذریعہ سے مہینہ بھر کے ضروری حالات سے اس طرح واقفیت ہو جائے کہ تماشہ گاہ عالم کا کوئی سین نظر سے بچنے نہ پائے۔ مہینہ بھر کی خبرین واقعات پر رائین، کتابونکی فہرست اور انکی تنقید مختلف اُردو و انگریزی مضامین کے خلاصے اور اقتباسات سب اسی باب مین جمع ہونگے۔

اوپر جو کچھ ہمنے لکھا ہے اِسسے یہ نہ خیال کرنا چاہیئے کہ ہم یہ دعوی کرتے ہین کہ رسالہ تمام عیوب اور کمزوریون سے پاک اور ہر اعتبار سے مکمل ہوگا بلکہ ہم صرف یہ یقین دلاتے ہین کہ ہمارے امکان مین جو کچھ ہوگا اسمین ہم کوتاہی نہین کرینگے۔

ہر رسالہ کو مختلف المذاق اشخاص مختلف نظر سے دیکھتے ہین اور ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ رسالہ از سرتاپا اس کے تخیلات کا مخزن ہو لیکن اُسوقت لوگ اِس امر

کو فراموش کردیتے ہین کہ اڈیٹر بھی مثل انکے ایک فرد ہے افراد انسانی سے۔ اسپر بہت ذمہ داریان ہین اور اسے بہت سی مشکلات پر غالب آنا پڑتا ہے۔ وہ اپنی تمام طاقت اپنے مقصد کے کامیاب بنانے مین صرف کرتا ہے۔ اور اپنی کاوش کا نتیجہ بہترین شکل مین پیش کرتا ہے۔ وہ کسی رئیس کا مصاحب نہین کہ ایک شخص کی رُجحان طبیعت پر اپنے ایمان اور اپنی پبلک ذمہ داری کو قربان کردے وہ اُس بہت بڑے گروہ کا جوابدہ ہے جو ناظرین کے نام سے اُس سے رابطہ اتحاد رکھتے ہین جنمین ہر شخص کی مختلف حاجتین اور مختلف خیالات ہین۔ اس کا فرض ہے کہ وہ ایک ایسا انداز اختیار کرے جو اگرچہ ہر اخبار بین کے ہمنوا نہو۔ مگر کسی کے مخالف بھی نہ ہو۔ رائٹ آنریبل آگسٹس برل کا یہ قول ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہیئے کہ "کسی اڈیٹر سے زائد از ضرورت توقع مت کرو"۔

پس یہ پرچہ جو آپکے روبرو ہے درحقیقت نقش اول ہے جسکا ترقی دینا نہ صرف تنہا اڈیٹر بلکہ معاونین کے ہاتھ مین ہے ہر اصلاح اور ترمیم کے لیے ہم ہر وقت تیار ہین۔ پرچہ کی جو جو ترقیان ہمارے ذہن مین ہین وہ رفتہ رفتہ ظاہر ہون گی مگر معاونین سے ہماری یہ استدعا ہے کہ پرچہ کی اصلاح و ترقی کے نسبت خفیف سے خفیف خیال بھی جو اُن کے ذہن مین آئے اس سے ہمکو ضرور مطلع فرمائین اور یہ خیال نہ فرمائین کہ انکی تحریر چھوٹی ہو یا بڑی ایک عدیم الفرصت شخص کے لیے بار ہوگی یا جس توجہ کی وہ مستحق ہے وہ توجہ اسپر نہ کیجائے گی

ہر زبان مین ایک نہ ایک پرچہ ایسا ہونا چاہیے جو سب پر فائق ہو۔ پھر کیا وجہ ہے کہ لسان العصر اس پایہ کے حاصل کرنیکی کوشش نکرے۔ اگر ناظرین کی قلیل تعداد بھی اپنی رائے پرچہ کے عیب وصواب کے متعلق دیا کرے۔ تو وہ دن دور نہین جب یہی پرچہ اُردو زبان مین سب سے فائق ہو جائے ایک اور امر ضروری واضح کر دینا لازمی ہے یعنی پالٹیکس مین اس پرچہ کی کیا روش ہوگی۔ اس پرچہ مین پولٹیکل مباحث ہونگے مگر گورنمنٹ کی مخالفت اور مختلف قومون مین عناد کا پیدا کرنا اس پرچہ کا مقصد نہوگا۔ بلکہ اسکا پالیٹکس مختلف اقوام مین اتحاد کا پیدا کرنا گورنمنٹ اور رعایا کے درمیان سے غلط فہمیونکا رفع کرنا اور معاملات مُلکی پر اس طرز سے بحث کرنا جو پڑھنے والون کے جوش کو نہین بلکہ دماغ کو متوجہ کرے۔

اُردو کے رسائل کی کمزوری اور پستی کی ایک خاص وجہ یہ بھی ہے کہ وہ لکھنے والون کو کچھ معاوضہ نہین دیتے۔ کوئی وجہ اسکی سمجھ مین نہین آتی کہ ایک رسالہ کا اڈیٹر جس نے اپنے اوپر صرف اتنی ذمہ داری لی ہے کہ مختلف اشخاص کے مضامین کو یکجا کرکے شائع کردے کیون ان تمام فوائد مالی کا مستحق سمجھا جائے جو اس اشاعت سے حاصل ہون اور لکھنے والے کیون اپنی محنت کے ثمرے سے محروم رہین لسان العصر سے یہ نقص رفع کر دیا گیا ہے آپ مضمون بھیجیے اور اس کے ساتھ یہ تشریح فرمائیے کہ آپ اسکا معاوضہ کیا چاہتے ہین یا اس فیصلہ کو خود اڈیٹر پر چھوڑ دیجیے اگر اڈیٹر اس مضمون کو پرچہ مین درج کرنا مناسب سمجھے گا تو اسکا معاوضہ خاطر خواہ

دیا جائیگا ورنہ مضمون بجنسہ واپس کیا جائیگا۔ اگرچہ ہندوستان مین بہت ایسے اہل قلم ہین جو معاوضہ لینا پسند نہ کرین گے مگر بہت سے ایسے اہل قلم بھی ہین کہ اگر اردو کے کل پرچے معاوضہ مضامین کا انتظام کرین تو ان اصحاب کو دوسرے مشاغل کی ضرورت نہ باقی رہے ملک انکی اعلیٰ قابلیت سے مستفید ہو اور وہ اپنے علمی نتائج کے سبب فکر معاش سے فارغ البال ہو جائین۔ بہرحال لسان العصر نے جو عزم کیا ہے وہ اسپر انشاءاللہ قائم رہیگا اور اہل قلم کی خدمت تا امکان بجا لائیگا۔

آخر مین یہ کہدینا ضروری ہے کہ چونکہ اس پرچہ کی ترتیب اور چھپائی مین غیر معمولی اہتمام کیا گیا ہے۔ اور اسکی قیمت صرف ۸؍ رکھی گئی ہے اور بہت سے اہل علم کی خدمت مین پرچہ بلاقیمت بامید تنقید روانہ کیا جاتا ہے۔ لہذا اب یہ گنجائش نہین رہی ہے کہ وہ نادہند خریدارون کی کوئی فہرست رکھ سکے اور اسیواسطے ہمنے یہ عذر بھی رفع کردیا ہے کہ کم میعاد کی خریداری مین نقصان ہو یعنی قیمت ۸؍ فی پرچہ مقرر ہے خواہ ایک پرچہ لیا جاے یا بارہ پرچے۔

غرضکہ السعی منی والاتمام من اللہ پر اعتقاد کرکے اپنی جانب سے ہر ایک کوشش کا ہمنے ارادہ کرلیا ہے اور ایسے دل کے ساتھ جسمین اُمید و بیم ایک دوسرے پر غالب آنے کی کوشش کررہے ہون، ہم آج یہ رسالہ اپنے معاونین کے روبرو پیش کرتے ہین۔ ع گر قبول اُفتد زہے عز و شرف۔

نیازمند۔
محمد حسین
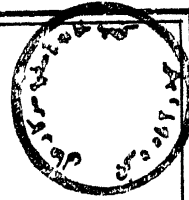
# تحقیقات عالم ارواح

موجودہ سائنس ہر شے کو عقلاً ثابت کرنا چاہتا ہی۔ اور جب تک کسی مسئلہ کا ثبوت حسّی اور ذہنی طور پر مطابق سائنس اُسے تسلیم نہین کرسکتا۔ یہ خیال نہ صرف یورپ کے خمیر مین داخل ہوگیا ہی بلکہ رفتہ رفتہ اسکا قبضہ ان تمام اقوام کے دلون پر ہوتا جاتا ہی جو یورپین تہذیب کے زیر اثر یا اُسکے قریب آتی جاتی ہے۔

اہل ہند بھی اس عالمگیر اثر سے محفوظ نہین رہ سکے۔ ایک امر کو مذہبًا تسلیم کرتے ہین، زبان سے اُسکا انکار نہین کرتے، مگر وہ ایمانی تسکین جو ایک معتقد قلب کا جوہر ہونا چاہیے کم لوگو نمین پائی جاتی ہی اسکے لیے ضرورت ہی کہ فلسفۂ مذہب نئے رنگ مین دکھایا جائے۔ گو اس کہنے سے ہمین خود تکلیف ہوتی ہی مگر امر واقعی یہی ہی کہ ان دنون علمائے دنیاوی کے ادنیٰ اقوال پر وہ توجہ ظاہر کی جاتی ہی جو علمائے ربانی کے اعلیٰ سے اعلیٰ ہدایت کی جانب نہین کیجاتی۔

ایسی حالت مین مستحسن طریقہ یہ ہی کہ مذہبی مسائل انہی علمائے دُنیاوی کی تحقیقات کے موافق بیان کیے جائین، اور موقع موقع سے قدیم خیالات سے انکی مطابقت کیجائے۔ ان تمام مباحث مین ایک خیال ہمیشہ ملحوظ خاطر رہنا چاہیے، وہ یہ کہ کسی امر کی علمی تحقیقات اور بد اعتقادی مین بہت بڑا فرق ہی مثلاً ہمارا اعتقاد ہی کہ ملائکہ کی ہستی خارج از صفات انسانی موجود ہی، لیکن باوجود اس اعتقاد کے ہم ہستی ملائکہ کی علمی تحقیقات کرین تو یہ دلیل ضعفِ اعتقاد کی نہین بلکہ پختگی اعتقاد کی ہی۔

ہم اس سلسلہ کو روح کی بحث سے شروع کرتے ہین۔ روح کیا ہی؟ ہم اسکا یہی جواب دین گے کہ

"امر بیّ" لیکن ہم نہین کہہ سکتے کہ یہ جواب کتنے شخصون کے اطمینان کا باعث ہوگا۔ ذیل مین جو مضمون درج کیا جاتا ہے وہ انگلستان کے مشہور اہل قلم مسٹر اسٹڈ کے زور قلم کا نتیجہ ہے۔ چونکہ مضمون خود بہت مشرح ہے، اسلیئے کسی تمہید کی ضرورت نہین۔ اس سلسلہ کے ختم ہونے کے بعد انشاء اللہ زیادہ کی بحث شروع کیجائیگی۔

فورٹ نائٹلی ریویو کے جنوری نمبر مین مین نے وہ واقعات بیان کیئے تھے جنکی بنا پر مین اپنے اس دعوے کو حق بجانب سمجھتا ہون کہ مردون کے اِس عالم مین واپس آنیکا مجھے علم ہے جن لوگون نے اس مضمون کو پڑھا ہے انھین یہ سُن کر تعجب نہ ہوگا کہ اپنے اعتماد کے قدرتی اور عقلی نتیجہ کے طور پر مین نے ایک دفتر قائم کیا ہے تاکہ وہ لوگ جو ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہین اور عارضی طور پر قبر نے ان کو جدا کر دیا ہے باہم اطلاعات حاصل کر سکین۔ مدت سے یہ فرض مجھپر عائد ہو چکا ہے مگر مین اسکی انجام دہی کو مختلف وجوہ سے ملتوی کرتا رہا۔ انمین سے بعض اَب نہین باقی رہے لہذا مین اسکی آزمائش مین زیادہ تاخیر نہین کر سکتا۔ یہ امر بہت صاف طریقہ سے طے ہو جانا چاہیئے کہ دوسری دُنیا کے رہنے والے جو ہمین یہ یقین دلاتے ہین کہ ہمارے اور اُن کے درمیان اطلاعات باہمی کا سلسلہ قائم ہو سکتا ہے وہ کس حد تک اپنے دعوے مین بجا ہین۔

۲۴۔ اپریل کو مین نے دونون عالم کے درمیانی بحر ناپیدا کنار پر پُل باندھنے کیلئے ایک دفتر لندن مین قائم کیا جو میرے قدیم دفتر موبرے ہاؤس مین واقع ہے،

اور میرے دوسرے عالم کے اُس دوست کے تحت میں ہے جس نے پندرہ برس
سے مجھے مجبور کر رکھا ہے کہ اپنے الفاظ کے ثابت کرنے کیلئے اُسے موقع دیا جائے۔
جن لوگون کو دُنیا کے جسمانی اور غیر جسمانی تعلقات تعجب خیز معلوم ہوتے ہین،
وہ اس اعلان کو بہت ہی حیرت سے سُنین گے، لیکن جو لوگ جانتے ہین کہ ایسے تعلقات
قائم ہین ان کو اِس دفتر کے اجرا سے صرف یہ تعجب ہو گا کہ اب سے پچاس برس پیشتر
یہ دفتر کیون نہ قائم ہوا۔
ممکن ہی کہ تجربہ مین ناکامی ہو، لیکن اِس معاملہ مین کوئی قطعی ثبوت حاصل
نہ کرنا بہت ہی بے نتیجہ کمزوری ہی۔ اس دفتر کے جزئیات بیان کرنیکے قبل مین تحقیقات کے
متعلق عام طریق عمل بیان کرونگا جسکی بنا پر اُصول قائم ہو سکین۔
ایکس جگہ کی تحقیقات ہوگی۔
مسٹر ایچ۔ کیرنگٹن ( H. Carrington ) اپنی آخری تصنیف
زمانۂ آیندہ کا سائنس ( The Coming Science ) مین لکھتے ہین کہ۔
"وہ ناقابل بیان لاعلمی جو روحانیت اور مادیت کے مابین حائل ہے (تحقیقات سائنس کیلئے) اسکو
حدود سے بڑھکر کوئی دلچسپ میدان نہین ہو سکتا۔ اسوقت ہمارے تخیل کے لیے جو عجائبات قدرت پیش
کیے گئے ہین انسے زیادہ ضروری اور قابلِ مباحثہ کوئی دوسرا امر نہین ہو سکتا۔ اسکی تحقیقات کے وسیع ذرائع
اُن لوگون کیلئے جو سوچتے اور غور کرتے ہین صاف ظاہر ہین۔ انکی آئندہ روحانی ترقی اسی تحقیقات
کے نتیجہ پر منحصر ہے"

اگر مسٹر کیرنگٹن اس سائنس کو آئندہ صدی کا سائنس کہتے ہین تو وہ اسکی اہمیت مین کچھ بھی مبالغہ نہین کرتے۔

تعجب ہے کہ ویران، غیر آباد اور بعید مقامات جو قطبین کے گرد واقع ہین، اُنکے دریافت کرنے مین انسان ایسی وسیع اور مسلسل کوشش ظاہر کرے، اور وہ پراسرار مقام حجاب عدم جو باوجود اپنے قرب کے اسقدر بعید سمجھا جاتا ہے، اُسکی تحقیقات مین ایسی کم اور غیر مسلسل کوشش عمل مین آئے۔ لیکن پھر بھی مجھے قطعی اُمید ہی کہ جب ایکبار تحقیقات کا کام کسی نہ کسی طرح شروع ہو جائے گا تو محققین کیلیے کُل سامان مہیا ہو جائین گے۔

مین بطور اُصولِ موضوعہ کے تمہیداً یہ کہتا ہون کہ ہماری دُنیا کے گرد ایک اور دُنیا واقع ہے جہان بعد مرنے کے ہماری روحین چلی جاتی ہین اور جس کا احساس ہم اپنے موجودہ قویٰ کے ذریعہ سے کر سکتے ہین۔ نیز یہ کہ جو لوگ جسم خاکی چھوڑ کر دوسرے عالم مین رہتے ہین اُن سے تعلقات قائم ہو سکتے ہین۔ پھر بھی مین تسلیم کرتا ہون ممکن ہے کہ یہ احتمالات بالکل بے بنیاد ہون۔ مین انپر اصرار نہین کرتا بلکہ مذکورۂ بالا اُصول کام کے شروع کر دینے کے لیئے پیش کرتا ہون، اور جہانتک میرا تعلق ہے کہہ سکتا ہون کہ مجھے اسمین کوئی شک باقی نہین رہا ہے۔

کام کا اُصول اگرچہ بذاتہ غلط ہو مگر جب وہ عجائبات قدرت کی تحقیق اولی کی بنا پر قائم کیا گیا ہو تو وہ اکثر ایسے جدید عجائبات قدرت کے معلوم کرنیکا ذریعہ ہو جاتا ہی

جو کسی اور طرح نہ معلوم ہوتے۔

ہم اپنی اِس تحقیقات کے سفر پر کشادہ دلی کے ساتھ روانہ ہوتے ہین۔ جو اُصول ہم اختیار کرین گے وہ صرف وقتی کام کے اُصول ہونگے۔ اور جس وقت اُس سے بہتر کوئی اُصول معلوم ہوگا ہم فوراً پہلے اُصول کو ترک کردینگے۔ البتہ ایک خیال مین ہم کسی سے اتفاق نہ کرین گے، وہ یہ کہ کوئی شخص کسی امر کے جزو کل کو ایسے یقینی طور پر جانتا ہو کہ قابل اعتبار اشخاص کی شہادت وہ اس بنا پر مسترد کرسکے کہ وہ شہادت اسکے دعوے کے خلاف ہے۔ ناقابلِ برداشت تدمغ کی یہ انتہا ہے۔ مادہ پرستون اور علمائے دین کا غلو ہمیشہ سچی اور آزادرائیون کے سدِراہ رہا ہے۔ واقعات اور زیادہ واقعات کی تلاش عجائبات قدرت کے با احتیاط اور صحیح مشاہدات اور باریک بینی کے ساتھ اُنکا اندراج، یہی سامان اِس دُنیا کی تحقیقات کرنے والون کیلئے لازمی ہین، اور یہی سامان دوسری دُنیا کی تحقیقات کرنیوالون کے لیے بھی کچھ کم ضروری نہین ہین۔

## ۲۔ ہادیانِ تحقیق

فرض کرو کہ تمام بنی نوعِ بشر بینائی سے محروم ہوتے اور زندگی بھر کسی کو آنکھ کھولنے کی نوبت نہ آتی، اِس حالت مین انسانی دُنیا "حواس اربعہ" پر مشتمل ہوتی بلکہ ہلن کلر (     ) کی نادر مثال سے، جو اندھا اور بہرا پیدا ہوا تھا، یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ صرف حواس ثلاثہ کے ساتھ دُنیا مین رہنا ممکن ہے۔ ایسی حالت مین انسان نے خود کو اپنے ضروریات کے

مطابق بنا لیا ہوتا۔ شامہ، ذائقہ، سامعہ اور لامسہ کے زور سے اسنے کسی نہ کسی حد تک تہذیب حاصل کر لی ہوتی۔ اگرچہ مادام الحیات وہ اُس شخص کی طرح دُنیا مین رہتا جبکی قوتِ باصرہ پر کبھی روشنی نہ پڑی ہو۔

پھر فرض کرو کہ کسی طرح، کسی جگہ اور کسی وقت اس سیارہ کے لاکھون باشندون مین سے کسی شخص نے ایک نسل، ایک صدی، یا ایک ہزار برس بعد آنکھین کھول لین اور دیکھنے لگا۔ جو کچھ وہ دیکھ رہا ہے۔ اسے اِن لوگون کو کیونکر سمجھائیگا جو سُنتے ہین، چھوتے ہین چکھتے ہین، سونگھتے ہین، مگر دیکھ نہین سکتے۔ اگر اسنے اس امر کی کوشش کی تو ہر وقت اُسکا مضحکہ ہوگا، اور کبھی کبھی لوگ اُسے دق بھی کرینگے۔ وہ اس امر سے انکار کرے گا کہ دُنیا تاریک ہے، اور صرف سطحِ زمین ہی کُل کائنات ہے۔ وہ دعویٰ کرے گا کہ ایک اور عالم روشن، بلند تر، اور لامحدود ظاہر ہوا ہے۔ یہ عالم بند آنکھ والون کے منتہائے تخیل سے بھی بالاتر ہوگا۔ لیکن اگر پوچھا جائے کہ یہ عالم کہان ہے؟ تو وہ شخص جواب دے گا کہ ہمارے چارون طرف ہے۔ یہ کوئی اور عالم نہین، بلکہ یہی عالم ہے جو ایک نئی دلفریبی کے ساتھ نمایان ہوا ہے۔ معترض اسکی ہنسی اُڑائین گے اور سوال کرین گے کہ وہ دُنیا جس کا تم ذکر کرتے ہو کہان ہے؟ ہم اُسے کسطرح جان سکتے ہین؟ کیا ہم اُسے چھو سکتے ہین، سونگھ سکتے ہین، چکھ سکتے ہین، یا سُن سکتے ہین؟ تم تسلیم کرتے ہو کہ انہین سے کوئی صورت بھی ہم نہین اختیار کر سکتے، پھر کیونکہ تم اسکی ہستی کا ہمین یقین دلانے کی اُمید رکھتے ہو۔ بلاشک سائنس کے تمام قوانین، اور مقدس مذہب کے

فتاوی ہمین مجبور کرتے ہین کہ ہم تمھین ایک بیحیا، دروغگو، یا فاترالعقل تصوّر کرین۔ ہم اِس نرم خیال کی جانب صرف اسوجہ سے مائل ہوئے ہین کہ تمھارے کفر کے سبب سے تمھین قتل نہ کرین۔ لیکن یہ تمام مغرور، کوتہ نظر صاحبانِ "حواسِ اربعہ" اسی آفتاب کی کرنون سے گرم ہوتے ہین جس کا وہ انکار کرتے ہین، اور انھی پھولون کی خوشبو سونگھتے ہین جنکے چمکیلے رنگ وہ نہین دیکھ سکتے۔

ممکن ہے کہ اِن دیکھنے والون مین سے چند کو قتل اور اکثر کو قید و بند کرنیکے بعد جب دیکھنے والے طعن و تشنیع کے خوف سے خاموش ہو جائین تو وہ وقت آوے کہ بند آنکھ والون مین سے بعض یہ تسلیم کرنے لگین کہ ان تمام باتون کی تہ مین کچھ نہ کچھ اصلیت ہے اور انھین ماننا پڑے کہ ؎

خاکساران جہان را بحقارت منگر — توچہ دانی کہ درین گرد سوارے باشد

اس کا یہ نتیجہ ہوگا کہ کچھ لوگ اِس طرف مائل ہون، اور ڈرتے ڈرتے اُس تحقیقات کی جانب توجہ کرین جو اُن لوگون نے کی ہین جنکی آنکھین کھُل گئی ہین، اور اسطرح شاید سو دو سو برس مین اِس عالم حواس خمسہ کا کچھ احساس اُن لوگون کو ہو سکے جنکی آنکھین بند ہین۔

ہم لوگ جو اسوقت عالم حواس خمسہ مین رہتے ہین بمقابلہ ان لوگون کے جنکی نظرون سے پردہ اُٹھ گیا ہے اور جو عالم حواس ستّہ کو دیکھ رہے ہین (جہان بعد ممات ہر شخص کو جانا ہے) وہی نسبت رکھتے ہین جو عالم حواس خمسہ کے مقابل مین عالم حواس اربعہ

کے رہنے والے رکھتے ہین ایسے بہت سے لوگ موجود ہین مگر تضحیک اور مخالفت کے خوف سے انمین سے اکثر خاموش ہین انکا ہونا تسلیم ہے۔ جس حال مین وہ اس عالم مین رہتے ہین اسی حال مین وہ اس عالم مین رہتے ہین جو عالم حواس خمسہ کے حدود سے باہر واقع ہے۔ جب وہ اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہین تو وہ مختلف نامونسے یاد کیئے جاتے ہین۔ مگر مطلب ہر ایک کا یہی ہے کہ وہ ایک مزید حواس رکھتے ہین۔ اگر ہم اس دوسرے عالم کا حال معلوم کرنا چاہین توہمین اس نامعلوم سمندر مین بطور راہبر کے ان لوگون کو لینا چاہیے جو وہان رہ چکے ہین اور اب بھی رہتے ہین اور جنکا ان لوگون سے مسلسل تعلق ہے۔ جنھون نے ہماری اس دُنیا کو چھوڑ دیا ہے ہماری اس تحقیقات اور تلاش کے سفر مین دیکھنے والے شخصون کے خدمات کا حاصل کرنا لابُد و ناگزیر ہے۔

## ۲۔ دوسرا عالم کہان ہے

کولمبس نے یہ خیال کیا کہ وہ بحر اطلس کے گرد سفر کرکے ہندوستان پہونچ سکتا ہے ہمارا بحر اطلس قبر ہے۔ یہ وہ بحر ناپیدا کنار ہے جو چارون طرف صرف افق سے ملا ہوا ہے کولمبس مغرب کی جانب روانہ ہوا تھا کیونکہ ازمنہ متوسط مین یہ خیال تھا کہ آسمان مثل ایک چھت کے ہمارے اوپر ہے اور جہنم ہمارے نیچے گہرائی مین ہے۔ مگر اب ہمین معلوم ہوا ہے کہ اس وسیع ملک تک پہونچنے کیلیئے جس کے حدود سے کوئی مسافر واپس نہین آیا نہ ہمکو اوپر جانا ہے اور نہ نیچے نہ شمال نہ جنوب نہ مشرق نہ مغرب کیونکہ ان لوگونکی

شہادت کے موافق جو وہان رہتے ہین اور اِس دوسرے جانب کا حال بیان کرتے ہین۔ وہ دوسرا جانب یا دوسرا عالم نہین ہے۔ بلکہ درحقیقت وہ اسی دُنیا مین اور اسی دُنیا سے ملا ہوا ہے جسمین ہم رہتے ہین دیکھتے ہین سُنتے ہین سونگھتے ہین اور چھوتے ہین جب ہماری اولاد مر جاتی ہے تو وہ کہین ناقابل رسا عالم مین نہین جاتے۔ یہ چھوٹے بچّے کہین نہین جاتے جس دُنیا مین وہ جاتے ہین وہ اِسی زمان اور اِسی مکان سے مراد ہے۔ بالکل ایسا ہی جیسے کہ اُس شخص کے رنگ و روشنی کی دُنیا جسکی آنکھین کھلی ہین اُس شخص کے مقابل مین جسکی آنکھین ابتک بند ہین۔ میرے ایک عزیز دوست کی لڑکی نے اپنی غمزدہ مان کے جواب مین لکھا "کیا تم نہین سمجھ سکتی ہو کہ ہم مین سے کوئی کہین نہین گیا سب یہین ہین" بالکل یہی جواب حواس خمسہ والا شخص حواس اربعہ والے شخص کو دے گا جو اسے پوچھے گا کہ رنگ و نظر کی دُنیا کہان ہے۔ وہ کہے گا "ہمارے ہر طرف ہے میرے لیئے وہی چیزین ہین جو تمھارے لیے بجز تاریکی اور اندھیرے کے، مین اِسی دُنیا مین ہون جسمین تم ہو۔ مین تمسے پہلو بہ پہلو رہتا ہون۔ بجز اسکے کہ مین وہ چیزین دیکھتا ہون جو تم نہین دیکھ سکتے" جن لوگونکی آنکھین کھُلی ہوئی ہین وہ بھی کم و بیش اسی دُنیا مین رہتے ہین جو حواس ستّہ کی دُنیا ہے اور جہان سب ہی لوگ بعد موت کے جاتے ہین۔ بہت لوگ مرنے کے قبل ہی وہ خصوصیات اور وہ طاقتین حاصل کر لیتے ہین جو جسم خاکی چھوڑ دینے پر حاصل ہوتی ہین میرے عزیز دوست جولیا نے جو پہلی بات مجھ سے کہی وہ یہ تھی کہ جن چیزون کو وہ جسطرح

دیکھتی رہی تھی اسیطرح اب بھی دیکھتی ہے، بجز اسکے کہ راستے ارواح سے بھرے ہوئے ہین
اور موت کے بعد سب سے پہلے جو خیال محسوس ہوا وہ یہی تھا۔

جن لوگونکی آنکھین کھُل گئی ہین وہ راستون کو روحون سے بھرا دیکھنے کیلئے موت کا انتظار نہین کرتے۔ متوسط درجہ کے صاحبان کشف ہر وقت روحون کو دیکھتے رہتے ہین، اور جیسا جولیا نے کہا ہے وہ بالکل ہمارے مثل معلوم ہوتی ہین۔

جو لوگ اُس نئی زندگی مین داخل ہوئے ہین جسکی پہلی منزل قبر ہے اُنہین نہ صرف روحون کے دیکھنے کی بلکہ خیال کے مانند تیز روی کی قدرت ہے۔ وہ جہان چاہتے ہین وہین موجود ہو جاتے ہین۔ یہ قدرت صرف انھین کیلئے مخصوص نہین ہے جو قیدِ عناصر سے آزاد ہین۔ اسکاٹ لینڈ کے ایک مشہور ناول نویس نے چند روز قبل مجھ سے کہا کہ صرف چند منٹ کرسی پر ساکت بیٹھنا اس غرض کیلئے کافی ہے کہ وہ جہان کا خیال کرے وہین خود کو موجود تصور کرلے۔ اُسکا جسم کرسی پر رہتا تھا مگر اسکی قوت مدرکہ چشم زدن مین دُنیا کے بعید ترین مقامات مین پہنچ جاتی تھی۔ اُسکا بیان ہو کہ اسکے آخری ناول مین جنوبی امریکہ کا ایک منظر دکھایا گیا ہے۔ اسنے اپنے کو اسی مقام پر موجود تصور کیا، اور تمام مقامی کیفیات و خصوصیات کو محسوس کر لیا۔ جب یہ قصہ شائع ہوا تو جنوبی امریکہ والون نے وہان کے مناظر شہر اور باشندونکے حالات اسقدر غیر معمولی صحت کے ساتھ درج کرنے پر اُسے مبارکباد دی۔ اُن لوگون کو اس امر کے باور کرنے مین تامل تھا کہ مصنفہ نے وہ مقامات کبھی آنکھ سے نہین دیکھے ہین۔

مگر حقیقت یہ ہے کہ وہ تصنیف کے وقت وہین موجود تھی، گو اسکو جسمانی حیثیت سے بحر اٹیلانٹک کو طے کرنیکی نوبت نہین آئی۔

اُس دوسرے عالم کے رہنے والون مین ایک اور بھی قدرت ہے وہ یہ کہ جسطرح وہ واقعاتِ ماضیہ کو معلوم کر سکتے ہین، اسی طرح اکثر حالاتِ مستقبل کو بھی دریافت کر سکتے ہین۔ گذشتہ واقعات کو اس صفائی سے دیکھنا کہ وہ پیش نظر معلوم ہون روحی معاملات سے تعلق رکھنے والونمین یہ قوت بالعموم ودیعت رکھی گئی ہے۔ اسکی مثال پروفیسر ڈینٹن کے اس واقعہ سے ملتی ہے کہ اسنے اپنے اصطبل کے لڑکے کو ایک ٹکڑا روئی کا دیا۔ لڑکے نے اسے ایک کاغذ مین لپیٹ کر رکھدیا جسمین ہرقل کے واقعات درج تھے۔ اُسوقت وہ تمام واقعات اسکو اسطرح نظر آگئے گویا اسکی آنکھون کے سامنے گذر رہے ہین۔ اسکو حاضرات کہتے ہین۔ لیکن آئندہ کے واقعات معلوم کر لینے والے کم ہین۔ غیر جسمانی لوگ ایک خاص حد تک اسپر قادر ہین۔ جو لوگ ابھی قیدِ عناصر سے آزاد نہین ہوئے وہ بھی بعض اوقات آئندہ کا حال معلوم کرتے ہین۔

دوسری دُنیا کے رہنے والون کی یہ قدرت کہ بلا واسطہ تکلم یا تحریر کے وہ اپنے خیالات دوسرے تک پہونچا دین، اس دُنیا کے اکثر لوگون مین پائی جاتی ہے۔ اس مبحث پر بہت کچھ کہا جا سکتا ہے، مگر مین نے جو کچھ اوپر بیان کر دیا ہے، اس سے کافی تشریح ہو گئی۔ یعنی یہ کہ وہ دوسرا عالم جہان بعد مرگ جانا ہے نہ ہمسے بہت دور ہے اور نہ وہان تک رسائی غیر ممکن ہے۔ حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا ہے کہ آسمان کی بادشاہت

خود تم مین ہے۔ ایطرح جن لوگون کی آنکھین کھُلی ہین اگر انکا اعتبار کیا جائے تو یہ قول بالکل صحیح ہوگا کہ دوسری دُنیا ہمارے ہی گرد و پیش واقع ہے، وہ یہی دُنیا ہے۔ وہ یہین ہے صرف ہماری آنکھ سے ایک پردہ اُٹھ جائے گا۔ ملک الموت ہماری آنکھون کی پٹی کھولدیگا اور ہم اُس عالم ستّہ مین رہنے لگین گے جہان ہمارے اکثر ہمجنس اسوقت بھی موجود ہین۔

## ۴۔ دوسری دُنیا کی تحقیقات کیونکر عمل مین آئے

اگر بیانات مذکورۂ بالا قابل تسلیم ہین، اور در اصل وہ دوسری دنیا یہی ہے اور اکثر لوگ ایسے ہین جو عادتاً اُس عالم مین رہتے ہین، ایسی حالت مین اِس سے زیادہ آسان اور خوش آئند کیا ہوسکتا ہے کہ اِن خوش نصیب قانیون سے اُس دُنیا کا حال دریافت کیا جائے جسمین وہ اپنا وقت صرف کرتے ہین۔ یہ کولمبس اور انڈے[لہ] کے مشہور قصّے کے مطابق ہے۔ انڈے کو کھڑا کر دینا بہت آسان ہے جب اُسکا طریقہ معلوم ہو جائے، مگر تعجب یہ ہے کہ کولمبس کے ہاتھ لگانے کے قبل کسی کو یہ تدبیر نہ سوجی۔

یہان ہم کو ایک مشکل کا سامنا ہوتا ہے۔ کوئی شخص ایسے آدمی کی شہادت

---

لہ کولمبس جب تحقیقات امریکہ سے واپس آیا تو ایک دعوت کے موقع پر بعض لوگون نے طنزاً کہا کہ یہ تحقیقات کچھ مشکل نہ تھی، جو جاتا اُسیکو نئی دُنیا مل جاتی۔ کولمبس نے ایک انڈا میز پر سے اُٹھا لیا اور حاضرین جلسہ سے کہا کہ کوئی صاحب اسے سیدھا کھڑا کر دین۔ کسی سے نہ ہوسکا۔ کولمبس نے چاقو نکال کر اُس کا پیندا کاٹ دیا اور اُسے عموداً قائم کر دیا۔ سب حیران رہ گئے۔ ۱۲

نہ قبول کریگا جسے وہ جانتا نہ ہو۔ بالواسطہ شہادت کو ہر شخص مسترد کردیگا۔ ہر امر بلا واسطہ ہونا چاہیئے، البتہ سائنس کی معلومات اجرام سماوی سے لیکر ایک بے حقیقت ذرہ تک اس کلیہ سے مستثنیٰ ہے بچپن سے بڑھاپے تک جتنی معلومات ہمین حاصل ہوتی ہے اسمین سے ننانوے ۹۹ فی صدی ایک کیا سوسو واسطون سے ہم تک پہونچتی ہے۔ لیکن اس دوسری دُنیا کے معاملے مین کوئی بالواسطہ شہادت مقبول نہین ہوسکتی۔ ایک معمولی شخص کو افریقہ یا آسٹریلیا کے وجود کا یقین کرنیکے لیے اتنا کافی ہے کہ اگر وہ خود وہان نہ ہو گیا ہو تو کسی ایسے شخص کا یقین کرے جو وہان گیا ہو یا نقشے اور جغرافیہ پر اعتماد کرے یہی حال دوسری دُنیا کا ہو۔ اسکے یقین کے لیے ضروری ہے کہ خواہ انسان مرنے کے قبل خود وہان جائے (اور یہ اسی صورت مین ممکن ہو کہ اسکی آنکھین کھُل گئی ہون) یا وہ کسی ایسے شخص سے اطلاع حاصل کرے جو حقیقتاً اس عالم مین رہتا ہو۔ اسی مقصد کے حصول کیلئے میری دوست جولیا نے یہ تجویز کی ہے کہ دونون عالم کے درمیان اطلاعات حاصل کرنیکے لیے ایک دفتر قائم کیا جائے۔

اب سے چودہ برس قبل جب وہ دو برس دوسرے عالم مین رہ چکی تھی اسنے لکھا تھا:-

مین تمسے دریافت کرنا چاہتی ہون کہ ایک معاملے مین جس سے مجھے بہت دلچسپی ہے تم میری کچھ مدد کرسکتے ہو یا نہین۔ مین عرصے سے سوچ رہی ہون کہ کوئی ایسا مقام مقرر کیا جائے جہان وہ لوگ جو اس دُنیا سے گذر گئے ہین اپنے اُن عزیزون سے مکالمہ یا مکاتبہ کرسکین جو انسے بچھڑ گئے ہین۔

اسوقت یہ دُنیا ایسی روحون سے بھری ہوئی ہے جو اپنے عزیز پس ماندگان عالم فانی سے سلسلۂ گفتگو قائم کرنیکی آرزومند ہین۔ حیرت ہے کہ اُس عالم کے باشندے اُن لوگون کے لیے بیچین ہین جو وہان سے گذر گئے ہین، اور اس عالم کی روحین غمگین ہین کہ وہ اُن لوگون سے تعلقات نہین رکھ سکتی ہین جن سے وہ محبت رکھتی ہین۔ ان پاک غمناک روحون کو یکجا کرنیکی کیا صورت ہوسکتی ہے؟ اسکے لیے بس ایک دفتر کی ضرورت ہے جو دونون جانب اطلاعین دے سکے۔ کیا تم اِس قسم کا کوئی دفتر دو ایک قابل اعتماد متوسطین کے ذریعہ سے قائم کرسکتے ہو۔ جو لوگ دنیا مین عزیزون کی مفارقت سے مغموم ہین اگر وہ اتنا جان لین، اور ایک ہی بار جان لین کہ جن لوگون کے لیے وہ افسردہ خاطر ہین وہ بہ نسبت سابق کے اُنسے اور زیادہ قریب ہوگئے ہین، تو بہتیرونکے آنسو پچھ جائین اور کتنے ہی غمزدہ دل تسکین پا جائین۔ ہم تمھین یقین دلانا چاہتی ہون کہ یہان کے لوگ بہت ہی مستعدی سے تمھاری مدد کرین گے۔

ہم لوگ یہان اِس خیال سے خوش ہین کہ ایک نہ ایک دن مجبوری رفع ہوجائیگی۔ خیال کرو ہمین کس قدر تکلیف ہوتی ہو جب ہم دیکھتے ہین کہ ایک طرف وہ لوگ جن سے ہمین محبت ہے، مایوسانہ رنج کررہے ہین، اور دوسری طرف وہ لوگ جنکا وہ غم کررہے ہین بے نتیجہ کوشش اِس امر کی کررہے ہین کہ انھین اپنے قریب ہونیکا یقین دلائین۔ بہت لوگ اس خیال سے کہ انکے عزیز دوزخ مین داخل ہوگئے ہین شکستہ دل ہوجاتے ہین، حالانکہ وہ جوار رحمت الٰہی مین داخل ہوگئے ہین۔ غور کرو اس معاملہ مین کیا ہوسکتا ہے۔ اس کام کا انجام دینا بہت ہی اہم اور ضروری ہی۔ سروش غیبی اُس دن کی بشارت دے رہا ہو جب خفتگان خاک دوبارہ عالم اجسام والون کے ساتھ چلتے پھرتے نظر آئین گے۔

کم وبیش بارہ برس تک مین اس تجویز پر کچھ عمل نہ کر سکا۔ حتیٰ کہ سنہ ۱۹۰۵ء مین یہ لکھنے کی نوبت آئی کہ :-

میری خواہش یہی رہی، مگر مین یہ نہ کر سکا کہ تمام موانعات کو برطرف کرکے اس اہم کام پر ہمہ تن مستعد ہوجاؤن، مین ایک پبلک شخص ہون، معاملاتِ عامہ مین منہمک رہتا ہون اور انھین مشاغل کے سبب سے نہ مجھے وقت مل سکا، اور نہ کوئی ایسا ذریعہ ہاتھ آیا کہ اس قسم کا دفتر قائم کرنیکی کوشش کر سکون۔

لیکن اب یہ ممکن ہو کہ مین اس امر مین کوشش کر سکون، مگر قبل اس بیان کے کہ اس دفتر کے ذریعہ سے مجھے دوسرے عالم کی تحقیقات کی اُمید ہے، مین چند الفاظ جولیا کی کیفیت اور حکم قبول کرنے کے دلائل کی نسبت کہنا چاہتا ہون۔

## ۵۔ جولیا کی شخصیت

ابتدا مین اسکا نام مِس جولیا اے۔ ایمس تھا۔ وہ پہلے شکاگو کے پرچہ یونین سگنل کے اسٹاف مین شامل تھی۔ وہ نیو انگلینڈ مین سنہ ۱۸۶۰ء مین پیدا ہوئی جب سنہ ۱۸۹۰ء مین وہ سیاحت یورپ کیلئے آئی تو براعظم کو جاتے اور وہان سے واپس آتے وقت مجھسے انگلستان مین ملی۔ اور ہم دونون مین گہری دوستی ہوگئی۔ وہ امریکہ واپس جا کر دوسرے سال موسم سرما مین بمقام بوسٹن بیمار پڑی اور وہین اسپتال مین اُسکا انتقال ہوگیا۔

بہت سی دوسری پاک روحونکی طرح مِس ایمس نے اپنی ایک عزیز ترین منھ بولی بہن سے یہ عہد کیا تھا کہ اگر وہ دوسرے عالم سے واپس آسکی تو وہ ثابت کردے گی کہ روح مرنے کے بعد واپس آنے اور پس ماندون سے تعلق رکھنے کی قابلیت رکھتی ہے۔ اکثر لوگون نے

یہی عہد کیا اور کوئی اُسے پورا نہ کرسکا۔ مگر مِس الیس نے اپنا عہد دوبار پورا کیا۔ اور دوسری مرتبہ مین اُس قصر مین ٹھہرا ہوا تھا جہان اسکی شبیہ دیکھی گئی تھی۔ اس مرتبہ جب وہ ظاہر ہوئی تو مجھے یہ معلوم ہوا کہ میرا ہاتھ بلاارادہ لکھنا چاہتا ہے۔ مین نے اُسے مس الیس کی مرضی پر چھوڑ دیا اور اُسوقت سے وہ ہمیشہ اُسے استعمال کیا کرتی ہے جس امر نے مجھے جولیا کی شناخت کا یقین دلایا وہ دو حصوں مین تقسیم ہو سکتا ہے۔ ذاتی اور خارجی۔ ذاتی شہادت مختصراً چھ عنوان مین جمع کیجا سکتی ہے۔ (۱) اطلاعات کی ابتدا۔ جیسا اوپر مذکور ہوا۔ (۲) پہلے پیغام مین اپنے ایک لاڈ کے نام سے ثبوت دینا۔ یہ نام اسکے آخری وقت مین رکھا گیا تھا اور اسکے ایک دوست کو معلوم تھا، مگر مین نہین جانتا تھا۔ (۳) ایک واقعہ کا تفصیلی بیان جو غالباً ۱۸۸۵ء مین واقع ہوا تھا۔ مین نے کبھی اسکا ذکر نہین سُنا تھا، اور خود اسکی جلیس کو بھی اسوقت تک یاد نہ آیا جب تک کہ مقام اور وقت کی تشریح نہ کی گئی۔ مجھے اُس مقام یا وقت کا علم مطلق نہ تھا (۴) میرے ہاتھ سے اُن لوگون کے نام کا لکھا جانا جنھین مین مطلق نہ جانتا تھا، اور جو اسکے ہموطن دوست تھے (۵) میرے ہاتھ کے استعمال کرنیوالے کا بعض اشخاص اور بعض حالات سے نہایت ہی محبت آمیز تعلق ظاہر کرنا۔ مجھے کسی وجہ سے بھی اُن سے اتنا گہرا تعلق نہین ہو سکتا تھا جتنا جولیا کا تھا۔ (۶) اُن خطوط کے رسم الخط مین بہت ہی بین اور غیر مبدل شخصی خصوصیات کا ہونا۔ یہ خط ہرگز میرا نہین ہے۔ اور بعض اعتبارات سے میرے خط سے بہتر ہے۔

خارجی شہادت بھی چھ حصوں مین تقسیم ہو سکتی ہے۔ (۱) جسوقت میرا ہاتھ خود بخود

لکھ رہا تھا تو ایسے اجنبی لوگون نے اُسے میرے قریب کھڑی ہوئی بیان کیا جنھون نے
کبھی اُسکا ذکر تک نہین سُنا تھا۔ (۲) انمین سے کئی شخصون نے نہ صرف اسکی ہیت بیان
کی، بلکہ اُسکا نام تک بتا دیا (۳) ایک شخص سنے یہان، اور ایک شخص نے اسکے وطن
مین اُسکا عرف بھی بتایا جس کا اظہار میری طرف سے کبھی نہین ہوا تھا۔ اور جس کی
نسبت مین نے لاحاصل کوشش کی کہ دوسرے متوسطین کے دلونمین بھی پیدا ہوجائے
(۴) ایک مرتبہ ایک صاحب کشف نے بہت سی تصاویر مین سے جولیا کی تصویر اٹھالی،
حالانکہ امتیاز کی کوئی ظاہری وجہ نہ تھی، اور اُس لیڈی سے مشابہت دی جس کی
روحانی تحریک سے وہ لکھ رہا تھا (۵) دوسری مرتبہ ایک صاحب کشف نے ایسے
جزئیات بیان کیئے جنکی نسبت میرا یقین تھا کہ غلط ہین، مگر جب جولیا کے خاص احباب
سے دریافت کیا تو اُنھون نے اسکی تصدیق کی (۶) بہت سے صاحبان کشف جو مجھ سے
بہت دور تھے، جولیا حسب قرارداد اُن سے معینہ اوقات پر ملی۔

مذکورۂ بالا بیانات پر اُن شہادتون کا اضافہ ہوسکتا ہے جو میرے لڑکے اور
اُن احباب سے حاصل ہوئی ہین جو اس دُنیا سے گذر گئے ہین۔ اِن سب نے جولیا
کی حقیقت، اور اسکی دلچسپ شخصیت کے متعلق یکسان بیانات دیئے ہین۔

## ۶ - دفتر مین کام کیونکہ ہوگا؟

یہ مسئلہ بہت مشکل ہے۔ اس بحر ناتمنا ہی پر پُل بنانیکی تجویز ایسی بیباکانہ جرات
ہے جس سے اکثر لوگ گھبرا جائینگے بعض اسے مہمل سمجھینگے۔ لیکن جن لوگون نے

عالم ارواح کی ترقی تحقیقات مین دانشمندانہ دلچسپی ظاہر کی ہے وہ تسلیم کرینگے کہ اَب وقت آگیا ہے کہ اِس کارعظیم کی ابتدا کیجائے اور مستقل مزاج محققین اس کام کو ہاتھ مین لین، اور استقلال کے ساتھ آخر تک اُسپر قائم رہین۔

سوال صرف یہ ہے کہ واقعات کیا ہین۔ آیا ہم ایسے قابلِ اعتماد اصحاب کے خدمات حاصل کرنیکا انتظام کرسکتے ہین یا نہین جنکی آنکھین کھُل گئی ہین تاکہ وہ اُن متقدمین کی رہبری کرین جو زندون اور مُردون کے درمیان پل بنانیکی کوشش کررہے ہین۔ میرا خیال ہے کہ یہ کام صبر واستقلال سے انجام پا سکتا ہے۔ جولیا جسنے پندرہ[۱۵] برس پیشتر اِس قسم کا دفتر قائم کرنے پر اصرار کیا تھا اَب اسکے روزانہ کارروائی کی نگرانی وہ اپنے ذمہ لیتی ہے۔ بعض لوگون کو حیرت ہوگی کہ مین اسقدر سنجیدگی سے یہ لکھ رہا ہون کہ ایک بڑے دارالسلطنت کے وسط مین ایسا دفتر قائم کرنا ممکن ہے جسمین اگر کامیابی ہوسکتی ہے تو ایک ایسے شخص کی غیر مرئی خبر رسانی کی وجہ سے جس کو سپرد خاک ہوئے آج سترہ برس ہوچکے ہین۔ اگر روحانیت کے اُن اصولی مسائل مین جو اِسوقت تسلیم کیے جاتے ہین کچھ بھی صداقت ہے تو میرے اِس دعوے مین بھی کوئی امر بعید از عقل نہین ہے۔ اگر مجھے کامل یقین نہ ہوتا کہ ہم بے شک وشبہہ دوسرے عالم والون کی امداد پر بھروسہ کرسکتے ہین تو مین کبھی خواب مین بھی اپنے اوپر ایسی سخت ذمہ داری نہ عاید کرتا جسکے مضحکہ کا یقینی اندیشہ ہو۔ قبل اسکے کہ اُس دفتر کا غیر مرئی نگران اپنے طور پر وہ خاص طرز عمل کام مین لائے جس پر اس دفتر مین عمل درآمد ہوگا، مین وہ اُصولی خیالات مختصراً

بیان کردینا چاہتاہون جو عملی طور پر کام مین لائے جائین گے۔ میرا یہ یقین ہے کہ جب
ہمارے احبا و اقربا انتقال کرجاتے ہین تو اُنھین صرف اپنے جسم خاکی سے رہائی ملجاتی
ہے لیکن وہ برابر زندہ رہتے ہین اور انھین اپنی شخصیت کا خیال قائم رہتا ہے۔ بعض
حالتون مین موت کے بعد کچھ روز کے لیئے فقدان ادراک ہوجاتا ہے، لیکن اکثر صورتون
مین بعد ممات شعور ذات بہ نسبت حیاتِ دنیاوی کے ترقی کرجاتا ہے، خاص کر جب
انھین کسی سے محبت ہوتی ہے تو وہ سخت مضطرب ہوتے ہین کہ کسی طرح اپنی بقا اور
ابدی زندگی کا انھین یقین دلائین۔

یہی اُصولی خیال ہے اور اسی پر دفتر بطریق ذیل کاربند ہوگا۔

ایک ڈائرکٹری اُن اہل باطن کی تیار کیجائے جنکی آنکھین کھل گئی ہین، اور جو
تحقیق جانچ اور تجربے مین پورے اُترے ہین جب کسی شخص کا کوئی عزیز دوست یا قرابتمند
اُس سے جُدا ہوگیا ہو، اور وہ اُس سے حالات معلوم کرنا چاہے تو اس دفتر مین درخواست
دینے پر اُسے اطلاع دیجائیگی کہ ایسی کوشش کن حالتون مین کیجا سکتی ہے۔ جب وہ اُس سے
اتفاق کریگا اُس وقت ڈائرکٹر کی منظوری حاصل کیجائیگی۔ جو لوگ اپنے گم گشتہ عزیزون
سے حالات نہ سُننا چاہین گے انکی درخواست نامنظور کیجائیگی۔ مس جولیا لکھتی ہے "دفتر
کا مقصد صرف اُن لوگون کی مدد کرنا ہوگا جو اُس تغیر کے بعد جس کا نام موت ہے ایک
دوسرے سے ملنے کی آرزو رکھتے ہین۔ یہ ایک قسم کا ڈیڈ لٹر آفس (گمنام خطوط کا دفتر) ہوگا،
جہان گمنام پیغامات کی جانچ اور انکی تقسیم کا انتظام کیا جائے گا۔ جب ہر دو جانب سے

اشتیاق و محبت کے پیغامات نہ موصول ہوں تو ایسے موقع پر اس دفتر کا کوئی کام نہ ہوگا۔ اس دفتر کے افسر کی مثال ایک نیک دل پولسمین کی ہوسکتی ہے جو گم شدہ بچوں کو انکی غمگین ماؤں تک پہونچا دینے کی کوشش کرتا ہے۔ جب اسنے دونوں کو ملا دیا تو اُس کا کام ختم ہوگیا۔ اِس حد سے متجاوز ہو جانے اور دفتر کو دوسرے عالم کی تحقیقات کا مرکز بنانے کی ہمیشہ ترغیب ہوتی رہیگی۔ مگر اس ترغیب پر عمل کرنا خطرناک ثابت ہوگا۔ مجھے اس قسم کی تحقیقات پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ تمھارے کام کا یہ لازمی اور اہم نتیجہ ہوگا مگر میرا دفتر اِس کام کو اپنے ذمہ نہیں لے سکتا۔ یہ اپنے اولین غرض تک محدود رہے گا۔ یعنی بچھڑے ہوؤں کے درمیان سلسلۂ تبادلہ خیال قائم کر دینا اور ٹوٹی ہوئی کڑیوں کا جوڑ دینا اس کا کام ہوگا۔"

جب ڈائرکٹر منظور کرلیگا اور درخواست کنندہ قواعد دفتر کی پابندی پر رضامند ہوگا تو تجربہ شروع ہو جائیگا۔ ایک مختصر نویس کے ہمراہ جس نے رازداری کی قسم کھائی ہو یہ درخواست کنندہ یکے بعد دیگرے تین مختلف اہل باطن کے پاس بھیجا جائیگا جنکی راست بازی مسلم اور لیاقتیں مختلف ہونگی۔ ممکن ہے کہ پہلا شخص گفتگو کے ذریعے سے جواب دے، اور دوسرے پر جذب کی حالت طاری ہو، اور تیسرا شخص تحریراً جواب دے۔ نشستیں جدا جدا ہونگیں مختلف متوسطین کے درمیان کسی قسم کی اطلاعات کی اجازت نہ ہوگی۔ مختصر نویس جانبین کا ایک ایک لفظ لکھتا جائیگا۔ یہ تحریر درخواست کنندہ کے روبرو صحت یا عدم صحت کی تصدیق کیلئے پیش کی جائیگی۔ اور نیز اُس کامیابی یا عدم کامیابی کی بھی تصدیق کرنا ہوگی جو

اہل باطن کو حاصل ہوئی اور تسلیم کرنا پڑے گا کہ یہ اطلاعات مردوں کی جانب سے موصول ہوئی ہین۔ اگر دس فیصدی حالتون مین بھی درخواست کنندہ کو یقین ہو گیا کہ اسنے حجاب عدم سے صحیح اطلاعات حاصل کر لیئے ہین تو یقیناً اس تجربہ پر عملی کوشش کرنا مناسب ہوگا۔ لیکن جو ابتدائی مراحل امتحاناً طے کیئے گئے ہین انکی بنا پر کہا جا سکتا ہے کہ دس فی صدی سے زائد کامیابی ہوگی۔

## ۷۔ دفتر کی ترقی

جولیا کا دفتر جیسا اسنے بار بار کہا ہے، اپنے خاص مقصد تک محدود رہیگا، یعنی وہ اُن لوگون کے درمیان ذریعہ مراسلات پیدا کرے گا جو موت کے سبب سے ایک دوسرے سے جُدا ہو گئے ہین۔ مگر اس سے ایک نیا سلسلۂ ترقیات کا پیدا ہوگا۔ مثلاً جولیا نے لکھا ہے:-

"اِس دفتر سے علیحدہ، مگر اس کے نتیجے کے طور پر ایک دفتر تحقیقات قائم ہوگا، جہان دوسرے عالم کی زندگی کے حالات اُنکی ترتیب اور واقعات کی جانچ ہوگی، اسکے لیے بہت وسیع النظر آزاد خیال اور دوربین اشخاص کی ضرورت ہوگی۔ اور اس دفتر تحقیقات کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ اور دفتر قائم ہوگا جہان دونون عالم کے تعلقات باہمی کی جانچ ہوگی کہ کیونکر دُنیاوی زندگی کا اثر مابعد کی زندگی پر پڑتا ہے، ہماری جانب سے کیا اثر تمھاری دُنیا پر پڑتا ہے، کیونکر اعلی ارواح جنھین فرشتے کہتے ہین، انکا اثر کیونکر بڑھایا جا سکتا ہے اور ادنیٰ ارواح کا اثر کیونکر گھٹایا جا سکتا ہے"

حقیقت مین یہ میدان اس قدر وسیع اور نتیجہ خیز ہے کہ اسمین بیشمار کام کرنیوالون کو طبع آزمائی کا موقع مل سکتا ہے۔

یہ دفتر جولیا کا دفتر ہوگا نہ کہ میرا۔ اگرچہ بظاہر مین اسقدر ذمہ داری اپنے اوپر لیتا ہون کہ جولیا کے ہدایات پر عمل ہوتا رہے۔ ابتداً عملۂ دفتر مختصراً ہوگا جسمین ایک سب دائرکٹر مع ایک مختصر نویس اور ایک دفتردار کے رہا کرے گا اس دفتر کا بلا واسطہ اہل کشف (          ) یعنی صاحبان حواس ستّہ سے رہیگا، اور دفتر اُن باکمال اہل کشف کی اسیطرح تلاش مین رہیگا جس طرح کوئی دفائن کی تلاش کرتا ہے شروع مین اس سے زیادہ کوئی کارروائی نہ کی جائیگی کہ صرف اُن ہی معاملات سے بحث کیجائے جنکو جولیا اس قابل سمجھے کہ مکرر سہ کرر انکا امتحان ہوسکے۔ کیونکہ سو معاملات پر ہاتھ ڈالنے سے یہ بہتر ہوگا کہ پانچ ہی چھ معاملے کیئے جائین مگر تکمیل کے ساتھ اور اسطرح کہ انمین کامیابی ہو یا ناکامی دونون کی کیفیت باحتیاط تمام قلم بند کرکے رکھی جائے۔

مین نے اس کوشش کیلیئے اپنی طرف سے آمادگی ہرگز نہ ظاہر کی ہوتی، اگر جولیا نے مجھکو اس امر کا یقین نہ دلا دیا ہوتا کہ وہ بذاتہا اس امر کا فیصلہ کیا کرے گی کہ دفتر کو کن لوگون کے معاملے مین پڑنا چاہیئے اور کن لوگون کے معاملے مین نہ پڑنا چاہیئے۔

جو لوگ یہ خیال کرین کہ جولیا کا وجود محض میرے تخیل تک محدود ہے ان کو یہ معلوم کرکے حیرت ہوگی کہ جس آسانی کے ساتھ جولیا میری وساطت سے نامہ وپیام پہونچا دیتی ہے اسیطرح اور بھی دو تین صاحبان حواس ستّہ مین جنکی وساطت سے

اسکے پیام آتے ہی دفتر کی خاص کارروائی کیلیے میری ذاتی موجودگی ضروری نہ ہوگی، اسی طرح جولیا بھی اپنی طرف تنہا نہین ہی-اس غار عمیق کو قابل عبور بنانیکی کوشش اسکی جانب سے ہو رہی ہے اسمین اور بھی اکثر لوگ شریک ہین-دوسرے عالم سے جن جن باتون کا یقین دلایا گیا ہے اور جس جسطرح کے نامہ وپیام ہوئے ہین اگر واقعی انکے اوپر کچھ اعتبار ہوسکتا ہے تو میرا لڑکا اور رسٹر مایرس اس دفتر کو ایک باکار رستے بنانیکے لیے نہایت دلچسپی کے ساتھ کوشان ہین-

مجھے اُسوقت بے انتہا مسرت ہوگی جب مجھے کسی صاحب حواس ستہ کیطرف سے جنکی آنکھین کھُل گئی ہین اس امر کی اطلاع ہوگی کہ اُنکو میرے اِس کام سے ہمدردی ہی اور وہ بھی اسمین اعانت کرنے کی خواہش رکھتے ہین-اور اسی قدر مسرت مجھے اُسوقت ہوگی جب مجھے اِس کار عظیم مین اُن لوگون کی طرف سے امداد ملنے کی اطلاع ہوگی جو اِس تحقیقات سے ذاتی طور پر دلچسپی رکھتے ہین-

اگر اِس دفتر کو ناکامی ہوئی تو اسکی وجہ یہ نہ ہوگی کہ جانبین سے باہی کوشش مین کوتاہی کیگئی-لیکن اگر اسے کامیابی ہوگئی تو کوئی نہین کہہ سکتا ہے کہ کیا ہو جائیگا۔

# اہرام مصریہ

(پروفیسر مرزا محمد ہادی کو اکثر لوگ انکے بیش بہا اُردو لٹریچر کی وجہ سے جانتے ہین مگر جن لوگون نے انکی علمی تحریرات کو دیکھا ہے وہ انکے بلند پایہ سے واقف ہین۔ پروفسر صاحب کو علم ہیئت مین خاص امتیاز حاصل ہوا اور انھین اس سے خاص شغف ہے۔ ہم فخریہ لکھتے ہین کہ اس مضمون کے تمام ہیئتی مسائل آپکے استخراج کیئے ہوئے ہین)

**ہَرَم** کلان سالی (صراح) موضع است در یمن کہ بناہائے عالی دارد (منتہی الارب)

الہرم محرکتہ والہرم والہرمتہ اقصی الکبر الہرمان بناآن ازلیان بمصر ... قیل بناہما ہرمس الاول ... (شرح قاموس)

پس ہَرَم کی وجہ تسمیہ یا بہ سبب اسکی قدامت کے ہے یا بطور مشابہت اِس شہر کے ہے جسے ملوک حمیر نے یمن مین آباد کیا تھا اور جسمین بہت سی عالیشان عمارتین تھین، اور ایک قول یہ بھی ہے کہ ہرمس سے ہرم بنا یا ہے۔

**غرض** بعض لوگونکا خیال ہو کہ حضرت ادریسؑ نے حفظ علوم کے واسطے یہ

سلہ ایک روایت مین ہو کہ حضرت آدم علی نبینا وعلیہ السّلام انگلیون سے لکھتے تھے اور اُنکے بعد اُنکی اولاد بھی ایسا ہی کرتی رہی یہان تک کہ حضرت ادریس علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے قلم سے لکھنا شروع کیا اور دوسرے علوم بھی ایجاد کیئے۔ انھین لوگ ہرمس الہرامسہ کہنے لگے (کشف الظنون)

اہرام بنائے تھے۔ بعضونکی رائے ہے کہ تعین جہات نجوم، دریافت موسم وغیرہ کی غرض سے یہ اہرام بنائے گئے تھے۔ بعض کہتے ہین کہ ریگستانی طوفان روکنے کیلیے بنائے گئے۔ بعض انکا مقصد غلّہ اور پانی کا ذخیرہ جمع کرنا بتاتے ہین۔ ہروڈوٹس مورخ لکھتا ہو کہ مصریون کے خیال کے مطابق اہرام حیات انسانی کی تمثیل ہین۔ ان کے پائین حصّہ کا اس قدر وسیع ہونا اور آخر مین ایک نقطہ پر ختم ہو جانا انسان کے نمو و انحطاط کیجانب اشارہ کرتا ہے۔ زمانہ متاخرین ایک مذہب پیدا ہوا ہے جو اہرام مصریہ کو مثل کتب سماوی کے مقدس اور واجب التعظیم خیال کرتا ہے۔ اِس مذہب کا بانی جان ٹیلر ہے اور بعض علماء ہیئت مثل پروفیسر اسمتھ اور آبے موگنو فرانسیسی اِس مذہب کے مشہور پیرؤنمین سے ہین۔ اِس مذہب کے ماننے والون کا اعتقاد یہ ہے کہ اہرام مصریہ کو بعض انبیائے سلف نے بنایا ہے جو کہ اولاد سے سام بن نوحؑ کے تھے۔ اور اسرار علم ہیئت جو الہام ربانی سے انھین معلوم ہوئے تھے اسمین ودیعت رکھے ہین اور اہرام مصریہ انبیائے سلف کے معجزات باہرات سے ہین۔ یاقوت حموی نے معجم البلدان مین بحوالہ خطط مصر (مصنّفہ ابن سلامتہ القضاعی) لکھا ہو کہ ایک قدیم قبر مین ایک تحریر پائی گئی جسے ایک معمر شخص نے پڑھا اسکا ماحصل یہ ہے کہ علمائے مصر کو بذریعہ نجوم[1]

[1] ستارونکی جس گردش کی بنا پر اُنھون نے یہ رائے قائم کی تھی اسکا ماحصل حسب ذیل ہے:۔

(الف) بوقت طوفان آبی نزول قلب اسد کا اول دقیقہ راس سرطان مین ہوگا اور اس نزول کے وقت دوسرے کواکب کے مواضع بتفصیل ذیل ہونگے شمس وقمر اول دقیقہ راس حمل مین اور زحل ایک درجہ ۲۰ دقیقہ حمل مین

منکشف ہوا کہ اولاً طوفان آبی آئیگا۔ اسکے بعد آگ کی مصیبت نازل ہوگی اسوجہ سے ان لوگون نے بادشاہ وقت کو صلاح دی کہ اہرام بنائے جائین جسمین علوم وفنون محفوظ کر دیئے جائین اور انھین مین بادشاہونکی قبرین بھی ہون۔

غرضکہ انھین خیالات سے عاجز آکر عرب شاعر کہتا ہے۔

| | |
|---|---|
| حسرت عقول ذوی النھی الاھرام | اہرام نے دانشمندونکی عقلونکو چکرا دیا ہے اور بڑے سے بڑے |
| واستصغرت لعظیمہا الاحلام | خواب کو حقیر کر دیا ہے۔ |
| ملس منیقة البناء شواهق | وہ بہت ہی چکنے مضبوط اور بلند ہین۔ تیر باوجود کوشش |
| قصرت لغال دونهن سهام | بلیغ کے وہان تک نہین پہونچ سکے۔ |

حاشیہ صفحہ گذشتہ۔

حوت مین:
- ۴ مشتری ۲۹° - ۲۸′
- مریخ ۲۹° - ۳′
- زہرہ - ۲۸° - ۲۰′
- عطارد - ۲۷° - ۲۷′

زہرہ کی حرکت منجانب میزان اور قمر کا اوج اسد مین۔ بقدر ۵° - ۵′ ہوگا

(واضح ہو کہ مثلثات سماوی مین سرطان۔ عقرب۔ حوت۔ برج آبی شمار ہوتے ہین)

(ب) بوقت طوفان آتشی حلول قلب اسد برج اسد کے پندرھوین درجہ کے آخری دقیقہ مین ہوگا۔ اس کے ساتھہی ایک دقیقہ مین آفتاب ہوگا اور زحل آفتاب سے متصل ہوگا اور مشتری اسد کے اول درجہ مین ہوگی اسکے ساتھہی ایک دقیقہ مین مریخ ہوگا۔ قمر دلو مین ہوگا۔ اور عطارد اپنے بعید ترین مقام پر بحالت رجعت ہوگا اور زہرہ استقامت کیحالت مین ہوگی۔

لو ادرجين كيا التفكر دونها
واستوهمت بعجيبها الاوهام
اقور املاك الاعاجم هن ام
طلسم رمل كن ام اعلام

فکر اس موقع پر بیکار ہوگئی اور اسکے عجائبات کے سبب وہم خود وہم مین پڑ گیا پھر بھی یہ نہ معلوم ہو سکا کہ آیا وہ عجمی بادشاہونکی قبرین ہین، طلسم رمل ہین، یا (مہیب) نشانات۔

مگر اصل یہ ہو کہ وہ قدیم شاہان مصر کے مقبرے ہین۔ ہر بادشاہ اپنے لیے ایک ہرم اپنی زندگی مین بنوانا شروع کر دیتا جب وہ مرتا اُسکی لاش حنوط کرکے اِس ہرم کے اندرونی غار مین رکھدیجاتی اور راستہ بند کرکے اوپر کا حصہ برابر کر دیا جاتا۔ اور بقول ابن عفیر قدیم مصریونکا دستور تھا کہ جب کوئی مرتا اُسکا تمام مال و اسباب اُسکے ساتھ دفن کر دیا جاتا اور اگر وہ کاریگر ہوتا تو اُس کے اوزار بھی اُسکے ساتھ دفن ہوتے۔

اِن تمام اہرام مین دو ہرم خاص ہین جو ہرمان کہلاتے ہین (ذکر اُن کا آگے آتا ہے)

**تاریخ بنائے ہرم**۔ اہل اسلام مین بعض کا قول ہے کہ حضرت ادریسؑ نے ہرمان کو بنایا۔ بعض اِسے سنان بن المشلشل کیجانب منسوب کرتے ہین بعض ملک ضیدیق کو اسکا بانی قرار دیتے ہین۔ جدید تحقیقات یہ ہے کہ قدیم شاہان مصرین سے تیسری خاندان سے لیکر بارھوین خاندان تک کے بادشاہ (۲۵۰۰-۲۰۰۰ قبل مسیحؑ) اِن اہرام کو بنواتے رہے۔ سب سے مشہور اور سب سے بڑا ہرم شاہ سوریدؔ[1] نے (۳۷۳۳-۳۶۶۶ ق م بموجب تحقیقات برسگ)

[1] سوریدؔ عربی نام ہی۔ انگریزی مین اسے بالعموم Khufu لکھتے ہین، ہیروڈوٹس نے Cheops لکھا ہے۔

بنوایا اور اسی کو ہرم کبیر کہتے ہین - دوسرا ہرم اول کے بہ نسبت زیادہ بلند کرسی پر بنایا گیا۔ اسکا بانی شاہ کروس[1] (۳۶۶۶-۳۶۲۳) ہے - یہی دو ہرمان کہلاتے ہین - مقام جیزا کے ایک تیسرے ہرم کو بھی علماء جدید انھین مین شمار کرتے ہین - اور انھین کو اہرام کبار لکھتے ہین - یہ ہرم ہرمان سے بہت چھوٹا ہے اور شاہ منکارا (۳۶۳۳-...) نے اسے بنا کیا -

اسوقت تک سولہ ہرم ایسے ہین جنکے بانیونکا پتہ چل گیا ہے ' اور یہ سب دو ہزار برس قبل مسیح کے معلوم ہوتے ہین - بنائے ہرم کی تاریخ مین علماء کا بہت اختلاف ہی - اسبارے مین حضرت علیؓ کا قول ہے کہ "بنی الہرمان والنسر فی السرطان" یعنی ہرمان اسوقت بنے تھے جب نسر سرطان مین تھا - اور قول کی صداقت اس سے ظاہر ہے کہ ہرم پر نسر کی شکل بنی ہوئی ہے - اس قول کے مطابق بنائے ہرم بارہ ہزار برس سے متجاوز ثابت ہوتی ہے - یعنی قبل طوفان نوحؑ - یاقوت حموی کی بھی یہی رائے ہے کہ اہرام طوفان کے قبل تعمیر کیئے گئے - جن لوگونکی یہ رائے ہے انکی ایک قوی دلیل یہ ہے کہ اگر طوفان کے بعد تعمیر ہوتے تو ضرور اُنکا کچھ حوالہ دوسری جگھ معاصر اقوام مین ملتا -

**تعداد** - تعین تعداد مین علماء نے اختلاف کیا ہے ' نہ اسوجہ سے کہ اہرام کی تعداد نامعلوم ہے بلکہ اسوجہ سے کہ وہ بعض کو اسمین شامل کرتے ہین اور بعض کو خارج -

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) ۱؎ ڈیوڈورس نے Chembis یا Chammus لکھا اور ہیروڈوٹس نے Cheops قرار دیا -

[1] Chafra یا Chephrew -

مثلاً نبط مین جو اہرام بارھوین خاندان کے بعد بنے انھین بعض علماء اس شمار مین شامل نہین کرتے۔ اسطرح بعض چالیس بعض ستر اور بعض پچھتر تعداد معین کرتے ہین۔

**مقام وقوع۔** کُل اہرام ۲۹ اور ۳۰ درجہ عرض البلد شمالی کے درمیان واقع ہین۔ تین مشہور اہرام مقام جزا مین ہین اور انکے گرد دوسرے چھوٹے چھوٹے اہرام ہین۔ علاوہ اسکے مقامات ہرمیس اور فسطاط مین متعدد اہرام واقع ہین۔

**ہیئت وجسامت۔** اہرام کی شکل مخروط متضلعہ مربعہ (چہارگوشہ) ہے۔ اور جہات اربعہ اسکے نہایت صحت کے ساتھ مشرق و مغرب شمال اور جنوب کی سمتو نکو ظاہر کرتے ہین اور تحقیق جدید سے جو تفاوت قلیل محسوس ہوا ہے وہ اس سبب سے قابل اعتنا نہین ہے کہ مرور ایام کی وجہ سے اضلاع صحیح معلوم نہین ہوسکتے۔

جس پیمانہ پر اہرام کی بنا کیگئی ہے اسکو اصطلاح جدید مین اصبع مقدس Sacred Inches کہتے ہین۔ وہ زمین کے شمالی محور کا دو کڑوروان حصہ ہے۔ اس خاص پیمانہ کے خصوصیات بعد کو ظاہر کیجائیگی۔ یہان چند اہرام کی جسامت بطریق اختصار مروجہ فٹ کے ناپ سے بیان کیجاتی ہے کیونکہ اصبع مقدس مین انکی پیمائش کا دینا خالی از دقت نہین۔ اس موقع پر دو عربی شاعرون کے تخیل کی داد نہ دینا ظلم ہے جنکی مثالین خالی از لطف نہین۔

| | |
|---|---|
| بعیشك هل ابصرت احسن منظرا | انھین اپنی زندگی کی قسم (سچ کہنا) کہ باوجود کثرت مشاہدات |
| علی طول ما ابصرت من هرمیٔ المصر | کے تمنے کوئی منظر ہرمان مصر سے زیادہ خوشنما دیکھا ہے۔ |

| | |
|---|---|
| اطافا باعنان السماء واشرفا | وہ آسمان کا طواف کر رہے ہین اور ہوا مین سطرح بلند ہین جیسی |
| علی الجوء اشراف السماك او النسر | سماک یا نسر بلند ہو۔ |
| وقد وافیا نشزا من الارض عالیا | اور زمین سے انکی اُٹھان اس امر کیلئے کافی ہو کہ وہ سینۂ زمین |
| کانهما ثدیان قاما علی صدر | کے اُبھرے ہوئے پستان خیال کیئے جائین۔ |
| تامل بنیة الهرمین وانظر | ہرمان کی بنا پر غور کرو اور اس مین عجیب شے ابو الہول |
| وبینهما ابو الهول العجیب | کو دیکھو۔ |
| کعماریتین علی رحیل | وہ دونون رحیل کی عماریونکے مثل ہین جسمین دو محبوب اور |
| لمحبوبین بینهما رقیب | دونونکے درمیان ایک رقیب ہو (کہ وہ ایک دوسرے سے مل سکین) |
| وماء النیل تحتهما دموع | اور نیل کا پانی جو نیچے بہ رہا ہی انکے آنسو ہین اور ہوا کی آواز |
| وصوت الریح عندهما نحیب | جو انکے گرد (سنسنا رہی) انکی آہین ہین۔ |

(۱) ہرم کبیر۔ ابتداً قطر قاعدہ (یعنی ایک گوشہ سے دوسرے گوشہ تک جو خط گزرتا ہی) ۷۶۴ فٹ اور ارتفاع ۴۸۱ فٹ تھا مگر اب قطر قاعدہ ۷۵۵ فٹ ۸۲۰ انچہ رہگیا ہی اور بلندی بھی کچھ کم ہوگئی ہے۔ رقبہ اسکا ۱۳ مربع ایکڑ کے قریب ہے۔ مقبرہ جو اسکے اندر بنایا گیا تھا اسکا طول ۴۶ فٹ، عرض ۲۷ فٹ اور ارتفاع ۱۰½ فٹ تھا۔ اِس مقبرہ تک پہونچنے کیلئے پتھر کاٹ کر ۳۲۰ فٹ کا راستہ بنایا گیا تھا۔ اسکے علاوہ ایک اور کمرہ (یا چھت) تھا جسکا طول ۱۹ فٹ۔ عرض ۱۷ فٹ اور ارتفاع ۲۰ فٹ تھا۔ یہ کمرہ ملکہ کے نام سے موسوم کیا گیا۔ جو راستہ اِس کمرہ کو گیا تھا اسکا زاویہ ۲۶ درجہ ۱۸ دقیقہ تھا۔ اِس کمرہ سے

۱۵۰ فٹ کا ایک دوسرا راستہ نکالا گیا اور ایک کمرہ بادشاہ کے نام سے تیار ہوا جسکا طول ۳۴ فٹ عرض ۱۷ فٹ اور ارتفاع ۱۹ فٹ تھا۔ یہ کمرہ ہرم کے عین وسط مین تھا۔ بالائی ثقل کم کرنیکے لیئے اس کمرے کے اوپر پے درپے پانچ کمرے بنا دیئے گئے۔ نویں صدی مین خلیفہ مامون رشید نے اس ہرم کے راستے کھلوائے۔ تمام اہرام مین اسی قسم کے کمرے بنے ہوئے تھے۔

(۲) ہرم شاہ کرورس۔ اسکا قطر قاعدہ ۷۰۶ فٹ ۳ انچ اور ارتفاع ۴۵۰ فٹ ہے۔ رقبہ اسکا ۵۵۴۱۹ مربع گز ہے ۱۸۱۶ء مین بلزونی نے اسے کھولا۔

(۳) ہرم شاہ منکارا۔ اسکا قطر قاعدہ ۳۵۰ فٹ اور ارتفاع ۲۱۵ فٹ ہے۔ اسمین تین کمرے ہین اور زیرین کمرے مین ایک تابوت رکھا ہوا پایا گیا تھا۔ تابوت پر حسب ذیل عبارت کندہ ہے:۔

" آسرس! شمال وجنوب کا بادشاہ! منکارا (ہمیشہ زندہ رہنے والا) آسمانوں نے تجھے بنایا ہے۔ نٹ (آسمان) نے تجھے پیدا کیا اور سب (زمین) نے تجھے پالا۔ آسمان تجھپر اپنے ربانی اسرار کا سایہ کیے ہوئے ہو۔ اسنے تجھے خدا بننے کی اجازت دی ہے۔ اے بادشاہ شمال وجنوب! اب تیرا کوئی دشمن نہین ہوگا۔ منکارا (ہمیشہ رہنے والا)"

اس ہرم مین ایک نعش کے کچھ اعضا ایک کفن مین لپٹے ہوئے پائے گئے اور وہ برٹش میوزیم کو بھیجدیئے گئے۔

۱۸۳۷ء مین ایم میلسپر و فرانسیسی نے بہت سے اہرام کی پیمائش وغیرہ

کی اور دلچسپ نتائج اخذ کیئے۔

**عجائبات ہرم** - اہرام مصریہ کے عجائبات دُنیا مین مشہور ہین محققین یورپ نے انکی تحقیقات مین بڑی موشگافیان کی ہین - مسٹر پراکٹر نے ایک مستقل کتاب ہرم کبیر کے بارے مین تحریر کی ہے - ہم چند عجائبات بیان کرتے ہین -

(۱) محل وقوع - منجملہ اسرار ایک یہ ہے کہ ہرم کبیر عرض البلد ۳۰ درجہ شمالی پر واقع ہے - تحقیقات جدید سے جو تفاوت قلیل عرض البلد مین پایا گیا ہو وہ قابل اعتنا نہین ہے - پروفیسر اسمتھ کا قول ہے کہ ہرمان راس دہانہ رود نیل پر واقع ہین اور دہانہ رود نیل جسے دلطہ کہتے ہین (شکل دال یونانی ) کہتے ہین مثل پنکھے کے ہے جس سے قطاع دائرہ کی شکل ( ) پیدا ہوتی ہے - اور قطاع کے مرکز پر اہرام بجانب جنوب واقع ہین - عجیب ترین جغرافی خصوصیت یہ ہے کہ ہرم وسط بر اور وسط دائرہ عرضیہ پر واقع ہے کیونکہ تیس درجہ عرض البلد اکثر اقطاع بری سے گزرتا ہے اسکے علاوہ وہ نہ صرف وسط بر بلکہ وسط بر معمور پر واقع ہے - ہرم کبیر کی مزید خصوصیت یہ ہے کہ وہ مرکز قوسی ساحل بحیرہ پر واقع ہے جہان سے رود نیل کی مختلف شاخین جاری ہوئی ہین - وماء النیل تحتہا دموع -

(۲) جہات - اوپر مذکور ہو چکا ہے کہ جہات اربعہ ہرم کے نہایت صحت کے ساتھ مشرق - مغرب - شمال اور جنوب کی سمتوں کو ظاہر کرتے ہین - خط مشرق کا دریافت کرنا ایسا آسان نہین ہے جیسا بادی النظر مین معلوم ہوتا ہے بلکہ درحقیقت بہت مشکل ہے

اور جو شخص علم ہیئت کماحقہ نہ جانتا ہو مشکل ہے کہ وہ جہات اربعہ صحت کے ساتھ معلوم کر سکے۔ یہ امر بھی ہرم کے عجائبات مین شمار ہونیکے لائق ہے۔

(۳) اخبار گزشتہ و آئندہ۔ اہرام کے ذریعے سے اِس قسم کی خبرین دیگئی ہین اور یہ من قبیل اسرار الغیب ہے جس کو سوائے ذات علام الغیوب کے یا جنکو بطریق وحی والہام یہ اسرار دیئے گئے ہون اور کوئی نہین جان سکتا۔ ازانجملہ یہ ہے کہ وقت بنائے اہرام خصوصًا ہرم کبیر نجوم ثریا فلک پر ایسے مقام پر واقع تھے کہ انکے بہترین آثار عالم سفلی پر ظاہر ہو سکین یعنی خط نصف النہار پر جہان دائرۃ البروج معدل النہار کو قطع کرتا ہے۔ جملہ آثار ماضیہ و آتیہ سے دورہ ہزار سالہ کا اعلان ہے جسمین کہ مسیح علیہ السلام (باعتقاد نصاری) یا امام دوازدہم (باعتقاد اکثر اہل اسلام) ظاہر ہونگے۔ ایسے ہی کچھ اعتقاد اُن لوگون کے تھے۔

**آثار علمیہ**۔ اہرام کی ساخت ایسی رکھی گئی ہے جس سے بہت سے اُصول علوم کا پتہ چلتا ہے۔ ضلع مربعہ قاعدہ ہرم کی ناپ مساوی تعداد ایام ایک سال شمسی کے ہے یعنی ۳۶۵¼ دن۔ ایک دن کے لئے سوا گز مقرر کیئے گئے ہین۔ نسبت مجموع الاضلاع کی ارتفاع کے ساتھ وہی ہے جو کہ دائرہ کے قطر کو اسکے محیط کے ساتھ ہوتی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بانی اہرام تربیع دائرہ سے باخبر تھا۔ ایک گوشہ سے دوسرے گوشہ تک جو خط گزرتا ہے یعنی قطر قاعدہ وہ اِس مدت کو ظاہر کرتا ہے جسمین کہ بموجب اصطلاح قدما فلک ثوابت ایک دورہ پورا کرتا ہے یا باصطلاح جدید جس مدت مین کہ زمین کا محور اِس عمود کے گرد اگرد جو سطح فلک پر قائم ہے

ایک دورتمام کرتا ہے۔ ارتفاع ہرم کبیر سے مسافت شمس کی زمین سے یعنی ۹۲ ہزار ملین میل جو بنا برقول اصح مقدار اس مسافت کی ہے، ظاہر ہوتی ہے۔ شکل اور زنت زمین کی یہ امر اوسطاً اور تقسیم بر و بحر کی اور معمورہ و غیر معمور کی سطح ارضی پر اور اوسط درجہ حرارت و برودت زمین، یہ سب اُمور اہرام سے ظاہر ہوتے ہین۔

لاریب کہ بانیان اہرام علوم ہیئت و ہندسہ کو کما حقہا جانتے تھے۔ اس باب مین جسقدر اسباب و آثار علمیہ محقق ہوئے ہین۔ انکو محض بخت و اتفاق کیطرف منسوب نہین کرسکتے۔ بلکہ یہ تسلیم کرنا پڑیگا کہ وہ اِن علوم سے واقفیت تامہ رکھتے تھے۔

**علوم مصریہ** محققین نے اِن آثار علمیہ پر بحث کر کے بہت سے مفید نتائج علوم مصریہ کے نسبت پیدا کیئے ہین، ازانجملہ چند بطریق اختصار بیان کیئے جاتے ہین۔

تیس۳۰ درجہ عرض البلد پر اس قدر صحت کے ساتھ واقع ہونے سے ظاہر ہوتا ہے کہ عرض البلد کا استخراج کیا گیا ہو جو اُس قدیم زمانے مین بہت مشکل تھا، اور طریق استخراج یا بذریعہ اظلال (سایہ) کے ہو یا کسی ستارے کے ارتفاع کے ذریعے سے جو اُس زمانے مین قطبِ شمالی کے قریب واقع ہو۔ طریق اظلال چندان قابلِ اعتماد نہین کیونکہ آفتاب بہت ہی بڑا اجرم ہے اور منتہائے ظل بہ مشکل معلوم ہوسکتا ہو۔ تیسوین درجہ مین سایۂ آفتاب بروز تحویل حمل بوقت نصف النہار نصف وتر کے ہوتا ہے۔ پہلی دشواری یہی ہے کہ کسی بلند شے کا سطح زمین پر عموداً نصب کرنا مشکل ہے۔ دوسرے یہ ضروری ہے کہ تحویل بہ نقطۂ اعتدال نصف النہار کے وقت ہو، یعنی نوروز بوقت نصف النہار واقع ہو۔

تیسرے معلوم کرنا صحیح وقت نصف النہار کا بذات خود دُشوار ہے۔ چوتھے منتہائے ظل کا معلوم کرنا بہت ہی دقت طلب ہے، کیونکہ جرم شمس ایک نقطۂ روشن نہین ہے بلکہ ایک بہت بڑا کرہ ہے۔ نظر برین مشکلات، یہ نتیجہ اخذ کرنا پڑتا ہی کہ عرض البلد کسی ایسے ستارے کے ذریعے سے دریافت کیا گیا ہے جو ابدی الظہور ہو۔

اُس زمانے مین ستارہ ثعبان جو کواکب ثنین مین سب سے زیادہ روشن ہی قطب شمالی سے بہت ہی قریب تھا۔ ثعبان چوتھے درجے کے ستارون مین ہے اور چندان روشن نہین ہی۔ مگر ممکن ہے کہ قدیم زمانے مین زیادہ روشن رہا ہو کہ قدما، یونانی حرف کو (جو پہلا حرف ہے) اس ستارے سے مخصوص کیا تھا۔ اِس صورت مین یہ ستارہ ۲۷۹۰ سال قبل مسیح علیہ السلام نقطہ قطب شمالی سے قریب تر تھا۔ اور نقطہ قطب شمالی کے گرد یہ ستارہ جس دائرے مین حرکت کرتا تھا اسکا قطر چاند کے قطر ہی سے (جو آنکھ سے نظر آتا ہے) چوتھائی تھا۔ اور یہ ایسی مقدار ہے جس کا معلوم کرنا بغیر آلات کے بہت ہی دُشوار ہے۔ پس ممکن ہے کہ ثعبان کو قطب شمالی پر منطبق کرتے رہے ہون لیکن جس وقت ہرم کبیر کی بنا پڑی ہی یہ ستارہ اِس مقدار سے ساٹھ گنا دور تھا یعنی جس دائرہ پر قطب کے گرد پھر رہا تھا اسکا قطر چاند کے قطر مری سے سات گونہ زیادہ تھا لیکن چونکہ کوئی دوسرا روشن ستارہ اِن اطراف مین نہین تھا، یہ ستارہ انکے مقصد کیلیے بہت ہی مفید ثابت ہوا ہوگا۔

تمام اجرام سماوی بہ سبب کثافت ہوا اور قوت انعکاسی کے اپنے اصلی مقامات

سے زیادہ بلند معلوم ہوئے ہین۔ خاصکر جب یہ اجرام قریبِ اُفق ہون۔ عجب نہین کہ بانیان ہرم کبیر نے اِس اثر کو دریافت کر لیا ہو۔ پس غالب ہے کہ ان لوگون نے ستارون کی بلندی اُس وقت محقق کی ہو جب یہ ستارے آسمان پر سب سے زیادہ بلند مقام پر ہون کیونکہ اُس حالت مین اثر انعکاس بہت ہی کم ہو جاتا ہے۔

ضرور ہو کہ حکیم ابرخس مجددِ علم ہئیت جس نے اپنے وقت مین فہرست کواکب درست کی، یا اور جس شخص نے کواکب ثابتہ کے مواضع معین کئیے وہ اثر انعکاس سے واقف ہو، لیکن جو شخص اول اِس اثر کو معلوم کر کے ضبطِ تحریر مین لایا وہ بطلیموس تھا۔ اِس بنا پر ممکن ہے کہ بانیان ہرم اِس اثر سے ناواقف ہون، اور ارتفاع کوکب اسوقت حاصل کیا ہو جب ستارہ سمت الراس مین پہونچ گیا ہو۔

پس اگر عرض البلد کو بطریق اظلال معلوم کیا ہو تو ضرور ہے کہ آفتاب کو اس کے موضع حقیقی سے کسی قدر بلند دیکھا ہو۔ اِس صورت مین زمین پر موضع حقیقی سے اُنھون نے بجانبِ شمال حرکت کی ہو گی یہانتک کہ تیس درجہ عرض البلد مرئی پر پہونچ گئے۔ اور اگر ستارے کے ذریعہ سے معلوم کیا ہے تو دوسری جانب غلطی ہوئی ہو گی۔ کیونکہ ارتفاعِ قطب عرض البلد کی کمی بیشی کے ساتھ پست و بلند ہوتا رہتا ہے جس جگہ عرض البلد زیادہ ہو گا قطب بلند نظر آئیگا، بخلاف ارتفاعِ شمس کے، کہ جس جگہ عرض البلد کم ہو گا ارتفاع زیادہ نظر آئیگا۔ اِن ہر دو مقدمات کو پیش نظر رکھکر ہمین یہ دیکھنا چاہئیے کہ بنائے ہرم مین کس جانب غلطی ہوئی ہو۔ تحقیق جدید کے بموجب معلوم ہوتا ہے کہ وسطِ ہرم موضع حقیقی سے ۱/۳ میل جانب

جنوب واقع ہے - اس مقام پر ارتفاع مرئی قطب تقریباً تیس درجے ہی - اور اگر نصف میل جانب جنوب چلے جائین تو ارتفاع مرئی تیس درجے ہو جاتا ہی - لیکن اہل مذہب اہرام جنکا یہ اعتقاد ہی کہ اہرام وحی اور الہام ربانی سے قائم کیئے گئے ہین انکا قول ہے کہ بانیان اہرام مسئلہ انعکاس سے کماحقہٗ واقف تھے بلکہ متاخرین سے بہتر جانتے تھے - اور چونکہ وہ یہ چاہتے تھے کہ موقع اہرام دونون طریقون سے درست رہے اور یہ ممکن نہ تھا - لہذا اُنھون نے موضع حقیقی اور موضع مرئی کے وسط مین قائم کردیا - اور اسمین شک نہین کہ جس مقام یعنی کوہچہ جزا پر ہرم بنایا گیا ہے اس سے زیادہ مناسب کوئی اور مقام نہین ہو سکتا ہی کیونکہ وہ ہرم کی بنیاد پتھر پر قائم کرنا چاہتے تھے - پروفیسر اسمتھ کا قول ہے کہ بنیاد ہرم کوہچہ جزا کے کنارے قائم کیگئی ہے اور جو سنگ و خاک بُنیاد کھودنے سے برآمد ہوئی اُس سے پشتہ بندی کردی گئی تاکہ عمارت کے وزن سے اسکی بُنیاد کو نقصان نہ پہونچنے -

امر دوم، جہاتِ ہرم - خط مشرق کا دریافت کرنا ایسا آسان نہین ہے، جیسا بادی النظر مین معلوم ہوتا ہے بلکہ درحقیقت بہت مشکل ہے - اور جو شخص علم ہیئت کماحقہا نہ جانتا ہو مشکل ہے کہ وہ جہات اربعہ صحت کے ساتھ معلوم کرسکے - جہات کے معلوم کرنیکا طریقہ یہ ہے کہ کوئی شے سطح زمین پر عموداً نصب کردی جائے اور قبل نصف النہار وبعد نصف النہار اُسکا سایہ دیکھا جائے، اور ایک معینہ دائرہ کے اندر سایہ کے مدخل ومخرج سے جو قوس پیدا ہو اُسے نصف کردین - لیکن غالباً اس صورت مین بھی بانیان ہرم نے ستارہ ہی کی مدد سے اپنا کام انجام دیا ہوگا - قطب فلک سے شمال حقیقی ظاہر ہوتا ہی

اور اگر اُس ستارہ کو جو قریبِ قطب واقع ہو اسکی غایت بلندی یا غایتِ پستی کا نشان کرین تو شمالِ حقیقی معلوم ہو جائیگا۔

واضح ہو کہ جو ستارہ قطب کے قریب واقع ہو، قطب کی نسبت سے اسکے چار مواضع ہوتے ہین۔ ایک انتہائے بعد جانب مشرق۔ دوسرے انتہائے بعد جانب مغرب، تیسرے انتہائے بلندی، چوتھے انتہائے پستی۔ پس عجب نہین کہ انتہائے بعد جانب مشرق و مغرب سے وسطِ حقیقی کو معلوم کیا ہو اور انتہائے بلندی و پستی سے اسکا مقابلہ کیا ہو۔ اور اسی غرض سے پہاڑ و نمین سرداب زمین سے تیس درجہ جھکے ہوئے کھودے ہون۔

۱۸۷۹ء نویظا نامی اہل ہیئت نے جہات اربعۂ ہرم کا امتحان کیا معلوم ہوا کہ بیس دقیقۂ محیطی کا فرق ہے یعنی وسط قاعدے کے موضع حقیقی سے ساڑھے سینتیس انچ پایا کہ جانب جنوب و شمال کے اختلاف (یعنی خط مشرق و مغرب) مین ترپن انچ کا فرق ہے۔ اور یہ فرق نوہزار ایک سو چالیس انچ مین ہے جو قاعدہ کا طول ہے۔ پس اِس حساب سے پانچ گز مین ایک انچ کا فرق پڑتا ہے۔ لیکن پروفیسر اسمتھ نے اپنے عمدہ آلات سمتیہ کے ذریعے سے معلوم کیا ہے کہ صرف ساڑھے چار دقیقہ کا فرق ہے، یعنی خط جنوب و شمال کا اختلاف ایک فٹ (بارہ انچ) کا ہے۔ پس اِس حساب سے بیس گز مین ایک انچ کا فرق ہوتا ہے۔ اِس تمام بحث کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جہات کا قایم کرنا ستارون کے ذریعہ سے عمل مین آیا ہے نہ کہ اظلال کے طریقے سے۔

سرداب جو دریافتِ جہات کے لئے بنائے گئے تھے۔ وہ یہی سرداب ہین

جو اسوقت موجود ہین۔

بعض بانیان ہرم نے دُنیا کو چیلنج دیا ہی اور اپنے ہرم پر یہ عبارت کندہ کرائی ہے کہ "ہمنے انھین بنایا۔ اب جسے بادشاہت کا دعوی ہو وہ انھین گرا دے۔ گرانا بنانے سے آسان ہی" بہت سے بادشاہون نے اپنے جوش مین اہرام کو منہدم کرنا چاہا مگر باوجود تمام کوشش کے ایک ہرم بھی آجتک منہدم نہو سکا۔

یہ ہین عجائباتِ اہرام جس پر آجتک عقلا دنگ ہین۔ ابن عفیر کا یہ قول سچ ہے کہ "مین جب کسی شئے کو دیکھتا ہون تو یہ خیال آتا ہے کہ زمانہ اس پر رحم کرے مگر جب اہرام کو دیکھتا ہون تو خیال آتا ہے کہ یہ زمانے پر رحم کرین"

# اصلاح وتوسیع کونسل

اصلاح کونسل کے موافق یا مخالف جو کچھ کہنا تھا' اسکا اب وقت گزر گیا - اب اسکے نتائج سے اسکے عیب وصواب کو دیکھنا ہی او راسکا وقت ابھی نہین آیا ہے - پس ہم اسوقت اسکا ایک مختصر تاریخانہ خاکہ دیتے ہین جس سے وہ تمام تدریجی مراحل پیش نظر ہو جائین ' جو تین برس کے اندر اس اسکیم کو پیش آنے ہین -

ابتدائی خیال اسوقت پیدا ہوا جب ۱۹۰۶ء کا بجٹ پارلیمنٹ مین پیش کرتے وقت لارڈ (مسٹر) مارلی نے وہ مشہور تقریر کی جو اپنے خصوصیات کے اعتبار سے ہمیشہ یادگار رہیگی - اُنھون نے آئندہ اصلاحات کا خوشنما منظر دکھایا اور فرمایا کہ "مین اپنی پوری ذمہ داری کے ساتھ اس اعلان کا استحقاق رکھتا ہون کہ موجودہ ضروریات سے گورنمنٹ ہند کو پوری ہمدردی ہے - . . . . . . . ہم اپنے (انگلستان کے) نظام حکومت کے مقدس درخت کو جسماً ہندوستان مین منتقل نہین کر سکتے مگر ہم اپنے انتظامات کے اعلیٰ اصول وہان جاری کر سکتے ہین . . . . . . . تین اصلاحات ضروری سمجھی گئی ہین - اولاً کلکتہ مین مباحثہ بجٹ کیلئے جو بہت ہی محدود وقت دیا جاتا ہی وہ مضحکہ خیز ہی ثانیاً یہ خیال بھی ہی کہ ایسے رائے اور انکے ممبرون کی تجاویز کی ترمیم پیش کیجا سکے - ثالثاً قانونی کونسل مین قائمقامانِ رعایا کا عنصر بڑھا یا جائے . . . اور

مین خوشی سے کہتا ہون کہ وائسرائے بہت جلد اپنی اگزیکٹو کونسل مین سے ایک کمیٹی مقرر کرینگے جو غور کریگی کہ ان امور مین کہانتک اصلاح ہو سکتی ہے۔

چنانچہ یہ کمیٹی مقرر کیگئی اور اُسکے غور و فکر کا یہ نتیجہ نکلا کہ ۲۴- اگست ۱۹۰۷ء کو گورنمنٹ ہند نے اپنی تجاویز سکرٹری آف اسٹیٹ کے پاس روانہ کردین اور عام طور پر بحث کی اجازت دی۔ یہ اسکیم ہندوستان مین بہت ہی نامقبول ہوئی اور عام طور پر اسکی مخالفت کیگئی۔ البتہ مسلمانونکی جانب سے اعتراضات سخت نہین ہوئے بلکہ گونہ احسانمندی کا اظہار کیا گیا کیونکہ اُصولاً یہ تسلیم کرلیا گیا تھا کہ مسلمانونکو جُداگانہ نیابت کا حق دیا جائے۔ اس اسکیم کا خلاصہ ذیل مین درج کیا جاتا ہے۔

# اَیڈوائزری کونسل (شوریٰ)

گورنمنٹ نے اسکی ضرورت اسوجہ سے سمجھی کہ آزادانہ اور رازدارانہ رائین حاصل ہوسکین۔ اور اسلیے اسکے قاعدے بھی ایسے ہی رکھے گئے۔ اس قسم کی کونسل تین درجہ کی قائم کیگئی تھین (۱) امپریل جو وائسرائے کو مشورہ دے۔ (۲) پراونشیل جو حاکم صوبہ کو مشورہ دے (۳) لوکل جو حکام ضلع کو مشورہ دے۔

امپریل کونسل کیلئے جو قواعد معین ہوئے تھے وہ مختصراً یہ ہین (۱) ساٹھ ممبر ہونگے جنمین سے بیس۲۰ والیان ملک ہونگے۔ (۲) کل ممبرونکا تقرر وائسرائے کے ہاتھ مین ہوگا اور انکی میعاد پانچ برس ہوگی (۳) انکا کوئی قانونی وجود تسلیم نہین کیا جائیگا اور نہ انھین کسی قسم کے باضابطہ اختیارات دیئے جائین گے (۴) ان کا فرض ان خاص اُمور پر مشورہ دینا ہوگا

جو انکے روبرو پیش کیئے جائین (ھ) ان سے مجموعتاً او رمنفرداً مشورہ حاصل کیا جائیگا۔
انکی کل کارروائی خفیہ ہوگی اور جبتک گورنمنٹ ضروری نہ سمجھے اسکی اشاعت نہین کیجائیگی
صوبے کی کونسلون کے لیے بھی اسی قسم کے قواعد تھے۔ فرق صرف اسقدر تھا کہ صوبونکی کونسلون
مین ضروری ہو کہ چھوٹے زمیندار، اہل صرفت و تجارت اور سرمایہ دار اور دوسرے پیشونکے
لوگ بھی شامل کیئے جائیں"۔

اس تجویز کو اکثر زمینداروں نے پسند کیا مگر والیان ملک نے مخلوط مجلس کو ناپسند کیا۔
اور انکی اس رائے سے گورنر بمبئی۔ لفٹننٹ گورنر پنجاب اور چیف کمشنر صوبجات متوسط نے
بھی اتفاق کیا۔ عوام کیجانب سے امپیریل کونسل کی نسبت اہم اعتراض یہ تھا کہ اسمین
تجارت اور دیگر پیشون کے قائمقام شریک نہین کیے گئے۔ اور بڑے زمیندارونکی کیفیت
یہ ہے کہ اپنی جائداد کا انتظام نہین کرسکتے۔ ایکٹہائے ۱۴ سنہ ۱۸۷۶ء ۱۳ سنہ ۱۸۸۱ء۔ ۱۱ سنہ ۱۸۸۴ء
۲۰ سنہ ۱۸۹۶ء اور ۲ سنہ ۱۹۰۶ء انکی قرضداری اور زیرباری کے شاہد ہین۔ والیان ملک نے
خود اسے ناپسند کیا اور انمین بھی اس اہم ذمہ داری کے انجام دینے کی قابلیت چند ہی
والیان ملک مین پائی جاتی ہو۔ چنانچہ لارڈ لٹن نے بھی اپنے وقت مین ایک امپیریل
پریوی کونسل قائم کی تھی اور اسکی تعداد بارہ تک محدود رکھی تھی مگر صرف آٹھ والیان
ملک کو وہ یہ اعزاز دیسکے۔ اس اثنا مین والیان ملک کی حالت مین بہت ہی کم فرق
ہوا ہے۔

درحقیقت یہ تجویز اپنے قسم کی نئی تجویز نہین تھی سنہ ۱۸۶۱ء کے قانون کونسل پاس

ہونیکے قبل سے اِس قسم کی تجاویز وقتاً فوقتاً پیش ہوتی رہی ہین - پارلیمنٹ مین ۱۸۶۱ء کے قانون کے پیش ہوتے وقت مسٹر آئرٹن اور لارڈ ایلنبرا نے اِسی قسم کی تجویز پیش کی تھی مگر ارل گرے نے گورنمنٹ کی جانب سے جواب دیا کہ "اِس قسم کی کونسل کو کوئی واقعی اختیار نہین حاصل ہوگا - گورنر جنرل پر وہ کوئی اثر نہ ڈال سکے گی اور جب اسکے ممبران دیکھین گے کہ انکی رائے پر لحاظ نہین کیا جاتا تو معزز اور با اثر لوگ اسکی شرکت پسند نہ کرین گے . . . . ہملوگ مشرقی تہذیب نہین بلکہ مغربی تہذیب اسکے طریقے، اسکے اُصول اور اسکے عمل کے قائمقام ہین" اور اسی قسم کی تقریر خود لارڈ مارلی نے ۲۶ - فروری ۱۹۰۶ء کو کی تھی اُنھون نے کہا کہ "مین ظاہر کرنا چاہتا کہ اُن مجالس شوریٰ پر کسی قسم کی ذمہ داری نہین ہوگی، اور مجھے اِس امر مین شک ہے کہ ان سے عمدہ نتیجے پیدا ہونگے"

غرضکہ اِس قسم کے خیالات کے مقابلے مین اِن مجالس کا قائم کرنا خلاف مصلحت معلوم ہوا اور گورنمنٹ ہند نے انھین اپنی تجاویز سے خارج کر دیا -

## لیجلیٹیو کونسل

۲۷ - اگست کی تجویز مین جو خیال غالب تھا وہ یہ کہ زمیندارون اور تاجرونکو شرکت کونسل کا زیادہ موقع دیا جائے - ہر کونسل مین سرکاری ممبرونکی تعداد غیر معمولی طور پر زائد رہے جیسا کہ ۱۸۹۲ء کے قانون کے بموجب ابتک ہوتا آتا تھا - جب اس تجویز پر اعتراضات ہوئے اور گورنمنٹ ہند نے تمام لوکل گورنمنٹون کی رائین حاصل کین تو دوبارہ غور شروع ہوا اور یکم اکتوبر ۱۹۰۸ء کو گورنمنٹ ہند نے اپنی دوسری مکمل تجویز سکریٹری

آف اسٹیٹ کے پاس روانہ کی۔ اس تجویز مین بھی غلبہ سرکاری ممبرونکا تمام کونسلونمین قائم رہا۔ اگرچہ اسکی نسبت بمقابلہ سابق کچھ کم ہوگئی۔ سکرٹری آف اسٹیٹ نے اسکا جواب اپنے مراسلہ ۲۷۔ نومبر ۱۹۰۸ء کے ذریعے سے دیا اور اُصولاً یہ قرار دیا کہ سوائے امپیریل کونسل کے اور کونسلونمین غیر سرکاری ممبرونکی کثرت رکھی جاسکتی ہے۔

جب یہ مراحل طے ہوگئے تو انڈیا کونسل ایکٹ پارلیمنٹ مین پیش ہوا۔ یہ بل اولاً ہاؤس آف لارڈ مین پیش ہوا۔ ۲۴۔ فروری کو دوسری بار پڑھا گیا اور ۴ مارچ کو دفعہ ۳[ل] کے خارج کیے جانیکے بعد کمیٹی مین پاس ہوگیا۔ ۹ مارچ کو لارڈ مارلی نے دوبارہ تحریک کی کہ دفعہ ۳ شامل کیجائے مگر یہ تجویز نامنظور رہوئی۔ ۱۱۔ مارچ کو تیسری بار پڑھا گیا اور پاس ہوا۔ ہاؤس آف لارڈ مین پاس ہونیکے بعد یکم اپریل کو مسٹر بکانن نے اس بل کو ہاؤس آف کامنس مین پیش کیا اور دوسری مرتبہ پڑھا گیا۔ ۱۹۔ اپریل کو دفعہ ۳ جسے ہاؤس آف لارڈ نے خارج کردیا تھا قدرے ترمیم کے ساتھ پھر داخل کیگئی۔ اور ۲۶۔ اپریل کو بل پاس ہوگیا۔ ۴۔ مئی کو ہاؤس آف لارڈ نے بھی دفعہ ۳۔ کا شمول منظور کرلیا اور بالآخر ۱۵ مئی کو شاہی منظوری حاصل ہوکر یہ مسودہ "قانون ہوگیا۔

اب اس قانون کے مطابق عملی صورت اختیار کرنیکے نسبت سکرٹری آف اسٹیٹ

[ل] منشا اس دفعہ کا یہ تھا کہ جن صوبونمین اگزیکٹیو کونسل نہین ہے انمین اگزیکٹیو کونسل مقرر کیجاسکتی ہو۔ اب اس ترمیم کے ساتھ یہ دفعہ منظور رہوئی ہو کہ جب کسی صوبہ مین ایسی کونسل مقرر ہو تا تجویز ہلوراسکے ساٹھ روز کے اندر ہاؤس آف لارڈ یا ہاؤس آف کامنس اسکے خلاف ملک معظم کو ایڈریس دین تو یہ اختیار عمل مین نہ آوے۔

اور گورنمنٹ ہند مین مراسلت شروع ہوئی - اور بہت جلد تمام فروعی اُمور طے ہو کر قواعد مرتب ہو گئے - ۱۰ نومبر کو سکرٹری آف اسٹیٹ نے اپنی منظوری دیدی اور ۱۵ - نومبر کو جدید قواعد شائع کیئے گئے - ان قواعد مین دو باتین خاصکر اہم ہین وہ یہ کہ صرف "گورنر جنرل کی کونسل مین سرکاری ممبرونکی کثرت رہیگی اور صوبونکی کونسل مین غیر سرکاری کثرت کا ہونا نہ صرف ممکن بلکہ لازمی ہی" (رزولیوشن گورنمنٹ ہند) دوسرے یہ کہ اہل پیشہ، مسلمان، زمیندار یوروپین تاجر اور ہندوستانی تاجر، ان لوگونکی نیابت کیلئے خاص قواعد معین کیئے گئے ہین"۔

بعض حصص مین یہ قواعد بہت زیادہ ناپسند کیئے گئے خاصکر بنگال سے مخالفت کی صدائین زیادہ بلند ہوئین - انتخاب در انتخاب کا قاعدہ تمام مہذب ممالک مین مذموم سمجھا جاتا ہی - امریکہ مین انتخاب پریسیڈنٹ تک ہین کوئی واسطہ درمیان مین حائل نہین ہوتا - برخلاف اسکے ہندوستان مین صوبے کی کونسلونکی جانب سے جو ممبر ویسرائے کی کونسل مین منتخب ہوتا تھا وہ چار واسطون سے وہانتک پہنچتا تھا - انتخاب ممبران منیو سپلٹی انتخاب قائم مقامان ممبران - انتخاب ممبر کونسل صوبہ - انتخاب ممبر کونسل وائسرائے - جدید قواعد سے صرف نمبر ۲ خارج کر دیا گیا ہے - بہت زیادہ امید تھی کہ اس قسم کی رکاوٹین رفع کر دیجائینگی لیکن یہ اُمید غلط ثابت ہوئی - اسکے ساتھ ہی جب ہم یہ دیکھتے ہین کہ چیمبرس آف کامرس، کاشتکاران نیل و چاء وغیرہ (جو علی العموم یوروپین ہین) اور مسلمانونکو یہ حقوق دیئے گئے ہین تو ہندو تعلیم یافتگان کی دلشکنی اور انکی شکایت کے بیجا ہونے مین کوئی صاحب فہم شک نہین کر سکتا - اگر مسلمان اپنے حقوق کو محفوظ رکھتے ہوے اس امر مین اپنے

ہندو بھائیونکی تائید کرینگے۔ تو یقیناً دونوں قوموںکے لیے مفید ہوگا۔

کونسلونکی انتہائی تعداد جو علاوہ وائسرائے گورنر یا لفٹنٹ گورنر اور اکس آفیشیو ممبران کے مقرر ہوئی ہو وہ حسب ذیل ہے!۔

کونسل وائسرائے (۶۰) کونسل گورنران مدراس وبمبئی اور لفٹنٹ گورنران بنگال، صوبجات متحدہ اور مشرقی بنگال وآسام ہر ایک (۵۰)۔ لفٹنٹ گورنران پنجاب برما اور جو بعد کو قائم ہو ہر ایک (۳۰)

## امپیریل کونسل

| | بموجب قانون ۱۸۹۲ء | بموجب تجویز ۲۴ اگست ۱۹۰۷ء | بموجب تجویز یکم اکتوبر ۱۹۰۸ء | بموجب ریزولیوشن ۱۵ نومبر ۱۹۰۹ء |
|---|---|---|---|---|
| اکس آفیشیو مع وائسرائے | ۹ | ۹ | ۹ | ۸ |
| سرکاری ممبر | ۶ | ۲۰ | ۲۳ | ۲۸ |
| غیر سرکاری ممبر (الف) نامزد شدہ | ۵ | ۷ | ۳ | ۸ |
| " " " (ب) منتخب شدہ | ۵ | ۱۸ [1] | ۲۸ [2] | ۲۵ [3] |

[1] بتقسیم ذیل چیمبرس آف کامرس (۲) غیر سرکاری ممبران کونسلہائے صوبجات (۷) امرا و زمینداران (۷) مسلمانان (۲)۔

[2] ازجانب کونسلہائے صوبجات (۱۳) ازجانب زمینداران (۷) مسلمانان (۵) چیمبرس آف کامرس کلکتہ وبمبئی (۲) قائمقامان ہندوستانی تاجران (۱) ازجانب کونسلہائے صوبجات بارہ ممبر بتقسیم ذیل ہونگے۔

مدراس، بمبئی ۲۔ صوبجات متحدہ ۲۔ پنجاب ۱۔ برما ۱۔ مشرقی بنگال وآسام ۱۔ صوبجات متوسط ۱۔ مسلمانونکے پانچ قائم مقام اسطرح لیئے جائینگے کہ بنگال، مشرقی بنگال وآسام، صوبجات متحدہ، پنجاب سے ایک ایک اور مدراس وبمبئی سے باری باری ایک۔

ہم ان تمام تجاویز کی تدریجی کیفیات عبارت مین دینے کے بجائے یہ زیادہ مفید سمجھتے ہین کہ شمار و اعداد مین ایک ایسا نقشہ دیدیا جائے جس سے ایک نظر مین تمام صورتین عیان ہو جائین۔

۱۹۱۳ مثل سابق صرف اتنے فرق کے ساتھ کہ زمینداروں کی جانب سے چھ ممبر ہونگے۔ زمینداران پنجاب کا قائمقام گورنمنٹ نامزد کرے گی اور تجارت ہند کے قائمقام نہین ہونگے۔ مسلمانونکے قائمقامونمین یہ ترمیم ہوئی کہ پنجاب خارج کر دیا گیا۔ وائسرائے خود ایک مسلمان کو نامزد کرینگے اور مدراس و بمبئی کو برابر حق دیا گیا۔

## تعداد ممبران کونسل مین تدریجی ترقی

| تفصیل ممبران | مدراس | | | بمبئی | | | بنگال | | | صوبجات متحدہ | | | مشرقی بنگال وآسام | | | پنجاب | | | برما | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | بموجب قانون ۱۸۹۲ء | بموجب تجویز لارڈ مارلی و لارڈ منٹو ۱۹۰۹ء | بموجب اصلاح جدید | بموجب قانون ۱۸۹۲ء | بموجب تجویز لارڈ مارلی و لارڈ منٹو ۱۹۰۹ء | بموجب اصلاح جدید | بموجب قانون ۱۸۹۲ء | بموجب تجویز لارڈ مارلی و لارڈ منٹو ۱۹۰۹ء | بموجب اصلاح جدید | بموجب قانون ۱۸۹۲ء | بموجب تجویز لارڈ مارلی و لارڈ منٹو ۱۹۰۹ء | بموجب اصلاح جدید | بموجب قانون ۱۸۹۲ء | بموجب تجویز لارڈ مارلی و لارڈ منٹو ۱۹۰۹ء | بموجب اصلاح جدید | بموجب قانون ۱۸۹۲ء | بموجب تجویز لارڈ مارلی و لارڈ منٹو ۱۹۰۹ء | بموجب اصلاح جدید | بموجب قانون ۱۸۹۲ء | بموجب تجویز لارڈ مارلی و لارڈ منٹو ۱۹۰۹ء | بموجب اصلاح جدید |
| اِکس آفیشیو | ۳ | ۳ | ۳ | ۳ | ۳ | ۳ | × | × | × | × | × | × | × | × | × | × | × | × | × | × | × |
| نامزد شدہ سرکاری | ۹ | ۲۰ | ۱۶ | ۹ | ۲۰ | ۱۴ | ۱۰ | ۲۳ | ۱۷ | ۷ | ۲۳ | ۲۰ | ۷ | ۱۸ | ۱۷ | ۴ | ۱۲ | ۱۰ | ۵ | ۸ | ۶ |
| " " غیر سرکاری | ۴ | ۴ | ۷ | ۳ | ۳ | ۷ | ۳ | ۳ | ۵ | ۲ | ۴ | ۹ | ۲ | ۳ | ۵ | ۵ | ۷ | ۹ | ۴ | ۷ | ۸ |
| منتخب شدہ | ۷ | ۱۹ | ۱۹ | ۸ | ۲۰ | ۲۱ | ۷ | ۲۰ | ۲۶ | ۶ | ۱۹ | ۲۰ | ۶ | ۱۵ | ۱۸ | × | ۵ | ۵ | × | × | ۱ |
| ماہران فن جو سرکاری یا غیر سرکاری ہو سکتے ہیں | × | × | ۲ | × | × | ۲ | × | ۶ | ۲ | × | × | ۲ | × | × | ۲ | × | × | ۲ | × | × | ۲ |
| حاکم صوبہ | ۱ | ۱ | ۱ | ۱ | ۱ | ۱ | ۱ | ۱ | ۱ | ۱ | ۱ | ۱ | ۱ | ۱ | ۱ | ۱ | ۱ | ۱ | ۱ | ۱ | ۱ |
| | ۲۴ | ۴۷ | ۴۸ | ۲۴ | ۴۷ | ۴۸ | ۲۱ | ۴۷ | ۵۱ | ۱۶ | ۴۷ | ۴۹ | ۳۱ | ۳۷ | ۴۳ | ۱۰ | ۲۵ | ۲۶ | ۱۰ | ۱۶ | ۱۸ |

## تفصیل ممبران منتخب شدہ

| تفصیل انتخاب | مدراس | | | بمبئی | | | بنگال | | | صوبجات متحدہ | | | مشرقی بنگال و آسام | | | پنجاب | | | برما | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | بموجب قانون ۱۸۹۲ء | بموجب تجویز کمیٹی ریفارم ۱۹۰۸ء | بموجب قواعد جدید | بموجب قانون ۱۸۹۲ء | بموجب تجویز کمیٹی ریفارم ۱۹۰۸ء | بموجب قواعد جدید | بموجب قانون ۱۸۹۲ء | بموجب تجویز کمیٹی ریفارم ۱۹۰۸ء | بموجب قواعد جدید | بموجب قانون ۱۸۹۲ء | بموجب تجویز کمیٹی ریفارم ۱۹۰۸ء | بموجب قواعد جدید | بموجب قانون ۱۸۹۲ء | بموجب تجویز کمیٹی ریفارم ۱۹۰۸ء | بموجب قواعد جدید | بموجب قانون ۱۸۹۲ء | بموجب تجویز کمیٹی ریفارم ۱۹۰۸ء | بموجب قواعد جدید | بموجب قانون ۱۸۹۲ء | بموجب تجویز کمیٹی ریفارم ۱۹۰۸ء | بموجب قواعد جدید |
| مجالس کارپوریشن دارالسلطنت | ۱ | ۱ | ۱ | ۱ | ۱ | ۱ | ۱ | ۱ | ۱ | × | × | × | × | × | × | × | | | × | × | × |
| میونسپلٹی و ڈسٹرکٹ بورڈ | ۴ | ۸ | ۸ | ۳ | ۸ | ۸ | ۳ | ۸ | ۱۲ | ۱۴ | ۱۰ | ۱۲ | ۳ | ۸ | ۸ | × | ۳ | ۳ | × | × | × |
| یونیورسٹی | ۱ | ۱ | ۱ | ۱ | ۱ | ۱ | ۱ | ۱ | ۱ | ۱ | ۱ | ۱ | × | × | × | × | ۱ | ۱ | × | × | × |
| چیمبرس آف کامرس | ۱ | ۱ | ۱ | ۱ | ۱ (کراچی) | ۲ (کراچی) | ۱ | ۱ | ۲ | ۱ | ۱ | ۱ | × | × | × | × | ۱ | ۱ | × | ۱ | ۱ |
| زمینداران | × | ۴ | ۴ | ۲ | ۳ | ۳ | ۱ | ۴ | ۵ | × | ۲ | ۲ | ۱ | ۲ | ۲ | × | × | × | × | × | × |
| کاشتکاران چاء و نیل وغیرہ | × | ۱ | ۱ | × | (مل) | ۱ (مل) | × | ۱ | × | × | × | × | × | ۱ | ۲ | × | × | × | × | × | × |
| ہندوستانی تجار | × | ۱ | ۱ | × | × | ۱ | × | (۲) | ۱ | × | ۱ | × | × | × | × | × | × | × | × | × | × |
| مسلمان | × | ۲ | ۲ | × | ۳ | ۴ | × | ۲ | ۴ | × | ۴ | ۴ | × | ۲ | ۴ | × | × | × | × | × | × |
| کمشنران بندرگاہ | × | × | × | × | × | × | × | × | × | × | × | × | ۱ | ۱ | ۱ | × | × | × | × | × | × |
| کاشتکاران جوٹ | × | × | × | × | × | × | × | × | × | × | × | × | × | ۱ | ۱ | × | × | × | × | × | × |
| | ۷ | ۱۹ | ۱۹ | ۸ | | ۲۱ | ۷ | ۲۰ | ۲۴ | ۶ | ۱۹ | ۲۰ | | ۱۵ | ۱۸ | ۰ | ۵ | ۵ | ۰ | ۱ | ۱ |

# حصہ دوم

ہم مجملاً لکھ چکے ہین کہ اس حصہ مین کیا کیا باتین شامل ہونگی۔ یہان خصوصیت کے ساتھ آٹوگراف کا ذکر کرنا چاہتے ہین۔ مشاہیر کی تحریر جو خود انکے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہو ہر زبان کے ادبی خزانہ کے بیش بہا جواہر ہوتے ہین۔ یورپ مین بہت بلیغ اہتمام اس امر کا کیا جاتا ہے کہ مشاہیر کی اصلی تحریرین محفوظ رہین وہان اکثر کتبخانون اور عجائب خانون مین یہ ذخیرہ جمع رہتا ہو۔ چونکہ وہان اس قسم کے کتبخانے اور عجائب خانے بہت کثرت سے ہین۔ ہر شخص ان تحریرات کو دیکھ سکتا ہو۔ ہندوستان کا حال بالکل اسکے خلاف ہو، سلف کی تحریرین اکثر ضائع ہوگئین اور ضائع ہوتی جاتی ہین۔ اس لئے ہمنے یہ ارادہ کیا ہے کہ ہر پرچہ مین موجودہ یا گذشتہ مشاہیر مین سے دو ایک کی تحریرات اُنکے اصلی خطوط مین شائع کیا کرین۔ ان تحریرات کا حاصل کرنا اور اصلی خطوط مین ان کا چھاپ دینا آسان کام نہین ہے اور شاید اُردو مین یہ پہلی کوشش ہے۔ ہمین اُمید ہے کہ ہمارے ناظرین اس قسم کی تحریرات کا پتہ دیکر ہماری اعانت فرمائین گے۔

# حضرت ریاض

حضرت ریاض کا جو بلند پایہ اردو شاعری مین ہی وہ سبکو معلوم ہی۔ تیس پینتیس برس سے انکی شوخی کلام لوگو
تڑپا رہی ہی۔ مگر ابھی تک انھون نے اپنا دیوان مرتب کرنے کی طرف توجہ نہین کی اور باوجود اپنے دوستون کے
اصرار کے وہ اس جانب سے لاپرواہ ہے۔ ایسی حالت مین انکے کلام کا جو حصہ بھی ملجائے غنیمت ہی بس جسقدر اشعار یاد
آئے اُنھین یکجا کرکے ردیف وار ترتیب دیدیا ہی۔ چونکہ اکثر وہی اشعار یاد رہجاتے ہین جنمین کچھ نہ کچھ ندرت ہوتی
ہی۔ اسلیے یہ مجموعہ انکے طرز خاص کا عمدہ نمونہ ہوسکتا ہے۔

ایک غزل بھی انھین کے خط مین درج کیجاتی ہی۔ چونکہ غزل وہ بہت ہاتھ روک کر لکھتے ہین اس لیئے
ان کے سواد خط کا اس سے پورا پتہ نہین ملسکتا۔ ہم آیندہ کسی موقع پر انکی کوئی تحریر نثر بھی شایع کرینگے۔
یہ غزل رامپور کے مشاعرے کے لیے کہی گئی تھی مگر اتفاق سے اسمین ایک پر لطف غلطی ہوگئی مشاعرے کا مصرع
طرح تھا ع سونگھتے ہین ایک سی بو دوست دشمن پھول مین ؛ مگر کسی اتفاق سے حضرت ریاض تک پہونچنے مین
اس مصرع نے یہ صورت اختیار کی ع سونگھتے ہین دوست دشمن ایک سی بو پھول مین ؛ ظاہر ہی کہ اس تغیر سے
کسقدر مشکل ہوگئی مگر ریاض نے اس سنگلاخ زمین مین جو پھول کھلائے ہین وہ دیکھنے کے قابل ہین۔
ایک سی بو پھول مین تین معنون مین آسکتا ہی۔ اول یہ کہ دو پھول ہین اور دونون مین
ایک سی بو ہے۔ (نمبر ۴-۱۱-۱۲) دوسرے یہ کہ ایک ہی پھول ہو اور اول سے آخر تک بو
ایک سی ہو۔ تیسرے یہ کہ ایک ہی پھول ہو اور مختلف لوگون کے لیے ایک ہی بو ہو۔ اور پھر
پھول دو معنی مین آسکتا ہی ایک بمعنی گل اور دوسرا بمعنی شراب۔ (نمبر ۲-۵-۷-۹-۱۱)

اس تمہیدی خیال کو پیش نظر رکھکر غزل کا لطف حاصل کیجیے۔

ہی پے شیخ و برہمن ایک سی بو پھول مین  
یاد ہین سب دوست و دشمن ایک سی بو پھول مین

ہی کہان اے اہل گلشن ایک سی بو پھول مین  
پھول سے اے[1] تم رنگ لو دامن ایک سی بو پھول مین

مدتین گزری ہین دستِ ناز سے پھینکے ہوے  
پھول ہی بالا مدفن ایک سی بو پھول مین

شاہد گل سے ہی کہتی ملتی جلتی دختِ رز  
ایک خو بو دونون پر فن ایک سی بو پھول مین

بوے گل سے اسقدر زینت ہی کیا اے شاخِ گل  
کیون نہ جھکے مینا کی گردن ایک سی بو پھول مین

آکے تم میرے دلِ پر داغ کی دیکھو بہار  
ایک سا ہی رنگ گلشن ایک سی بو پھول مین

بادہ رنگین مین موجِ بو کی حالت پائدار  
شیشے مین دیوار آہن ایک سی بو پھول مین

غنچہ دل مین ہمیشہ ایک سی بو ہے وفا  
کب ہی او گل بدامن ایک سی بو پھول مین

ایک سا دیکھا ہمیشہ دختِ رز کا رنگ و پ  
دہ جوانی ہو کہ بچپن ایک سی بو پھول مین

یار کے لب کی مسی مین رنگ و بو یکسان مدام  
تو دکھا دے ہمکو سوسن ایک سی بو پھول مین

سنکے یہ بوے گل و مے مست دونون ایک سے  
بول اٹھی ساقی کی چتون ایک سی بو پھول مین

شاہدِ گل کیطرح رنگین لباس و عطر بیز  
ایک سا ہی رنگ دامن ایک سی بو پھول مین

ڈر خزان سے معصیت کارون کا گلشن اے ریاض  
پھول ہی ہر داغ دامن ایک سی بو پھول مین

[1] بعد کو بدل دیا

جناب منشی ... صاحب آپ سالانہ العصر میں مجھ بے زبان کو بھی کچھ حصہ دینا
چاہتے ہیں یہ غزل بطور رشحہ قلم ... سمجھ کر شامل فرمائیے

ریاض

ہے پئے شیخ و برہمن ایک سی بو پھول میں
پاتے ہیں سب دوست دشمن ایک سی بو پھول میں

ہے کہاں اے اہل گلشن ایک سی بو پھول میں
پھول سے رنگتا ہے دامن ایک سی بو پھول میں

مدتیں گزری ہیں دست ناز سے چھینکے ہوئے
پھول ہے بالائے مدفن ایک سی بو پھول میں

شاہد گل سے ہے کتنی ملتی جلتی دختر رز
ایک خوشبو دونوں میں ہے ایک سی بو پھول میں

بوئے گل پر اسقدر تکتی ہے کیا اے شاہد گل
کیوں جھکے مینا کی گردن ایک سی بو پھول میں

آکے تم میرے دل پر داغ کی دیکھو بہار
ایک سا ہے رنگ گلشن ایک سی بو پھول میں

بادۂ رنگیں میں موج بو کی حالت پائدار
شیشے میں دلوار آہن ایک سی بو پھول میں

غنچۂ دل میں ہمیشہ ایک سی بوئے وفا
کب رہی او گل بدامن ایک سی بو پھول میں

ایک سا دیکھا ہمیشہ دختر رز کا رنگ روپ
وہ جوانی ہو کہ بچپن ایک سی بو پھول میں

یار کے لب کی مسی میں رنگ و بو یکساں مدام
تو دکھا دے ہم کو سوسن ایک سی بو پھول میں

سن کے یہ بوئے گلشن میں مست دونو ایک سے
بول اٹھی ساقی کی چتون ایک سی بو پھول میں

شاہد گل کی طرح رنگیں لباس و عطر میں
ایک سا ہے رنگ دامن ایک سی بو پھول میں

بے خزاں ہے صحبت کاروں کا گلشن اے ریاض
پھول ہے ہر داغ دامن ایک سی بو پھول میں

دستِ شفقت کس طرح ایک رند نے پھیرا ریاض
بیٹھکر یادِ حق میں جھومنا جاتا رہا

اے عندلیب تنگ اُڑا میری آہ کا
تقلید مین بھی کچھ ہے اسی آہ کا اثر

فتنے کو پوچھتا ہی کوئی اس ادا کے ساتھ
چھوٹا سا وہ ریاض کا اخبار کیا ہوا

مقصود ہی کوئی نہ پیے وہ حریص ہون
واعظ ہوا مین رند قدح خوار کب ہوا

پی کر بھی جھلک نور کی منھ پر نہین آتی
ہم رندون مین جو صاحب ایمان نہین ہوتا

وہ حشر مین بھی سر بگریبان نہین ہوتا
کافر نہین ہوتا ہے پشیمان نہین ہوتا

نذر اُس بت کے ہوا یان یہ کچھ دور نہ تھا
اپنے اللہ کے صدقے اُسے منظور نہ تھا

نہ آیا ہمین عشق کرنا نہ آیا
مرے عمر بھر اور مرنا نہ آیا

اللہ ہو جو شب کو بھی ہو شغل مے ریاض
منہ صبح ہوتے دیکھ لیا روزہ دار کا

ریاض اک مرد آخر بین ہو تم بھی
سمجھکر عاقبت برباد کرتا

خدا کی مار ریاض اس ترے تعشق پر
کہ سُن کے ذکر بتان آدمی نہین رہتا

یہ اپنی وضع اور یہ دشنام مے فروش
سُن کر جو پی گئے یہ مزا مفلسی کا تھا

بِک گیا عمامہ ہو کر رہن سے
بوجھ اُترا سر سے جھگڑا تو چکا

آفتاب حشر کب چمکا ریاض
داغ مے دامن سے جب یہین دھو چکا

کبھی کچھ رات گئے اور کبھی کچھ رات رہی
ہمنے ان پردہ نشینونکو نکلتے دیکھا

غیر کے گھر سے جھجکتے ہوئے کیون نکلے تھے
رُکتے دیکھا تمھین پھر چھپکے نکلتے دیکھا

دنیا کی پڑ رہی ہین نگاہین ترے ریاض پر
کس نوک کا جوان ہے کس آن بان کا

اس واسطے کہ آو بغلگیر میکدے مین ہو
پوچھا جو گھر کسی نے تو کعبہ بتا دیا

پھرتا تھا اُس گلی مین عجب وضع سے ریاض
اک پشت خار ہاتھہ مین اور سر گھٹا ہوا

لُٹ گئی شب کو وہ شی جسکو چھپاتی تھے بہت
ان حسینون سے کوئی پوچھے کہ کیا جاتا رہا

پاؤن تو ان حسینون کا مُنھ چوم لون ریاض
آج انکی گالیون نے بڑا ہی مزا دیا

کعبہ سنتے ہین کہ گھر ہی بڑے داتا کا ریاض
زندگی ہے تو فقیرون کا بھی پھیرا ہوگا

ارے لیلی یہ سمجھہ کر کہ ترا عاشق ہے
تیرے ناقے نے کیا قیس سے غمزہ کیسا

قرض لایا ہے کوئی بھیس بدل کر شاید
میفروشون کا ہے واعظ سے تقاضا کیسا

گھر مین دس ہون تو یہ رونق نہین ہوتی گھر مین
ایک دیوانے سے آباد ہے صحرا کیسا

کیا کرون اے آرزوی دید و اے شوق وصال
نامہ بر تو عمر بھر جاتا رہا آتا رہا

ہم اُڑ کر بھی نہ پہنچین ہمسے اتنی دور ہو جانا
مبارک شاخ گل کو شاخ نخل طور ہو جانا

وہ راتین یاد آتی ہین وہ باتین یاد آتی ہین
مرا کھُل کھیلنا ظالم ترا مجبور ہو جانا

عالم ہُو مین کچھہ آواز سی آجاتی ہے
چپکے چپکے کوئی کہتا ہے فسانہ دل کا

شوخی سے ہر شگوفے کے ٹکڑے اُڑا دیے
جس غُنچہ پر نگاہ پڑی دل بنا دیا

کہتے ہین خوب کہی ہم نہ ستائین تمکو
تم جو پاؤ تو ستاؤ ہمین کیسا کیسا

مے چُرانے مین ہمین ہے ید طولی کیسا
ہم اُڑا لائے سبو آج اچھوتا کیسا

اپنے دیوانون سے سُن لو تم فغان عندلیب
مدتون مین جاکے سیکھے ہین زبان عندلیب

رہ گئے تھے کبھی ہم جاکے یونہین رات کی رات
مدتون یاد رہی ہمکو خرابات کی رات

یہ بدلنے کے نہین لاکھہ زمانہ بدلے
مجھہ سے بدبخت کا دن غیر سے بدذات کی رات

مے بھی تھی یار بھی تھا وصل کا سامان بھی تھا
رہ گئی آج بھی محتاج اُسی بات کی رات

لمبی ڈاڑھی نے آبرو رکھہ لی
قرض پی آئے اک دکان سے آج

کس مزے کی ہوا مین مستی ہے
کہین برسی ہے آسمان سے آج

تری اُٹھان ترقی کرے قیامت کی
ترا شباب بڑھے عمر جاودان کی طرح

یہ کسکے سایۂ دیوار نے پیس ڈالا ہے
یہ کون ٹوٹ پڑا مجھہ پر آسمان کی طرح

فرہاد نہ جاتا ہو کہین قیس سے مل کر
یہ کون چلا کوہ کے دامن سے نکل کر

ہم آگئے ہم پا گئے ہم لے گئے اُن کو
وہ کھوئے گئے کوچۂ دشمن سے نکل کر

پہنے کفنی کیا یہ ریاض آئے حرم مین
یا کوئی بزرگ آئے ہین مدفن سے نکل کر

فریاد جنون اور ہے بلبل کی فغان اور
صحرا کی زبان اور ہے گلشن کی زبان اور

دن کو روزہ عید شب کو ہے عجب شغل ریاض
رات بھر پیتا ہے یہ مرد مسلمان آجکل

شگفتہ پھول حسینون کے ہار کے قابل
جو خشک ہون تو ہمارے مزار کے قابل

او خود آرا سے بزم یکتائی
اہل حشر انتظار کرتے ہین

عبث امید محشر پر ہمارے دن گذرتے ہین
وفا ہوتا ہے غیرون سے جو وعدہ ہمسے کرتے ہین

دیکھکر ہنستے ہو کیا تم صورتِ پاکِ ریاض
یہ بہت پہونچے ہوئے اللہ والے لوگ ہین

خدا کرے کہین موقع سے مجکو مل جائین
مجھے حسین بہت پارسا سمجھتے ہین

ہاتھہ سے گلچین کے جھٹکے کون کھائے
شاخ گل پر آشیانا کچھہ نہین

ریاض اک چلبلا سا دل ہو ہم ہون
حسینون کی بھری محفل ہو ہم ہون

نظر بچائے بغل مین دبائے شیشۂ مے
کہین ریاض بھی پینے پلانے جاتے ہین

ریاض باتون مین اپنی اگر نہین جادو
پری کو شیشے مین یون ہی اُتار لیتے ہین

یہ جو ہم کھل کے مے نہین پیتے
خوف آمرزگار کرتے ہین

ہم لاکھ پارساؤن مین اک پارسا سہی
موقع سے تمکو پائین تو بتلاؤ کیا کرین

وہ خوش کہ فریب اِسکو دیا ہمکو تسلّی
دونون کو مزے آتے ہین پیمان وفا مین

اُٹھے کبھی گھبرا کے تو میخانے کو ہو آئے
پی آئے تو پھر بیٹھ رہے یاد خدا مین

وہ بیٹھے ریاض آج تو کچھ جھوم رہے ہین
اب یہ بھی گنے جاتے ہین مردان خدا مین

بڑے پاک طینت بڑے صاف باطن
ریاض آپکو کچھ ہمین جانتے ہین

یہ پاس پردہ نشینون کا ہو کہ نالے بھی
جو اونچے ہوتے ہین پردہ پکار لیتے ہین

مے بھی پیتے ہین ریاض آپ باین ریش سفید
ہائے یہ نور کی شکل اور سیہ کارون مین

تڑپنے والون مین بھی تفرقہ ہے
قفس مین ہم ہین بجلی آشیان مین

ہے آگ لگی آگ لگے اسکے اثر کو
جاتا ہو کہان نالۂ دل پھونک کے گھر کو

ہم بند کیے آنکھ تصور مین پڑے ہین
ایسے مین کوئی چھم سے جو آجائے تو کیا ہو

وہ جرم ڈھونڈھ ڈھونڈھ کے کرتا ہون راتدن
لکھین جو کاتبان عمل تو گناہ ہو

چلتے ہین جب ریاض تو کچھ جھومتے ہوے
جیسے پیے ہوئے کوئی مست شراب ہو

اک شے ہے بہر فاتحہ از قسم شہد و شیر
اس فاتحہ کا بادہ کشون کو ثواب ہو

ڈر ہے کہ اسنے خون کسی کا کیا نہو — اتنا بھی شوخ ہاتھہ کا رنگ حنا نہو

ایسی بھی رات کیا کہ رہے دن مین تیرگی — آئی ہوئی فلک سے یہ کوئی بلا نہو

کہنا کسی کا ہاے وہ جھنجلا کے ناز سے — کمبخت ہاتھہ چھوڑ کوئی دیکھتا نہو

دینا ہے تو دے راہ خدا جام مین ساقی — صدقے ترے چلّو سے ہمین پی نہین آتی

مۓ رنگین کا ساغر چھپ نہین سکتا چھپانے سے — بڑا دھبا یہ تجھپر جامۂ احرام آتا ہے

ریاض انکو کہین چھیڑا ہی تمنے ہم نہ مانینگے — وہ تم کو کوستے ہین جب تمھارا نام آتا ہے

جھوٹی کرکے مجھے دی تو نے شراب ای ساقی — یہ یونہی تیز تھی اب ہوش ربا اور ہوئی

ایک جھونکے نے الٹ دی طرب انگیز بساط — ای ریاض آج سے دنیا کی ہوا اور ہوئی

بادہ نوشون مین نیا پیر طریقت ہی ریاض — جو نہو کم ہے اب اس مرد خدا کے چلتے

ریاض اک عمر گذری دیر مین آئے مگر اب بھی — حرم مین گونجتی پھرتی ہی راتون کو اذان میری

ہماری نظر حشر مین شیخ پر تھی — وہ سر پہ لیے حوض کوثر نہ نکلے

نہ بوسے کوئی گورکن کی لحد پر — کہین لیکے دیوانہ پتھر نہ نکلے

خدا حافظ ہے میخانے مین اس وستاکا وعظ — کہین کراتو جبّہ دونون ہاتھون سی سنبھالی ہی

ریاض اک چیز تھے انسان اگر ہوتے قرینے کے — مرنے کے شخص ہین لیکن طبیعت لاابالی ہی

ریاض اب کہان وہ جوانی کا عالم — گلے سے لگاتے جوانی جو ملتی

پی لی تھی کچھ کہ چین سے گذرے شب لحد — دن ڈھل چکا ہے حشر کا ابتک خمار ہی

وہان میکشی سے مے پرستی رہی — یہان عمر بھر فاقہ مستی رہی

مین مرکے جیا ہون کہین پھر جان نہ جائے
محشر مین تو خنجر کف قاتل مین نہین ہے

ہمنے دیکھا طرف میکدہ جاتے تھے ریاض
ایک عبا پہنے عصا تھامے عماما باندھے

موقع سے بھی پاتے ہین تو کچھ بن نہین آتی
ہمسے تو یہ معشوق ستائے نہین جاتے

چلے آتے ہین خوش خوش کسکے گھر سے
وہ ہنستے کھیلتے باد سحر سے

صیاد نے کب ناوک بیداد لگایا
جب اُڑنے کو ہم شاخ سے پر تول رہے تھے

پھرین تو جی کی ٹھہری ہون مہ معشوق سے تاب
ریاض اچھی کہی پہلے چلو ہو آئین لندن کو

چھانٹا وہ دل کہ جسکی ازل مین نمود تھی
پسلی پھڑک اُٹھی نظر انتخاب کی

کیا بات ہے ریاض تمھارے کلام کی
رنگینی کلام کے قربان جائیے

اُٹھے فتنے نگاہ خشمگین سے
گلے ملتے ہوے چین جبین سے

ہے مسلمان وضع انکی کافر ریاض
دانۂ تسبیح ہین زنار مین

نگہ سے بڑھ کے ہین گستاخ دست شوق مرے
نہ کوسیے گا ذرا ہاتھ اُٹھا اُٹھا کے مجھے

یہ کیا مذاق فرشتون کو آج سوجھا ہے
ہجوم حشر مین سے آئے ہین بلا کے مجھے

ابھی چپ ہون محشر مین افشا کرونگا
حسینون کے راز نہان کیسے کیسے

وہ مین ہون آج زمانے کو ناز ہے جسپر
ریاض دھوم ہے جسکی وہ ہے زبان میری

کسکی نگاہ لڑ گئی انکی نگاہ سے
طوفان تجلیون کا اٹھا جلوہ گاہ سے

گلون کے پردے مین شکلین ہین جبینونکی
یہ ڈالیان ہین کہ ہین ڈولیان حسینونکی

پائین تو اے حسینو تمکو رُلا کے چھوڑین
ہین یہ ریاض ایسے انکو ترس نہ آئے

جان لو کچھ گذر گئی اُس پر
مُنہ چھپا لئے جو کو ستا جائے

چھپا کر رات کو رکھ آئے مزاہد کے حجرے مین
جو جا کر صبح کو دیکھا تو بوتل نصف خالی تھی

ہو ریاض اک جوان مست خرام
نہ پیے اور جھومتا جائے

شرماؤ ریاض میکشی سے
لمبی ڈاڑھی ہے ہاتھ بھر کی

جتنے ہین معشوق مل جائین ہمین
ہین یہ سب کافر ہمارے کام کے

کس شان سے ریاض عصا ٹیکتے ہوے
آئے ہین میکدے مین ابھی خانقاہ سے

میری شوخی دیکھنا وقت اذان
کان چپکے سے موذن کے لئے

دل بیمار کا سنبھلنا کیا
دیکھ لو پیار کی نگاہون سے

اس طرح کہ گھنگرو کوئی چھاگل کا نہ بولے
جب چھم سے چلین گود مین چپکے سی اُٹھا لی

اتنا نہین جو تیری کڑی آنکھ سنبھالے
آئینے مین بال آئے نہ اے گیسوون والے

مسکی ہوئی محرم ہے کوئی آنکھ نہ ڈالے
آنچل سے چھپا لے ارے آنچل سی چھپا لے

ان حسینون کو بنایا ہے خدا نے اے ریاض
جھوٹے وعدے کیلئے جھوٹی قسم کیواسطے

ریاض ایسا گیا گذرا نہین جو شان جانے دے
گدائی کے لیے وہ لیکے جام جم نکلتا ہے

دیدۂ و دل ہین کام کے دونون
وقت پر جو مزا دکھا جائے

اُڑتے ہوے میخانے چلے آتے ہین لاکھون
اُٹھتی ہوئی ساون کی گھٹا اور ہی کچھ ہے

کسی سے وصل مین سُنتے ہی جان سوکھ گئی
چلو ہٹو بھی ہماری زبان سوکھ گئی

ہمنے اپنے آشیان کے واسطے
جو چبھے دل مین وہی تنکے لیے

بھٹکا ہوا خیال ہے عقبیٰ کہین جسے
بھولا ہوا سا خواب ہی دنیا کہین جسے

ہے لباس پارسائی پردہ پوش
زیر دامن جام صہبا چاہیے

حسن پر حسنِ تبسم جانِ حُسن
جب ہنسین منہ چوم لینا چاہیے

دل کے بدلے مجھے پہلو مین ریاض
اک حسین اچھے سے اچھا چاہیئے

کاٹے کٹتی نہین مجھ مست سے برسات کی رات
میکدے والی ملے آج تو کچھ کام چلے

باندھکر سبز عمامہ جو بڑھا اور ریاض
حضرت خضر سے اچھی رہی صورت میری

زمزمی سے جام مین گر گیا پانی سوا
تھی مری قسمت کی جتنی آج سب پانی ہوئی

آج سر پر لیے میخانہ ریاض آتے ہین
کوئی کہہ آئے ذرا اہل حرم سے پہلے

اڑ گئے فتنۂ محشر سے ترے نقش قدم
اک قیامت ترے کوچے مین بپا اور ہوئی

چومینگے ہم سنگ اسود چھوڑکر روے بتان
عقل پر پتھر پڑین اب عزم بیت اللہ ہی

میری توبہ نے بنایا ہے خرابات اسکو
میکدہ باغ ارم تھا مرے دم سے پہلے

کیا اُدھر ہو کے بہا ہی کوئی دریائے شراب
جھومتی قبلہ سے کیا مست گھٹا آتی ہی

جہان دل تھا وہین ہی تربت دل
شکن ہی اُن کے دامن مین پڑی ہی

تو بڑی وہ ہی کوئی تجکو نہ تھوڑا جانے
اے حنا خوب تجھے آگ لگا آتی ہے

قحط تھا کتنے مزے کا حُسن ارزان بک گیا
اس گرانی مین مزے آئے وہ ارزانی ہوئی

میرے ہمسایے مین عشرتکدۂ غیر کہان
آپ گھر بھول گئے راہ گذر بھول گئے

مختصر وقت کچھ اس لطف سے گذرا شب وصل
ہجر کی رات کے ہم چار پہر بھول گئے

# عطرِ سخن

## فصیح الملک (مارہرہ - اگست ۱۹۰۹ء)

جو عاقل ہین وہ کب ہوتے ہین گاہک جنسِ اُلفت کے — عارف — یہ سودا کون لیتا ہی؟ اِسے نادان لیتے ہین

ایک آسمان کا ظلم ہو تو اُسکو سہہ بھی لون — نوح — ساتون جُھکے ہوئے ہین مرے امتحان پر

دشمنِ جان ہے تری کون ادا کیا کہیئے — حفیظ — سیکڑون بھیس بدلتی ہے قضا کیا کہیئے

کون میری سی کہے گا سرِ محشر اے دل — فدا — وہ جدھر ہوگا اُدھر ساری خدائی ہوگی

اُس بُتِ کافر کو بھی دو بھر مجھے بھی ناپسند — سیف — کسکا ہو کر اَب رہے یارب مرا ناشاد دل

گئے جب وہ لبِ دریا پئے تعظیم اُٹھ اُٹھ کر — مائل — قدم لینے کو آئے ہین حباب آہستہ آہستہ

جانِ جہان سمجھکے تمھین ہمنے چُن لیا — احسن — کیا اَب دھرا ہے آنکھ جو ڈالین جہان پر

## پیامِ یار (لکھنؤ - اکتوبر ۱۹۰۹ء)

اپنی محفل سے نکلواتے کبھی غیر کو بھی — آشفتہ — کوئی تو میرا بھی ارمان نکالا ہوتا

لب پر اپنے کبھی شیون کبھی نالہ ہوتا — امید — اور یہ سیر کوئی دیکھنے والا ہوتا

پندِ واعظ کا اثر دل مین متین کے ہوتا — متین — مُنھ اگر ریشِ مخضب سے نہ کالا ہوتا

دخترِ رز کی کسی طرح نہ جاتی حرمت — تسلیم — شیخ صاحب نے اگر ہاتھ نہ ڈالا ہوتا

آئنہ دیکھ کے وہ حُسن پر اپنے غش ہین عاصی ہائے ایسے مین کوئی دیکھنے والا ہوتا

ناز کمبخت کو کیون ساتھ لگا لائے ہو ایسے موذی کو شبِ وصل تو ٹالا ہوتا

خوب تھا داغِ محبت جو مرے ہاتھ آتا لائق خانہ گورہین بس اُس کا اُجالا ہوتا

برسات مین گھٹا جو بھری میکدے کے سمت حاذق زاہد نکل پڑا وہین بس خانقاہ سے

مرنے کے بعد عشق نے ایسا اثر کیا حسرت ٹپک رہی ہے کسیکی نگاہ سے

سوجھی نشے کی دُھن مین طوافِ حرم کی خوب خاطر داخل ہوئے ثواب مین میکش گناہ سے

**تحفہ** (احمد آباد۔ نومبر ۱۹۰۹ء) مصرع طرح۔ ہر سال عُرس پیرِ مُغان کا ہوا کرے۔

ساقی رواج چاہیئے روحِ شراب کا اطہر جاندار بط کی طرح بطِ مے اُڑا کرے

ہمکو تو محتسب کا بھی دل توڑنا نہین اچھا ہماری آڑ مین آکر پیا کرے

سمجھائے ناصح اس بُتِ کافر کو جاکے کچھ آرزو مجھکو نصیحت آکے نہ بہرِ خدا کرے

ہر سال عُرس پیرِ مُغان کا ہوا کرے ہم میکشونکو مُفت کی یارب ملا کرے

خنجر کو قاعدہ ہے کہ پتھر چٹاتے ہین تمیز وہ اپنی چشمِ شوخ نہ کیون سرمہ سا کرے

رندون سے دخترِ رز کرے کسواسطے گریز رونق قاضی سے اُسکو چاہئے بیشک کھنچا کرے

**نیرنگ** (رامپور۔ جولائی ۱۹۰۹ء) مصرع طرح۔ سب کچھ ہی مل گیا مجھے تم مجھسے کیا ملے۔

مسجد کے راستے سے نہ جاؤنگا میکدے برتر ممکن ہے راہ مین کوئی مردِ خدا ملے

چھپکر گیا تھا میکدے تنہا وہان سبھی تسلیم پیرِ مُغان کے پاس بہت پارسا ملے

تڑپون جو زیرِ خاک نیا حشر ہو بپا سر پر نہو فلک نہ زمین کا پتا ملے

آئے ہین پھول باغ مین آ سال بھر کے بعد — کیونکر گلے نہ دوڑ کے بادِ صبا ملے

مین دل جلاؤن جب بھی نہ وہ دلربا ملے — جادو — موسیٰ جلائین طور تو قربِ خدا ملے

بعد فنا بھی خیر سے تنہا نہین ہین ہم — رسا — بند ونسے چھٹ گئے تو فرشتون مین جا ملے

وہ زخم دو کہ زخم کے لب پر دعا بھی ہو — نقشِ جفا کے پاس ہی نقشِ وفا بھی ہو

قاتل اِدھر تو آ ترے ہاتھونکو چوم لون — صبر — یہ ہاتھون ہاتھ پہلے مجھے خونبہا ملے

کامل ملے فقیر ملے پارسا ملے — ہلال — اِن سب سے ملچکا ہون مجھے اب خدا ملے

## اردوئے معلّیٰ (علیگڈھ - نومبر سنہ ۱۹۰۹ع)

گلشن کو ہجرِ یار مین صحرا بنایئے — ثاقب — ہر اِک روش کو خونِ جگر سے سجایئے

اِک چیز تھی کہ ساتھ گئی اِک حبیب کے — اُس عہدِ دلفریب کو کیونکر بلایئے

اب عشق کا وہ حال نہ ہی حسن کا وہ رنگ — حسرت — باقی سے ہے فقط عہدِ تمنّا کا فسانہ

کوئی بھی پرسان نہین حالِ دلِ رنجور کا — یہ ستم دیکھو دیارِ شوق کے دستور کا

حسرت بہت ہے مرتبۂ عاشقی بلند — تجھکو تو مفت لوگون نے مشہور کر دیا

## تصویرِ یار (احمد آباد - نومبر سنہ ۱۹۰۹ع)

مین گدا ئے مست ہون مشربِ رندانہ ہی — ثاقب — میکدہ جھولی ہی کاسہ بھیک کا پیمانہ ہی

ایسا غمون نے چوس لیا میرے جسم کو — شمشاد لکھنوی — جسطرح پھینکدے کوئی ہڈی چچوڑ کے

کچھ تعلق تو رہے خیر عداوت ہی سہی — اخگر — وہ کرین ظلم تو کیا کم ہی عداوت انکی

حسینون کی ہی سادگی بھی غضب کی — رسوا — یہ انداز ہین دلکے لیجانے والے

ادنیٰ سے التفات ہوا اعلیٰ کو کس طرح  نادان  ملتا بھی ہے زمین سے بھلا آسمان کہین

پرسشِ اعمال سے مقصد تھا رسوائی مری  اقبال  ورنہ ظاہر تھا سبھی کچھ کیا ہوا کیونکر ہوا

عجب نہین جو قیامت کے روز سنگ لحد  جلال  مری لحد سے گناہونکی فرد ہوکے اُٹھے

اصلاح سخن (لاہور ستمبر ۱۹۰۹ء) مصرعۂ طرح۔ وہ بے چلے ہی مجھے پائمال کر بیٹھے۔

قدم قدم پہ ہین گلزار دہر مین کانٹے  طالب  یہان جو بیٹھے کوئی دیکھ بھال کر بیٹھے

ہم اور آپ کا شکوہ کرین خدا کی شان  حفیظ  حضور خیر ہے یہ کیا خیال کر بیٹھے

وہ بے سوال ہی عذر وصال کر بیٹھے  رسا  حلال کرنیسے پہلے حلال کر بیٹھے

عدو کا ذکر کچھ ایسا گناہ بھی تو نہ تھا  ملال کرنے کو کوئی ملال کر بیٹھے

فنا ہوئے تو یہ ہستی کا راز ہمپہ کھُلا  وجاہت  وہ ایک خواب تھا جسکا خیال کر بیٹھے

## رُباعیات

اے عاشق ورا ہرا ز تو در نالہ و آہ  ولی  نزدیکِ تو و دور ترا حال تباہ

کس نیست کہ از تو جان تواند بردن  آزا ہمہ قتل کشتی این را بہ گناہ

زندان گاہے ملک جہان می بازند  ولہ  گاہے بہ نگاہے دل و جان می بازند

این طور قمار را نہ چند است و نہ چون  ہر طور بر آید آنچنان می بازند

قاضی میر حسین سرذی

تا چشم بہم زدیم این چرخ کبود  ہفتاد و دو سالہ عمر بر من پیمود

فریاد کہ فریاد نمیگرد دست  افسوس کہ افسوس نمید ارد سود

# خلاصۃ الرسائل

## نمبر ۱ - اُردو

**مخزن** (دہلی - نومبر ۱۹۰۹ء) "مشرق و مغرب" مولوی جواد علی خانصاحب
عالی کے اہم مضمون کا صرف ایک جزو اس رسالے مین شائع ہوا ہے جسمین یہ ثابت
کرنیکی کوشش کیگئی ہے کہ "عربون نے یونان سے اتنا استفادہ نہین کیا جتنا اہل فرنگ
نے عربون سے کیا" اور اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ "آغاز ترقی ہی سے عربون کے دماغی
اور ذہنی مطلع پر روشنی پیدا ہوگئی تھی جو بات یورپ کو مدتون بعد حاصل ہوئی" یہ نتیجہ چار
مقدمات کی بنا پر قائم کیا گیا ہے (۱) "تصنیف و تالیف پر بہ سبب نقل و ترجمہ زیادہ اہتمام
کیا گیا" (۲) "خوشہ چینی کے لیے دامن نیاز زیادہ وسیع نہین ہوا" (۳) "مترجمین
نقالون کا شمار بمقابلہ مصنفین و مولفین کم رہا" (۴) "اجتہاد و استقراء پر زیادہ مدار رہا"
اسمین سو کتابون کے نام دیئے گئے ہین جو عربی سے یورپین زبانون مین ترجمہ ہوئین
اور بارہ اسلامی نام دیئے گئے ہین جنکی ہیئتین یورپین زبانون مین بدلگئی ہین۔
یہ مضمون بوجہ اپنی اہمیت کے خاص طور پر قابل غور ہے۔

"حرم و یورپ"

محمد رؤف علی صاحب نے لندن سے یہ مضمون لکھا ہے۔ جسمین یہ ظاہر کیا ہے کہ حرم کے نسبت یورپ کا جو خیال عرصہ تک رہا ہے وہ اب کچھ کچھ بدلنے لگا ہے۔ اور اسکے ثبوت مین اُنھون نے ایک عیسائی عورت (ڈورو میٹر اووکا) کے ایک مضمون کا ترجمہ شائع کرایا ہے "یہ عورت خود روم کی رہنے والی ہے۔ اتفاقات زمانہ سے اس کا امریکہ جانا ہوا اور چھ سال کے قیام کے بعد اب معاودت وطن کی ہے" وہ دل ہی دل مین اپنی پُرانی ہمجولیون کا امریکہ کی لڑکیون سے مقابلہ کرتی ہے۔ جو فرق نظر آتا ہے وہ ترکی لڑکی کے اعلیٰ صفات ہین۔ اہل یورپ جس چاردیواری کو قیدخانے کی سنگین فصیل تصوّر کیئے بیٹھے تھے وہ اصل مین باغ دیوار نکلی" اسی پرچے مین حکیم اکلیوپول وھا کوی کالیداس کی مختصر سوانح عمریان بھی ہین۔

**اُردوی معلّیٰ** (علیگڈھ نومبر ۱۹۰۹ء) ع یار رفتہ باز آمد وباوصل قرارے بکند۔

سلسلۂ تذکرۃ الشعرا مین شاہ حاتم کا تذکرہ ہے "خیر اکبر در شہر اکبر" مسٹر بپن چندرپال کا ایک مضمون مطبوعۂ رسالۂ سوراج سے ترجمہ کیا گیا ہے۔ اور اکتوبر کے پرچے مین جو حصہ چھپنے سے باقی رہگیا تھا وہ اس پرچے مین چھپا ہے۔ اسمین ہندوستان کے آئندہ پالٹکس سے بحث ہے۔ مسئلہ ہندو و مسلمانان کے نسبت یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ "بہرحال وطن پرستان ہند کو کسی نہ کسی روز یہ مسئلہ ضرور حل کرنا ہوگا۔ ہندوٗن کو تو یہ ماننا پڑیگا کہ سلطنت ہند کی عام زندگی مین مُسلمان بھی انکے ہم پلّہ ہین اور مسلمانون کو علیحدگی کا خبط اور

افضلیت کا گمان دماغ سے نکالنا اور ہندوستان کی قوم الاقوام (وہ قوم جو مجموعہ ہوگی بہت سی قومونکا) کے ایک جزو کی حیثیت سے اپنے جائز مرتبہ کو قبول کرتا ہوگا۔"

**ضیاء الاسلام** (بابت نومبر ۱۹۰۹ء) "قدیم عرب اور اُسکی اصلاح"۔ اِس مضمون مین مولانا نورالدین صاحب نے یہ ثابت کیا ہے کہ جس زمانے مین جس اصلاح کی ضرورت ہے اُسکا سامان خود بخود فطرتاً مہیا ہوجاتا ہے۔ خدائے تعالیٰ کی فطرت کا تقاضا ہے کہ جب کسی چیز کی ضرورت دُنیاوالون کو ہوتی ہے تو وہ اپنی عین عنایت سے اپنے جاہ وجلال کے ساتھ زمین کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اُن رکاوٹون کو دور کردیتا ہے جو اُس شئے کے حصول سے مانع ہوتی ہین اور یہ عادت خداوندی جس خوبی سے بعثت پیغمبر آخرالزمان کے وقت ثابت ہوئی کسی دوسرے وقت نہین ہوئی۔ اِس مضمون مین عرب کی جہالت اور اُنکی بدکرداری اور پھر بعد اسلام انکی کایا پلٹ ظاہر کی گئی ہے۔

"انقلاب" یہ اس کا تیسرا نمبر ہے اور اسمین فضول خرچی اور تعلیم نسوان پر بحث کی گئی ہے۔

---

"نماز" یہ مضمون رسالہ المنار کا ہے جس کو علیگڈہ انسٹیٹیوٹ گزٹ نے ترجمہ کیا اور اُس سے اِس پرچے مین نقل کیا گیا۔ مضمون اول سے آخر تک دیکھنے کے قابل ہے۔ ایک دلیل عبادت کی نسبت اسمین سے نقل کرتے ہین "روح اگرچہ

اپنے وجود مین فنا کی غارت گری اور تحلیل کے خدشہ سے مطمئن ہے مگر وہ آسمان سے
نازل ہوئی ہے، اور عالم مادی کے ساتھ اُس کے تعلقات ہین اور آس پاس کی
چیز ونمین سے ہر ایک کی بالطبع یہ خواہش ہے کہ وہ اس پر غالب ہوجائے اور جسطرح
چاہے تصرف کرسکے تاکہ قالب انسانی کسی طرح اُن کو میسر ہوجائے اس لیے عالم
علوی سے اِس قدر امداد حاصل کرنے پر روح مجبور رہوتی ہے جس سے اُنکا مقابلہ کرے
اور اپنے مرکز استقلال کو قائم رکھ سکے اور یہ روح کی غذا ہے۔"

اُم الالسنہ۔" اِس بسیط مضمون کا صرف ایک حصّہ اس پرچے مین شائع
ہوا ہے اور اسمین یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ "وہ زبان جو سب زبانون کی ماں ہے یعنے
جس سے سب زبانین نکلی ہین وہ عربی زبان ہے۔" یہ دلیل مصرحہ ذیل چار بناؤن پہ
قائم کیگئی ہے (۱) وہ زبان آدم کو دیگئی ہو (۲) ام القریٰ کی زبان ہو (۳) ام القریٰ ہی
سب سے پہلی عبادت گاہ ہو۔ (۴) وہی زبان آخری زمانے مین بطور الہام عطا کیجاوے۔
موجودہ نمبر مین صرف یہ بحث ہے کہ ام القریٰ مکہ معظمہ ہے۔

**فصیح الملک** (۱۱ ہرہ ستمبر ۱۹۰۹ء) "زبان اُردو۔" مرزا سُلطان احمد صاحب نے
ایک مختصر مضمون مین اُردو کے ترقی نہ کرنے پر بحث کی ہے اور دکھایا ہے کہ اگر اُردو کے بعض مخالفین
اُردو مین گفتگو کرنا اُردو مین لکھنا پڑھنا رفتہ رفتہ ترک کرتے جاتے ہین تو خود حامیان
اُردو کی جماعت مین سے بھی اکثر لوگ اُردو سے اسی قسم کی نفرت رکھتے ہین" اور
اسکے لیے علاوہ ترتیب لغات وکتب قواعد کے یہ بھی اشد ضروری ہے کہ انگریزی خوان

اُردو سے راہ رسم پیدا کرین" اور عوام الناس پر یہ ثابت کردیا جائے کہ چھوٹے سے لیکر بڑے تک سب کے سب اپنی ملکی زبان کے حامی اور ہواخواہ ہین اور ہر ایک شخص دل وجان سے اسکی ترقی چاہتا ہے"

(۲) اُردو کی زبانی اسکے علم ادب کا اپیل"۔ ہلال سے نقل کیا گیا ہے اور اسمین بھی تعلیم یافتہ جماعت کی عام بے توجہی کیجانب توجہ دلائی گئی ہے اُردو کی زبانی یہ سُنکر جگر شق ہوتا ہی کہ اے کاش مجھے بھی رو پیٹ کر کسی وادی مین دفن کردیتے اور مین بھی مردہ زبانون مین شمار کیجاتی تو ایسے مرمر کے جینے سے اچھا ہوتا"۔ انگریزی خوانون کے اُردو مین اظہار خیال سے قاصر ہونے اور عربی دانون کے اردو مین خواہ مخواہ ثقیل الفاظ کے شامل کرنے کی شکایت بہت ہی بجا کیگئی ہے۔ لیکن اُردو مین اصطلاحات علمی کا نہ ملنا بہت ہی دقتون کا باعث ہے اور ہر انگریزی دان کے لیے یہ ممکن نہین کہ وہ اصطلاحات کا اختراع کرسکے، اور نہ کوئی ایسا ذریعہ ہے کہ مثل یورپ کے ایک اصطلاح پر سب کا اتفاق ہوسکے۔

**ترقی** (لاہور۔ اکتوبر ۱۹۰۹ء) "قطب شمالی کی دریافت"۔ اسمین ڈاکٹر کوک کے قطب شمالی تک پہونچنے کا مختصراً ذکر ہے۔

"آثار قدیمہ کی شہادت" کے تحت مین طوفان نوح پر بحث کی ہے اور کلدی اور بابلی دونون روایات کے محاکمہ سے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ "خالدی روایت طوفان اور بابلی بیان طوفان نوح کے اختلافات پر بحث کی ضرورت نہین۔ سب سے پہلی بات

جو آنکھ کو سوجھتی ہے وہ یہ ہے کہ اول الذکر ایک سے زیادہ دیوتاؤن پر دال ہو اور موخرالذکر صرف ایک خدا کو ظاہر کرتا ہے۔ بابلی روایت مین حضرت نوح اور حنوق کو خلط ملط کر دیا گیا ہے۔ کشتی جسمین ہر قسم کے جاندارون کے جوڑے تھے وہ خالدی روایت کی کشتی سے بالکل جُدا تھی۔ یعنی وہ ایک جہاز تھا۔ یہودی بیان مین وہ کشتی تھی۔ کشتی کے ٹھہرنے کی جگہ مین اختلاف ہے کردستان اور آرمینیا کے مابین کوئی مقام ہو دوسری بحث مین ظاہر کیا گیا ہے کہ "بہشت کا محل وقوع ملک بابل ہی ہے۔ باغ جو خدا نے عدن مین بنایا تھا۔ تکونیہ حروف کے کتبون سے معلوم ہوتا ہے کہ عدن بابل کے قدیم زمانہ کے میدان یا مرغزار کا نام ہے۔ یہان پہلے پہل جاندار پیدا ہوئے تھے۔"

ماہران برقیات مین ڈیوی کی سوانح عمری ہے۔

تجارت من الاقوام کا مسئلہ اور ہندوستان"۔ ماہران علم اقتصاد نے اپنے خیالات کو ان حالات کی بنا پر قائم کیا ہے جو انکے گرد و پیش ہین اور اسلیئے ایک ہی اُصول ہر مُلک کیلیئے موزون نہین۔ عرصے تک یہ خیال رہا کہ یہ اُصول ایسے نہین ہین جو مختلف حالات مین بدل سکین۔ مگر اَب اکثر علما کی رائے اسکے خلاف ہے۔ پس یاد رکھنا چاہیے کہ اکانومی کے اُصول ہر ملک پر عائد نہین ہو سکتے بلکہ خاص حالتون کا لحاظ کر کے انہین قطع برید ہونا چاہیئے۔ پھر ان پر عمل پیرا ہوتا اور اپنا ڈھانچہ انکی ہدایات کی رو سے ترتیب دینا چاہیئے۔"

**ادیب** (حیدرآباد ستمبر ۱۹۰۹ء) "ہمارا اخلاقی مرض" سید خورشید علی صاحب نے اس مختصر مضمون مین ان لوگونکا جواب دیا ہے جو قومی کام کرنیوالونپر شہرت طلبی کا الزام لگاتے ہین۔ انکا یہ سوال بہت بجا ہے کہ "اگر بفرض محال کوئی شخص محض اپنی شہرت کے خاطر کسی پبلک کام مین کوشش کرتا ہو تو اس سے قوم اور ملک کو کیا نقصان پہونچ سکتا ہے؟" بشرطیکہ کام کرتا ہو صرف باتین نہ بناتا ہو۔

"چندپند نمبر ۲" پنڈت مانک راؤ ٹھل راؤ صاحب جاگیردار نے اس وسیع مضمون مین سری رامچندر جی کے بن باس ہونیکے واقعہ کو دکھایا ہے اور جو جو مفید نتائج اطاعت، دلیری، کثرت ازدواج کی خرابی، وفاداری، عورتونکی تعلیم وغیرہ وغیرہ اخذ ہو سکتے ہین وہ موقع موقع سے اخذ کئے ہین۔

**صحیفہ** (حیدرآباد تاریخ نامعلوم جلد ۴ نمبر ۱) "اسلام و نصرانیت" نوشتہ مُلّا محمد عبد الباسط (مولوی فاضل) ایک حصہ اس مضمون کا موجودہ پرچے مین شائع ہوا ہے اسمین بحث کیگئی ہے اور ظاہر کیا گیا ہے کہ اسلام نے علم و تمدن کے ساتھ کیا برتاؤ کیئے۔ ابتدائی صدیون کے حالات دربارہ علوم عقلیہ و ادبیہ درج کیے گئے ہین۔ اسکے بعد امتحانون کے قیام اور مدارس کے طرز تعلیم پر مختصراً لکھا ہے۔

"بیدر کے موجودہ وگذشتہ حالات"

اس شہر کو احمد شاہ بہمنی نے آباد کیا۔ گرداگرد شہر کے فصیل اور اندر قلعہ ہے سطح سمندر سے ۲۳۳۰ فٹ بلند اور ہوا صاف و نفیس ہے۔ مختلف معادن یہان

موجود ہین اور نیشکر وغیرہ بھی پیدا ہوتی ہے۔ یہ شہر حکومت نظام مین داخل ہی۔ اور تعلقہ کا صدر مقام ہی۔ یہان قدرتی چشمے اور باؤلیان بکثرت ہین جنکا پانی نہایت خوشگوار اور شیرین رہتا ہے پانی مین کبریتی اجزا شامل ہین۔ مگر کتنی بد قسمتی ہے کہ باوجود قدرت کی ان فیاضیون کے جو اس سرزمین کے ساتھ ہر چیز مین مشاہدہ کیجاتی ہین کوئی ان سے فائدہ نہین اُٹھاتا ہے۔ اسی قسم کے پانی مین نہانیکے لیے خود ہندوستان سے فرانس سوئٹ زرلینڈ وغیرہ کو اکثر لوگ جاتے ہین"

بیدر کسی وقت فولادی ظروف خاصکر حقّے پر چاندی کے نقوش بنانیکے لیے مشہور تھا مگر ہندوستان کے اور فنون کیطرح اُسپر بھی زوال آگیا۔ یہان کی عمارات قدیمہ مین ایک عمارت خاص طور پر ذکر کے قابل ہے۔ وہ ایک عالیشان دار العلوم کی عمارت ہے جسے خواجہ محمود گاوان نے ۸۸۶ھ مین تعمیر کرایا" (قدیم زمانے مین مدارس زیادہ تر مسجدون مین رہتے تھے یہ ایک خصوصیت ہے) "بجلی کے صدمات سے تقریبًا اُسکا نصف حصّہ منہدم ہوگیا ہے۔ مگر بقیہ نصف حصّہ ابتک پہلی آب و تاب کے ساتھ اپنی طرف سیاحونکی نگاہون کو کھینچ رہا ہے" "لنگور یہان اس کثرت سے ہین کہ شاید ہندوستان کے کسی دوسرے حصّے مین نہون گے" دو روپیہ یومیہ کی روٹی اسکے لیے سرکار سے تقسیم ہوتی ہے۔ اور "یہ عجیب بات ہے کہ جس لنگور کی باری ہوتی ہے وہی روٹی لیتا ہے"

نظام المشائخ (دہلی۔ اکتوبر ۱۹۰۶ء) سید الطائفہ جنید بغدادیؒ اور اللہ ہو

کی سوانح عمریان اور "مجدوی خمخانہ" اور "موت" پر مضامین ہین - مرید کے جو آداب مجدوی خمخانہ مین بیان کیئے گئے ہین وہ قابل غور ہین "مرید کو لازم ہے کہ ساری دُنیا سے مُنھ موڑ کر شیخ کی طرف متوجہ ہوجائے - شیخ کے سامنے سوائے فرض اور واجب اور سنت کے کوئی نماز نہ پڑھے - شیخ کے بغیر حکم نفل اور ذکر مین بھی مشغول نہو جب شیخ کی محفل مین باریابی ہو تو سوائے شیخ کے کسی اور طرف ملتفت نہو - کیونکہ آقا جب غلام کو ماسوا مین ڈوبا ہوا پاتا ہے تو اسپر یہ امر سخت شاق ہوتا ہے شیخ کے سامنے اسطرح کھڑا نہو کہ اپنا سایہ شیخ کے سایہ پر یا شیخ کے کپڑے پر پڑے شیخ کے سجادہ پر پاؤن نر کھے - جہان شیخ وضو کرے وہان بیٹھکر مرید وضو نکرے - شیخ کا آفتابہ یا شیخ کے خاصہ کے ظروف آپ نہ برتے - شیخ کے سامنے پانی نہ پیئے - شیخ کے سامنے کھانا نہ کھائے شیخ کے روبرو کسی سے ہمکلام نہو جس مکان مین شیخ تشریف فرما ہو اسطرف پاؤن نہ پھیلائے شیخ کے سامنے تھوک کر بات نہ کرے - شیخ کے اقوال و افعال کو ٹھیک اور بہتر جانے - کھانے - پینے - سونے - جاگنے - عبادت - ریاضت مین کلیتاً و جزئیاً شیخ کی پیروی کرے - شیخ کی کسی بات پر رائی کے دانہ برابر اعتراض نہ کرے"

**تنویر الشرق** (کلکتہ - اکتوبر ۱۹۰۹ء) "شوق ملازمت" - اس مضمون مین دکھلایا گیا ہے کہ یہ برکت نہین بلکہ لعنت ہے - جسطرح بہوس کیمیا کی تلاش مین جنگلون اور ویرانون مین مارے مارے پھرتے ہین اسطرح آجکل ہمارے مُلک کے نوجوان تلاش ملازمت مین محکمجات کے چکر کاٹتے ہین - مگر نوکری ہے کہ میسر نہین ہوتی"

"شراب" پر بسیط مضمون ہے اول متعارف شراب کی حقیقت اور کیفیت بیان کی ہے۔ پھر شراب محبت کی طرف گریز کیا ہے جس کے پینے والے نہ بہکتے ہین۔ نہ کسی سے اُلجھتے ہین بلکہ افزائش کے طالب اور زیادتی کے راغب ہو کر کہتے ہین۔ ع

شراب محبت پلائے چلا جا مین ذرہ ہون نیر بنائے چلا جا"

**گنگا** (جالندھر۔ نومبر ۱۹۰۹ء) "مہاتما بدھ کی سوانح عمری" کسیقدر تفصیل سے بیان کی ہے۔ "ہندو کسطرح ایک قوم بن سکتے ہین"۔ پادری ایڈون گریوز کے انگریزی مضمون کو ہندؤن کے سامنے بغرض غور و فکر پیش کیا ہے۔ پادری صاحب کا خیال ہے کہ "اگر عیسائیت ہندوستانی سانچہ مین ڈھلی ہوئے۔ ہندؤن کے روبرو پیش کیجائے اور وہ اسکے ابتدائی اُصول تسلیم کرلین تو بیشک وہ ایک قوم بن سکتے ہین" کیونکہ "ویدانت عام لوگون کا مذہب نہین ہوسکتا۔ یہ حد درجہ کا دقیق مذہب ہے اور امر واقعہ یہ ہے کہ ویدانت زیادہ تر ایک قسم کی فلاسفی ہے۔ نہ کہ مذہب"

**البیان** (لکھنؤ۔ ربیع الثانی وجمادی الاولی وجمادی الاخری ۱۳۲۷ھ) ہندوستان مین ارتداد (نوشتہ سیّد علی زینبی صاحب) اسمین اُنھون نے دکھایا ہے کہ کیونکر ان اقوام کو جو درحقیقت مسلمان نہین ہین یہ ظاہر کرکے کہ وہ مسلمان سے آریہ ہوگئے ہندوستان مین اعلان کیا جاتا ہے۔ لیکن "ہم ان آندھیونکو رکتا نہین دیکھتے اور نہ اُمید ہے کہ یہ آگ بلا اسکے بجھ سکے کہ آپ لوگ کمرہمت مضبوط باندھین اور اپنے ارادون کو پختہ کرین کیونکہ آریون نے جو سلسلہ جنبانی کی ہے اور اسکو قائم کیا ہے وہ ایک مضبوط

سلسلہ ہے۔اس کی لڑیاں نہایت مضبوطی سے بٹی گئی ہین جو آسانی سے نہین کٹ سکتین اور نہ تھوڑی سی قوت سے ٹوٹ سکتی ہین وہ لوگ ترقی کے راستون پر دفعتہً ٹوٹ پڑے ہین اور انکا جوش ٹھنڈا نہین ہوتا اور سب کے سب ایک ہی رنگ مین رنگے ہوئے ہین جو ان سے اتر نہین سکتا اور نہ وہ اِس سرحد سے ایک بالشت ہٹنا چاہتے ہین"۔ پس واعظین اور رہادیان اسلام کے عددمین توفیر کیجائے اور جو انجمن اِس غرض کیلئے قائم ہوئی ہے اسکا فرض ہے کہ وہ اس قسم کی دوسری انجمن کے ساتھ ملکے کام کرے اپنا علو اور دوسرے کی پستی نہ تلاش کرے یہ وقت امداد کا ہے نہ جانچ کا ورنہ مسلمانونمین سے ہزارون افراد آریونمین شامل ہوکر انکی قوت کو ہزارون گنا بڑہا دینگے"۔

**الندوہ** (لکھنؤ۔نومبر ۱۹۰۹ء) شمس العلماء علامہ شبلی نے "شعر العرب" کی تیاری کی تحریک کی ہے اور شعر العجم کو شعر العرب پر مقدم کرنیکی وجہ رجحان طبیعت ظاہر کی ہے لیکن بڑی وجہ یہ ہے کہ شعر العرب کے "سمجھنے والے کہان سے آتے ؟ مدرسون مین فن ادب کا مذاق نہین اور کالج والے عربی خود نہین پڑھتے بلکہ یہ لقمہ زبردستی انکے منھ مین ڈالا جاتا ہے جس کو امتحان کے بعد وہ اُگل دیتے ہین"۔مولانا اس مقصد کیلئے ابن رشیق قیروانی کی کتاب العمدہ کے ترجمے با تہذیب کو کافی سمجھتے ہین کیونکہ قدیم تصنیفونمین یہ سب سے بہتر اور سب سے جامع کتاب ہے۔اس سلسلہ مین مولانا نے اس کتاب پر ریویو کیا ہے اور عرب کی شاعری کی کچھ خصوصیات دکھائی ہین۔

ابوطالب کلیم ملک الشعراے شاہجہانی کا تذکرہ ماخوذ از مسودۂ شعرالعجم حصّہ سوم اس پرچہ مین دیا گیا ہے۔

**الناظر** (لکھنؤ۔ دسمبر ۱۹۰۹ء) پروفیسر مرزا محمد ہادی صاحب کا مضمون مراۃ الاذہان "ذہنی ترقی کیلئے بے کتاب کا سبق ہے" اسمین اُستاد شاگردون سے ایسے سوالات کرتا ہے جو انکے پیش نظر ہین اور انھین کے جوابات سے علمی نکات حل کرتا اور سمجھاتا ہے۔ اس سلسلہ کا یہ پہلا نمبر ہے۔

"ہندوستانی اور انگریزی بچونکے تقسیم اوقات"۔ "ہندوستان مین عام طور پر بچون کا زجر و توبیخ کر کے مدرسہ بھیجدینا اور زیادہ سے زیادہ یہ خیال کرلیتا کہ وہ گھر پر کسی اسکول ماسٹر سے جس نے کسی مدرسہ مین انٹرنس تک کی تعلیم پائی ہو سبق پڑھکر یاد کرلے بہت کافی سمجھا جاتا ہے" برخلاف اسکے یورپ کے بچے صبح سے شام تک علمی اور مفید مشاغل مین مصروف رہتے ہین۔ (مضمون کا صرف ایک ہی جزو شائع ہوا)

"عورتونکی قابل صلاح حالت"۔ (۱) ہماری بیخبری اور غفلت" افراد انسانی کا ایک رکن (عورت) جسکا تعلق گھر کی چار دیواری کے اندر والے کامون سے ہے اپنے فرائض سے بیخبر۔ رفتار زمانہ سے ناواقف عجیب افسوسناک طریقے سے اپنی زندگی کے دن کاٹ رہا ہے۔ گویا ع شاد باید زیستن ناشاد باید زیستن۔ کی مضبوط زنجیر اسے ذی روح طبقہ سے جُدا نہین ہونے دیتی۔" "پشتہا پشت سے یکسان جاہلانہ اور غیر متمدنہ زندگی بسر کرتے کرتے خود عورتین بھی سمجھنے لگی ہین کہ گویا ان کی یہ پست و

ذلیل حالت قانون قدرت کے مطابق ہے اور اسکی اصلاح کرنیوالے گویا بدعتی ہین "
"گویا باوجود انسان ہونیکے وہ ان ذمہ داریون سے بے تعلق ہین جو خدائے پاک نے انسان کو انسان ہونیکی حیثیت سے ودیعت کی ہین اور جن کے متعلق اخلاقی طور پر بازپرس ہونا ضروری ہے۔ عورتین تو اپنی جہالت کا عذر پیش کرکے علیحدہ ہو جائینگی لیکن فرقۂ ذکور کو خفت و ندامت کے سوا اور کیا ملے گا "

**زمانہ** (اگست و ستمبر ۱۹۰۹ء) ہمارا طرز عمل "کچھ عرصہ سے ہمارے ملک مین بعض اصحاب نے یہ وطیرہ اختیار کر لیا ہے کہ تقریر اور تحریر کے ذریعہ سلف کو بالخصوص اور ہماری موجودہ رفتار کردار اور گفتار کو بالعموم ایسے پیرایہ مین ظاہر کرتے ہین جس سے یہ پایا جاتا ہے کہ ہم ہمیشہ سے بدکردار، بداطوار، ذلیل و خوار رہے ہین اور اب بھی یہی کیفیت ہے" اور یہ وطیرہ زیادہ تر اینگلو انڈین اصحاب کی خوشامد کی غرض سے اختیار کیا جاتا ہے اور رفتہ رفتہ عادت مین داخل ہو جاتا ہے۔ اور اینگلو انڈین اصحاب کی ہر ایک حرکت ممدوح ٹھہرائی جاتی ہے، اسکے بدولت ملک مین ایک ایسا فرقہ پیدا ہو گیا کہ اسکے سراسر متضاد حرکات باعث فخر سمجھنے لگا۔ تمام اینگلو انڈین اصحاب اسکی نظر و عین یکسان ہو گئے "ایک دانا کا قول ہے کہ جو لوگ ہر وقت یہی کہتے رہتے ہین کہ نہ ہم کچھ تھے اور نہ کچھ ہین وہ ایک دن کچھ نہین کے درجے کو ضرور پہونچ جاتے ہین "

حیات و ممات "منشی صابر علی صاحب نے اس مسئلہ کے مختلف پہلو پر نظر ڈالی ہے

اور اس معمہ کو حل کرنے کی کوشش کی ہے اور آخر مین لکھا ہے کہ فی الحقیقت زندگی کوئی چیز نہین" اور موت قدرت کا احسان ہے جو ہمین ہمارے بوجھون کے بار سے ہلکا کردیتا ہے"

جُدائی (مرزا سُلطان احمد صاحب) کوئی بھی ایسی قوم اور کوئی بھی ایسا ملک یا زبان ہوگی جسمین جُدائی کا دُکھڑا نہ رویا گیا ہو۔ شاعرون، موسیقی دانون کے بیانات کا تو حصّہ ہی جُدائی ہے۔"علمی رنگ مین شاید بہت کم سوچتے ہونگے کہ جُدائی کیا ہے؟ "تفرقہ اور جدائی مین فرق ہی۔ تفرقہ سے اصلیت مین کبھی نقص بھی آجاتا ہے، برخلاف اسکے ہر چیز جو برنگ جدائی اپنے ماخذ سے جُدا ہوتی ہے وہ اور ہی رنگ پیدا کرتی ہی۔ اسمین جدائی سے ایک انوکھاپن اور ایک موثر کیفیت پیدا ہوتی ہے"۔

کشمیری میگزین (لاہور۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۹ع) دُنیا کیا کر رہی ہے اور ہم کیا کررہے ہین" اسمین دکھایا ہی کہ آزادی کی لہر بحر عالم مین چل رہی ہی"۔ اور مختلف ممالک اسکے اثر سے متاثر ہوے ہین ہندوستان مین نئی تعلیم اور نئی روشنی حدِ کمال پر پہونچ رہی ہے، ہندوستانی ہر فن اور ہر علم مین باشندگان غیر ممالک کا مقابلہ کررہے ہین" "ریاستین بھی اپنے انتظام مین ترقی کر رہی ہین بلکہ بعض صحاب کی رائے مین تو ریاست بڑودہ کا ایسا انتظام ہے کہ انگریزی علاقہ مین بھی اسکی نظیر مشکل سے ملتی ہے"۔

"قانون انتقال اراضی" اور "کشمیریونکے فوج مین نہ لیئے جانے پر اظہار ناراضی اور اعتراض کیئے ہین۔

الحجاب (بھوپال۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۹ع) عورت ذات"۔ رابعہ بیگم تحریر فرماتی ہین کہ

مجھکو سخت افسوس یا تعجب ہوتا ہے جبکہ مین مستورات کی نسبت سُنتی یا کتابون مین دیکھتی ہون کہ وہ ناقص العقل۔ کم فہم۔ کوتاہ اندیش۔ زود رنج۔ جاہل۔ بے وفا ہوتی ہین" شاید مردونکو اس بات کا گھمنڈ ہوگا کہ وہ اعلیٰ اعلیٰ عہدون پر ممتاز اور بڑے بڑے خطابات سے سرفراز ہین اور آئے دن اُنکی وقعت وعزت مین اضافہ ہوتا جاتا ہے اور مستورات اس سے محروم ہین لیکن مردون کا یہ خیال بہت کمزور اور انکے ناقص العقل ہونیکا بدیہی ثبوت ہے"۔ اسکے بعد مستورات کیحالت دکھائی ہے کہ وہ پردے کے سبب اپنی چاردیواری کے باہر جاکر کوئی چیز دیکھ نہین سکتین کہ عقل تیز ہوا ور سمجھ بڑھے۔ وہ دُنیا مین کچھ نہین جانتین۔ انھین خبر نہین ہوتی کہ علم کس چڑیا کا نام ہے عقل وترقی کسکو کہتے ہین غرضکہ مستورات کیلئے بغیر علم حاصل کرنیکے سب دروازے بند ہین" اس حالت مین اگر مستورات جاہل و ناقص العقل ہون تو کیا اس حالت وطرز زندگی کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ عالم عاقل فلاسفر یا دانشمند کہلائین"۔

"انگلستان مین تحریک مستورات" کسی انگریزی مضمون کا ترجمہ ہے اور تفصیل کے ساتھ ان تمام تدریجی ترقیونکا بیان ہے جو اس تحریک نے حاصل کین انگلستان مین مستورات کے لئے رائے دینے کا حق حاصل کرنیکی تحریک نئی نہین ہے۔ ان مقاصد اور مدعا کی انجمنین گزشتہ چالیس سال سے اس سوال کیطرف نہایت زور سے توجہ دلا رہی ہین اور اس تحریک کو ترقی دے رہی ہین" اُس تحریک کو چلانے کے لئے عورتون کی ایک انجمن قائم ہوئی اور اسکی بہت سی شاخین ہین ۲۵۶۰۰ پونڈ جمع کیا گیا ہے۔

تحریک مستورات کے خلاف ہر ایک دلیل رد کیگئی ہے"۔

**زمیندار و کاشتکار** (بجنور۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۹ء) اسمین "بیگن کی کاشت"۔ "گائے بیل کی نگہداشت" "مویشی اور چراگاہین" "خوردنی مینڈکون کا پالنا" کارآمد مضامین ہین

انگریزی صحائف

**ہندوستان ریویو** (الہ آباد۔ دسمبر سنہ ۱۹۰۹ء) مسٹر رامش چندر دت نے بڑودہ کے دیہاتونکی سیلف گورنمنٹ کا خاکہ کھینچا ہی" یہ پودہ مشرق کی قدیمی پیداوار ہی۔ البتہ ابتدا ہی زمانے سے یہان جو صورت اسنے اختیار کی وہ مغرب سے مختلف تھی ہندوستان مین بڑے تجارتی شہر ہمیشہ سے کم ہین برخلاف اسکے زراعت کا پیشہ اسقدر وسیع ہی پس ضروری ہی کہ سیلف گورنمنٹ کی ترقی دیہاتونمین ہوئے رعایا نے بادشاہ کو حکومت مین مطلق العنان کر دیا اور بادشاہ نے رعایا کو انکے دیہاتونمین آزادی دیدی۔ یورپ مین تجارت اور صنعت کے مرکز ہمیشہ سے زیادہ رہے ہین اسلیے وہان کی رعایا نے فطرتاً بادشاہون اور اُمراکے اختیارات گھٹانیکی فکرین کین اور کامیاب ہوئے"۔

"ہندوستان کی بیداری" فرانس کی ایک علمی مجلس نے ممالک غیر کے معاملات پر چار لکچرونکا انتظام کیا تھا۔ انمین پہلا لکچر مسٹر اونسٹ پیرو نے ہندوستان کی قومی تحریک پر دیا۔ یہ لکچر ۸۔ مئی سنہ ۱۹۰۹ء کو دیا گیا اور فرانسیسی سے ترجمہ ہو کر چھپا ہی۔ لکچرار نے یہان کی بیچینی اور طرز حکومت بیان کرنیکے بعد کہا کہ "برٹش گورنمنٹ نے اسکا جواب دیا۔ اسنے قانونی کارروائیونکو مختصراً عمل مین لانیکے نئے قانون نافذ کیے۔ عام رائے کے قائم مقامونکو

ایسے مضامین کیلئے جو یورپ مین بالکل بے ضرر سمجھے جاتے قید اور جلا وطن کر دیا" اُن مقدمات اور سختیون سے عام رائے اس حد تک تیز ہو گئی جسکا خیال بھی نہین ہو سکتا تھا"

ابن رشد۔ اِس نمبر مین ابن رشد کے تصنیفات اور فلسفہ پر مفصل بحث کیگئی ہو یہ مضمون ڈاکٹر لنشی کانت کا لکھا ہوا ہو۔ آخر مین ڈاکٹر نے ایک عبارت نقل کی ہو اور خود بھی اِس سے اتفاق ظاہر کیا ہو" خدا ہی جانتا ہو کہ حقیقت مین وہ کیا ہو۔ یہ صرف حاسدون کی سازش ہو جنھون نے اِسے بدنام کیا ہو۔ اسکا خیال سوائے اسکے کچھ نہین تھا کہ فلسفہ ارسطو کی شرح لکھے اور مذہب اور فلسفہ مین اتحاد پیدا کرنے کی کوشش کرے"

قومی تحریک اور ہندوستانی عیسائی" (آر۔ بی۔ فلپ) ہر ایک قومی تحریک سے عیسائیونکی علیحدگی پر افسوس ظاہر کیا گیا ہو اور انھین توجہ دلائی گئی ہو کہ ہندوستان کے قومی معاملات مین شرکت اختیار کرین۔ عیسائیو نمین بہت سی خوبیان ہین" لیکن وہ اپنا اثر دوسرون پر کیونکر ڈال سکین گے اگر وہ اسیطرح علیحدہ رہے علیحدگی سے ملکی اور قومی ترقیونکو کبھی فائدہ نہین پہونچتا ہو۔ اور ہندوستانی عیسائی اِس کلیہ سے مستثنیٰ نہین کیے جا سکتے"

اسلام و محمدؐ (صلاح الدین خدا بخش صاحب) اسلام اور رسول خدا کے حالات پر انگریزی طرز سے بحث کیگئی ہو۔ اور یہ نتیجہ نکالا ہو کہ "رسول خدا کی سیرت اور آپکی تعلیم پر جو شخص بے تعصبی سے غور کریگا ممکن نہین کہ آنحضرت کی ذات اور آپکے مقصد زندگی کا گرویدہ مداح نہ ہو جائے" مسلمانونکی ترقی اسلامی تمدن اسلامی عقائد کا نتیجہ تھی اور صرف اسلام ہی کے ذریعے سے مسلمان اپنی گم گشتہ تہذیب تعلیم اور سلطنت کو حاصل کر سکتے ہین"

" نئے ہند کا حل طلب مسئلہ" (ریجہ۔ اس۔ روم) "کچھ تعجب نہین کہ ہندوستان کے سامنے اسوقت جو روشن اُمیدین نمایان ہوئی ہین اسے وہ چکا چوندہ مین آگیا ہے۔ اس مین کوئی شک نہین کہ جب پُرانے دستور متروک اور نئے طریق قائم ہوتے جاتے ہین ہندوستان کے پرجوش نوجوان ترقی کی دُھن مین بعض وقت انتہائی حد کو پہونچ جائین۔ مگر جو غلطیان وہ کرتے ہین ترقی کے مخلصانہ شوق مین ان سے سرزد ہو جاتی ہین۔ مصلحان قوم کا یہ فرض ہے کہ وہ انھین اس حد تک پہونچنے سے روکے رہین۔ ہندوستان مین بہت سی قومین ہین لیکن یہ ممکن نہین کہ یہ سب بلا خیال فرقہ اور ذات کے ایک ہو جائین مگر جو لوگ اس مقصد کیلئے کام کر رہے ہین ان کے توقعات اسقدر بعید از امکان نہین ہین۔ جیسا بعض وقت خیال ہوتا ہے۔ اختلافات کے مٹانیکے لیے کوئی عمدہ قائمقام مذہب کا ہونا چاہیئے۔ اس مقصد کو تعلیم ہی پورا کر سکتی ہے مگر وہ تعلیم نہین جو صرف امتحان پاس کرنیکے لیے ہو"

ایسٹ اینڈ ویسٹ (بمبئی دسمبر سنہ ۱۹۰۹ء) مسلمان بادشاہون کا محکمۂ خبر رسانی (مسٹر ظہیر الدین) "نہین کہا جا سکتا کہ مخبری کا محکمہ مسلمانون کے عہد مین کس وقت سے قائم ہوا مگر یہ یقینی ہے کہ جس وقت مغل ہندوستان مین مستحکم ہوئے اسوقت اس طریق پر عملدرآمد ہو رہا تھا تغلق شاہ کے عہد مین اخبار نویس ہر جگہ متعین تھے۔ بعد ازان اکبر شاہ کے عہد تک بہت ہی ابتری رہی اور اس محکمہ کا کچھ پتہ نہین چلتا۔ اکبر کے عہد سے وقائع نویسی کا باقاعدہ دفتر قائم ہو گیا جسمین علاوہ میر عرض و داروغہ کے چودہ اشخاص کام کرتے تھے۔ ہر امیر کے

وہان ایک نہ ایک جاسوس شاہی رہتا تھا۔ سراین مسافرون کے حالات دریافت کیے جاتے تھے۔ اس محکمہ کے علاوہ کوتوال شہر بطور خود اسی قسم کی کارروائی کرتا تھا روزانہ واقعات بادشاہ کو سُنائے جاتے تھے۔ داروغہ مہر کرتا اور پروانچی اور میر عرض کی بھی مہرین ہوتین۔ پھر مختصر نویس لکھتا اور مہر کرتا اور یہ یادداشت کہلاتی تھی"۔

"زبان اور قوم" (اودھ۔ اس) "ہملوگ اِس امر سے آگاہ ہین کہ مختلف قومین جو زبان بولتی ہین انکی خصوصیات بھی ویسی ہی ہین جیسی خود ان قومونکی۔ اسلئے ہمین یہ یقین کرنیکی ترغیب ہوتی ہے کہ قومی اخلاق اور قومی زبان مین کچھ تعلق ہو۔ پس ہم یہ خیال کرتے ہین کہ جس قوم یا جس شخص کا ذخیرہ الفاظ کم ہے ویسے ہی اُسکے خیالات بھی کم ہین"۔ "ہندوستانی زبانون کا طالبعلم شاید ہمین شک کرے کہ وسیع قومی خیالات کیلئے ویسی ہی وسیع زبان کی بھی ضرورت ہو کیونکہ یہان الفاظ کی ویسی کثرت نہین جیسی تخیل کی ہے"۔

**انڈین ورلڈ** (کلکتہ دسمبر ۱۹۰۹ء) "نیٹال مین ہندوستانی"۔ "ہندوستانیونکی جو حالت اِسوقت جنوبی افریقہ مین ہو رہی ہو وہ اظہر من الشمس ہے نقشہ ذیل سے ظاہر ہوگا کہ نیٹال مین ہندوستانی قلیونمین تعداد "خودکشی کس درجہ بڑھی ہوئی ہے"۔ مالکون کے تشدد سے جب وہ عاجز آتے ہین تو عدالت مین جاتے ہین اور جب وہان سے عاجز آتے ہین تو اکثر اپنے مالکون کے پاس واپس جانیکے بجاے خودکشی کی کوشش کرتے ہین"۔ ابتر زندگی کی اس سے زیادہ تکلیف دہ مثال کا ملنا مشکل ہو مگر پھر بھی اہل جنوبی افریقہ انکو اور تباہ کرنے ہی کے درپے رہتے ہین۔

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| تمام ہندوستان مین | ۳۶ | فی دس لاکھ | جوہانسبرگ (یورپین آبادی) | ۳۷۰ |
| مدراس | ۴۵ | " | پیرس | ۴۴۰ |
| بنگال | ۵۰ | " | نیٹال کے ہندوستانی مزدور | ۵۵۱ |
| انگلستان | ۱۰۴ | " | | |

"اگر ہندوستان اُس مُلک کو مزدور مہیا کرتا رہیگا جو مزدورونکو غلام بنانے اور آزادون کے تباہ کرنیکے درپے رہتا ہے تو یہ امر ہمیشہ ہندوستان کی ذلت کا باعث رہیگا، لارڈ کرزن نے جو پالیسی اِس بارے مین اختیار کی تھی اسکے منسوخ کرانے کے لیے نیٹال گورنمنٹ کی جانب سے بہت جلد کچھ لوگ ہندوستان آنے والے ہین مگر ہمین قوی امید ہے کہ گورنمنٹ ہند انکی زمانہ ساز باتوںمین نہ پھنسے گی اور انکے تملق و خوشامد پر مطلق لحاظ نکریگی اور آئندہ نیٹال کو باشندگان ہند کی ذلت اور برٹش جھنڈے کی بے حرمتی کرنیکا موقع دینے سے قطعًا انکار کردے گی"۔

ماڈرن ریویو (کلکتہ۔ دسمبر ۱۹۰۹ء) "دُنیا کی عام برادری مین ہندوستان کی جگہ"۔ یہ مضمون مسٹر جے۔ ٹی۔ سنڈرلینڈ ایم۔ اے کا ہے "آزاد مذہب" کے بیالیسوین سالانہ جلسہ مین امریکہ مین اُنھون نے یہ مضمون پڑھا تھا۔ وہ لکھتے ہین کہ کوئی مقصد اس سے اعلیٰ نہین ہو سکتا کہ تمام بنی نوع انسان ایک برادری مین داخل ہو جائین اور اس مقصد کے حاصل کرنے مین جو کوشش کیجائے اِس سے زیادہ شریفانہ کوئی کوشش نہین ہو سکتی لیکن جہان ایک قوم دوسری قوم کو ذلیل سمجھے ایک گروہ دوسرے گروہ کو برا جانے (اسکا سبب

جاہلانہ تعصب غرور یا نفرت کچھ ہی کیوں نہو) ایسے موقع پر یہ برادری نہین چل سکتی" اس مضمون مین یہ دکھایا گیا ہی کہ "مغربی لوگ جو بالعموم مشرقی اقوام کو ذلت کی نگاہ سے دیکھتے ہین وُہ نانک اس مقصد مین حارج ہی" "دوسری مشکل یہ ہی کہ ہندوستان محکوم ملک ہی۔ جو حقوق آزاد قومونکے ہونا چاہیئین ہندوستان انمین سے اکثر سے محروم ہے۔ دُنیا کی سیاسی زندگی اور خدمات مین ہندوستان کا کوئی حصہ نہین ہی۔ اسکی تعلیم اسکے اختیار کی نہین چین و جاپان کے طلبا کثرت دوسرے ممالک کو جاتے ہین۔ انسے صحیح حالات اِن ملکونکے معلوم ہوتے ہین۔ مگر ہندوستان کے حالات صرف مشنریون کے ذریعے سے معلوم ہوتے ہین۔ پس جبتک ہندوستان کو رعایاے برطانیہ ہونیکے پورے حقوق نہ حاصل ہون مشکل ہی کہ دُنیا کی عام برادری مین ہندوستان کا شمار ہو سکے"

"واقعات اورنگ زیب"۔ فارسی کی کسی قلمی کتاب سے مسلسل ترجمہ شائع ہو رہا ہی۔ کتاب کا نام نہین دیا ہی۔ اس نمبر مین فصل چہارم کا ترجمہ ہی اسمین (۱) شیعونکے ساتھ اورنگ زیب کا برتاؤ۔ (۲) روح اللہ خان کا قتل (۳) ہندو قیدیونکا قتل (۴) جزیہ کا عاید کرنا مختلف عنوان قائم کیے گئے ہین۔

## رسائل یورپ و امریکہ کے خاص مضامین متعلق بہ ہندوستان

(۱) لبرل مدبرین کی ہندوستانی ذمہ داریان۔ از سر بمفایلڈ فلر (نائنٹینتھ سنچری جنوری سنہ ۱۹۱۰ع)

(۲) برٹش حکومت ہند اور امریکہ کی رائے۔ از سڈنی بروک (نارتھ امریکہ ریویو دسمبر سنہ ۱۹۰۹ع)

(۳) ہندوستان مین محاصل اراضی۔ از سر راپر لیتھبرج (ایشیاٹک کوارٹرلی ریویو جنوری سنہ ۱۹۱۰ع)

(۴) لنکا شایر اور ہندوستانی روئی کی تجارت از " " "

(۵) انگلستان اور یوریشین۔ از سکپٹن (امپایر ریویو جنوری سنہ ۱۹۱۰ع)

# تقریظ و انتقاد

**شعر العجم حصہ اوّل** ۔علامہ شبلی کی وہ تصنیف جس کا حسب عادت عرصے سے ملک مین غلغلا تھا اور ہر شخص جس کے لیے چشم براہ تھا آخر چھپکر شائع ہو گئی۔ مگر پیاسون کی پیاس بُجھانیکے لیئے نہین بلکہ اور تیز کرنیکے لیے شعر العجم کے چار حصونمین سے صرف پہلا حصہ اسوقت شائقین کو مل سکتا ہے۔ مولانا کی تصنیف کے لیے معرفی کی ضرورت نہین۔ ہر اہل علم اسکا پایہ شناس ہے۔

کتاب کی اجمالی ترتیب یہ ہے کہ اول تین حصونمین متقدمین، متوسطین، اور متاخرین شعراء کا ترتیب وار تذکرہ ہے اور چوتھے حصے مین "شاعری پر عام ریویو ہے اور یہی حصہ گویا کتاب کی جان اور اُسکی روح رواں ہے"۔

درصل اول تین حصونمین (اگر پہلے حصہ سے قیاس کیا جائے) کوئی خاص بات ایسی نہین ہے جو چوتھا حصہ موخر کرنے پر مجبور کرے اور وہ حصہ بجائے خود ایک مستقل تصنیف ہو۔ شعراء کے تذکرے کے لیئے "کچھ بہت زیادہ کدوکاوش کی ضرورت نہین۔ کسی قدیم تصنیف کو سامنے رکھ لیا جائے اور انھین عنوانون پر کچھ پھیلا کر کچھ

نئے مذاق کا رنگ چڑھا کر لکھ دیا جائے تو اچھی خاصی تالیف ہو جائے گی" (الندوہ بابت نومبر صفحہ ۱) مگر علامہ موصوف اسمین فلسفہ تاریخ کا جو رنگ دیتے وہ ہر ایک سے نہین نبھ سکتا۔

اُردو کی تصانیف مین ایک بڑی دقت آپڑی ہے جس پر مولانا بھی غالب نہ آسکے۔ وہ یہ کہ جو لوگ اُردو کتابین پڑھتے ہین ان کا کثیر حصہ ایسا ہی جو مبادی علوم سے بھی واقف نہین جو لوگ قدیم یا جدید علوم مین دستگاہ رکھتے ہین وہ ہماری بدقسمتی سے اپنی مادری زبان اُردو کی طرف توجہ کرنا اپنے لیے عار سمجھتے ہین۔ مثلاً یہی شعرالعجم کتنے ہی صفات کا جامع ہو عموماً پُرانی تعلیم والے فارسی تذکرون کو اسپر ترجیح دینگے اور انگریزی خوان پروفیسر براؤن کی تاریخ فارسی کو ہاتھ سے نہ چھوڑینگے۔ ایسی صورت مین کتابونکا درجہ قائم کرنا سخت مشکل ہو گیا ہے۔ جن باتون کے لیئے صرف اشارہ کافی تھا انکے لیے صفحے کے صفحے وقف کرنا پڑتے ہین۔ مثلاً اسی کتاب مین جہان فلسفہ خیام کا ذکر ہے (صفحہ ۲۴۹-۲۵۰) ماہیت اجسام اور تجاذب پر مولانا نے اسطرح بحث کی ہے کہ معلوم ہوتا ہے کتاب اسکول کے طالبعلمون کے لیئے لکھی گئی ہے۔ اور جس جگہ حقیقت شعر بیان کی ہے اور مل پر اعتراض کیا ہے (صفحہ ۱۱-۱۲-) وہان یہ معلوم ہوتا ہے گویا ایک محقق پروفیسر منتہی طلبا سے مخاطب ہے۔ پس اس تضاد سے اُردو مین کسی کتاب کا درجہ قائم کرنا دشوار ہو گیا ہے۔

اگر کتاب منتہیانہ طور پر لکھی جاتی ہو تو اُردو خوان پبلک اسے ناقابل فہم سمجھتی ہو اور اگر آسان کیجاتی ہو تو خاص خاص پڑھنے والے اپنی کسر شان سمجھتے ہین مجبوراً دونوں کو خوش رکھنے کی تدبیر کرنا پڑتی ہے

بہرحال اُردو مین مولانا کی یہ تصنیف مثل انکی دوسری تالیفات کے مایۂ ناز ہے۔ ہم پہلے حصہ کا خیرمقدم کرتے اور باقی حصص خاصتہً چوتھے حصے کے منتظر ہین۔

اس حصہ مین علاوہ دیباچہ اور "شعر کی حقیقت" کے۔ رودکی۔ دقیقی۔ عنصری۔ فرخی۔ فردوسی۔ اسدی۔ منوچہری۔ سنائی۔ عمرخیام۔ انوری۔ نظامی گنجوی کے تفصیلی حالات درج ہین۔ اور اس ضمن مین جو واقعات اور نکات آگئے ہین وہ مزید برآن۔ اِس کتاب مین صرف اشعار ہی ایسے دلچسپ اور اتنے کثرت سے ہین کہ اگر کل مضامین کو خارج کرکے صرف انھین اشعار کی ایک بیاض بنادیجائے تو وہ بھی ہمارے لیے مایۂ نازش ہے نہ کہ اِن اشعار پر مولانا کی رائین اور اِن کا موقع موقع سے چسپان کرنا۔

کتاب کی قیمت صرف عام ہے۔ دفتر الندوہ لکھنؤ سے دستیاب ہوگی عجلت کیجیے ورنہ طبع ثانی کا انتظار کرنا پڑے گا۔

**بڑی جنتری سنہ ۱۹۱۰ع** منشی محمد رحمت اللہ صاحب رعد کی یہ نامی جنتری مثل سابق کے غیرمعمولی آب وتاب سے شائع ہوگئی ہے۔ لیتھو کی چھپائی کو منشی صاحب نے جس کمال پر پہونچایا ہے وہ محتاج بیان نہین۔ اِس جنتری مین سُلطان روم۔ شاہ ایران اور سُلطان محمود غزنوی کی رنگین تصویرین اور افغانستان کا رنگین نقشہ قابل دید داد ہی سرورق کی خوبی کچھ وہی لوگ سمجھ سکتے ہین جو فن طبع سے واقف ہون۔ ہمین تعجب ہے کہ باوجود دستی پریس پر چھاپنے کے مختلف رنگ کیونکر اپنے اپنے مناسب موقع پر اس خوبی سے قائم ہوجاتے ہین۔ جنتری کی ظاہری خوبیون کے علاوہ اسکی باطنی خوبیان بھی

آپ اپنی نظیر ہین۔ ایک جنتری مین جسقدر معلومات اور رجوع بیان ہونا چاہئیے وہ سب اسمین بدرجۂ اتم موجود ہین اس سے بڑھکر یہ کہ جنتری مین سال بسال اہم واقعات کا خلاصہ اسطرح درج کیا جاتا ہے کہ جنتری گویا خلاصہ تاریخ کا کام دیتی ہے۔

چنانچہ انقلابات روم وایران اور مرکب ہوائی پر اس جنتری مین عمدہ بحث ہے تاریخ افغانستان کا ایک حصہ اور واقعات متعلق بہ تاریخ اسلام ایسی چیزین ہین جنکو ہمیشہ محفوظ رکھنا چاہئیے۔ ہمین اس خصوص مین منشی صاحب سے یہ شکایت ہے کہ وہ اس قسم کی چیزوں کو جنتری سے علیحدہ طبع نہین کرتے۔

بہرحال اُردو زبان مین فن طبع اور ترتیب جنتری کی جو انتہائی حد اسوقت ہو سکتی ہے اِس جنتری مین جمع ہین۔ ہمارے خیال مین نہین آتا کہ اسمین کیا ترقی ہو سکتی ہے جب تک خود منشی صاحب کوئی جدید ترقی نہ دکھاوین اگر آپ اس کا لُطف اُٹھانا اور مولف کی جانکاہی کی داد دینا چاہتے ہین تو درجۂ اول کی جنتری عہ پر نامی پریس کانپور سے طلب فرمائیے ورنہ دوسرے تیسرے درجہ کی بازار سے خریدیئے مگر بڑی جنتری خریدیئے دھوکھا نہ کھائیے۔

مشرق (گورکھپور) یہ ہفتہ وار اخبار فرائض اخبار نویسی کو زائد از دو سال سے نہایت خوبی کے ساتھ انجام دے رہا ہی چونکہ تاریخ اجرا سے ہم اسے مسلسل دیکھتے رہے ہین ہم بلا تامل یہ کہتے ہین کہ اول درجہ کے اخبارات مین اسکا شمار ہونا چاہئیے۔ وقت پر شائع ہونا سلامت روی سے ہر مسلہ پر بحث کرنا حالات مُلکی سے ناظرین کو باخبر رکھنا اسکی خصوصیات مین سے ہی

# سنہ ۱۹۰۹

تاریخ دنیا مین یہ سال بھی اپنی خصوصات اور اہم واقعات کیسبب سے یادگار رہیگا مشکل سے کوئی ملک ہوگا جسمین اسنے اپنا ایک ایک نشان ایسا نہ چھوڑا ہو جو مدتون یاد رہے اور جسکی علمی ' سیاسی یا تجارتی معاملات مین اسنے کوئی نہ کوئی ایسا تغیر نہ کیا ہو جو معتد بہ اثر رکھتا ہو۔ ایشیا ' یورپ ' افریقہ ' امریکہ ' ہر جگہہ ایک نہ ایک نیا شگوفہ اسنے کھلایا۔ کسیکو نقصان پہنچایا اور کسیکو فائدہ۔ لیکن یہ نقصانات و فوائد ایسے نہین تھے جو روز واقع ہوتے رہتے ہین نقصان ہوا تو ویسا ہی اہم اور فائدہ ہوا تو ویسا ہی عظیم الشان !!

## اقوام مین تحریک

قومون مین اسنے نئی نئی تحریکین پیدا کین پرانی قومون نے نئے جنم لیئے اور نئی قومون نے میدان ترقی مین اور آگے قدم بڑھاے۔

ہندوستان مین ابتدا ہی سال سے رفارم اسکیم کا انتظار رہا اور پندرہوین نومبر تاریخ ہند مین ہمیشہ یادگار رہیگی جس روز وہ اسکیم اپنی منظور شدہ حالت مین ہندوستان مین شائع ہوئی۔ (اسکی تفصیلی کیفیت "اصلاح کونسل" مین دیجا چکی ہے) بعض نا عاقبت اندیشون سے اس سال بھی ایسے حرکات سرزد ہوے جو ہرگز اس مقصد کے حاصل کرنے مین کامیاب نہین ہوسکتے جسکے لیے وہ خود کو اور اپنے

ملک کو خطرہ مین ڈال رہے ہین۔ چنانچہ (۱۰ فروری کو) ایک بنگالی طالبعلم نے پبلک پراسیکوٹر مقدمہ علیپور کو کلکتہ مین قتل کر دیا (یکم جولائی کو) مدن لال دھنگڑا نے سر ولیم کرزن وائلی اور ڈاکٹر لال کاکا کو لندن مین پستول سے ہلاک کیا۔ (۱۷۔ اگست کو اسے پھانسی دیگئی) ۱۳۔ نومبر کو احمد آباد مین حضور والسرائے کی گاڑی پر بم پھینکا گیا مگر ناکام رہا۔ (۲۲ دسمبر کو) مسٹر جیکسن کلکٹر ناسک گولی سے مقتول ہوے۔

باوجود اسکے گورنمنٹ نے ان لوگونکے ساتھ صرف قانونی حدود کے اندر ہی سلوک کئے کوئی سختی غیر قانونی طور پر نہین کی۔

(۶۔ مئی کو) علی پور کے مقدمہ سازش مین منجملہ ۳۶ کے صرف دو کو پھانسی کا حکم ہوا ۹۔ جون کو گنیش ہ مودر کو باغیانہ تحریر کے سبب قید مادام الحیات اور ضبطی جائداد کا حکم ہوا۔ اخبار کال (پونا) اور سوراج (الہ اباد) وغیرہ پر مقدمات قائم ہوئے اور سزائین بھی ہوئین۔ گرم اخبارات نے صرف گورنمنٹ کے خلاف ہی مضامین نہین لکھے بلکہ اپنے مخالفین کے خلاف بھی ایسے سخت مضامین لکھے کہ مسٹر گوکھلے جیسے شخص کو مجبور ہونا پڑا کہ ہندی پنچ (ممبئی) پر نالش کرین۔ (۷۔ دسمبر کو) ممبئی ہائیکورٹ نے اس مقدمہ مین انھین پانچ ہزار کی ڈگری دی۔ انگلستان مین سفیے دوسری جانب غلطی کی اور (۶۔ جولائی کو) لالہ لاجپت راے کو کلکتہ ہائیکورٹ نے

---

لہ یہ عجیب اتفاق ہے کہ اسی تاریخ کو روسی خفیہ پولیس کا افسر کرنل کارپاف سینٹ پیٹرس برگ مین بم سے ہلاک ہوا اور اسیر دزاہی۔ دان یان (وزیر اعظم کوریا) کو خنجر سے مہلک زخم پہنچایا گیا۔

اس اخبار کے خلاف پندرہ ہزار کی ڈگری دی۔

سکرٹری آف اسٹیٹ کی کونسل مین دوہندوستانیونکے شمول کے بعد جو اعلے ترین عزت گورنمنٹ نے ہندوستانیونکو دی وہ (۱۲-مارچ) کو مسٹر سہنا کا اکزیکٹیو کونسل وائسراے مین مقرر ہونا تھا۔ مسلمانونکو اسوقت قدرے مخصمانہ شکایت کا موقع ملا مگر جب (۲۲-نومبر کو) مسٹر امیر علی سے پریوی کونسل کا حلف لیا گیا تو مسلمانون کی تمام شکایتین مٹ گئین اور انھون نے احسانمندی کا اظہار کیا۔

لارڈ کچنر جنھون نے فوج کی نئی ترتیب مین لاثانی کوشش کی تھی اور تمام فوج کو نو مکمل ڈویژن مین تقسیم کر کے اسکی قوت جنگ بہت بڑھادی تھی اور جنکی مخالفت مین لارڈ کرزن کو استعفا دینا پڑا وہ بھی اس سال ہندوستان سے رخصت ہوگئے۔ انکی جگہ جنرل سر او مور کریگ کا تقرر ہوا اور لارڈ کچنر کو فیلڈ مارشل کے درجہ پر ترقی دیگئی اور وہ بحر مڈیٹرینین کے کمانڈر مقرر ہوئے۔

اس سال ہندوستانمین (۲۴-مارچ) جنرل سر امر سنگھ (۹-اکتوبر) لال موہن گھوش اور اردو شعرا مین (۲۰-اکتوبر کو) حضرت جلال کے انتقال سے ملک کو بہت نقصان پہنچا۔ لارڈ رپن کا انتقال بھی مفاد ہند کیلئے مضر ہوا۔

۲۷-دسمبر کو اجلاس انڈین نشنل کانگرس کا افتتاح لاہور مین ہوا۔ فریق گرم شرکت کانگرس سے علحدہ رہا اور آخر وقت مین سر فیروز شاہ مہتا کا پریسیڈنٹی سے استعفا دیدینا فریق نرم کے اور بھی دقت کا باعث ہوا۔ آنربل پنڈت مدن موہن مالویہ نے بروقت

صدارت قبول کرکے حامیان کانگریس کو مشکور کیا مگر اپنے ایڈریس کے بعض فقرات سے مسلمانون کو شکایت کا نیا موقع دیا۔ انھین دنون رنگون مین آل انڈیا محمدن ایجوکیشنل کانفرنس کا جلسہ زیر صدارت آنریبل سر راجہ علی محمد خان منعقد ہوا ایسے دور دراز مقام پر ایجوکیشنل کانفرنس کا منعقد ہونا بہت بڑی کامیابی ہے۔

انگلستان کے نظام حکومت مین بھی اس سال نے آیندہ وسیع انقلاب کی بنیاد ڈال دی ہے۔ لبرل گروہ کو ہاؤس آف لارڈ سے ہمیشہ زک پہنچا کرتی تھی اکثر مدبرین کی یہ رائے ہے کہ لبرل فریق کسی وقت بھی حکومت نہین کرتا کیونکہ جب کنسرویٹو برسر حکومت ہوتے مین تو ہاؤس آف لارڈ سوتا رہتا ہے اور آنکھ بند کرکے انکے تمام پیش کردہ قوانین پاس کرتا چلا جاتا ہے مگر جب لبرل حکومت حاصل کرتے ہین تو کنسرویٹو انکی تجاویز کو ہاؤس آف لارڈ سے نامنظور کرا دیتے ہین۔ موجودہ وزارت کو پے در پے یہی تلخ تجربہ حاصل ہوا اور جب (۲۹- اپریل کو) مسٹر لائڈ جارج نے اپنا مشہور بجٹ پیش کیا اسیوقت یہ خیال پھیل گیا کہ ہاؤس آف لارڈ سے نامنظور کردیگا۔ (۴- نومبر کو) فائنس بل ہوس آف کامنس مین (۳۷۹ بمقابلہ ۱۴۹) پاس ہوا مگر (۳۰- نومبر کو) ہاؤس آف لارڈ مین (۷۵ بمقابلہ ۳۵۰) نامنظور ہوگیا۔ گورمنٹ نے اسیوقت طے کرلیا کہ پارلیمنٹ برخاست ہو نیا انتخاب ہو اور اب تمام لبرل یہ چاہتے ہین کہ ہاؤس آف کامنس کی تجاویز کو نامنظور کرنے کا اختیار ہاؤس آف لارڈ سے سلب کرلیا جاے۔

امپیریل پریس کانفرنس بھی اپنی اہمیت کی وجہ سے خاص طور پر ذکر کے قابل ہے - سلطنت کے ہر گوشہ سے اڈیٹرونکا لندن مین جمع ہونا اور باہمدگر تبادلہ خیال کرنا بہت ہی مفید ثابت ہوگا - اس کانفرنس کی مختصر رُوداد ہم درج ذیل کرتے ہین :-

(۵ - جون) ڈیلیگیٹونکی دعوت ہوئی کانفرس کا افتتاح ہوا اور لارڈ روزبری نے پرزور تقریر کی -

(۷ - جون) کانفرنس کا پہلا باضابطہ اجلاس فارن آفس مین ہوا اور شرح تار اور اخبارات مین باہمدگر خبرین بھیجنے کے متعلق مباحثہ ہوا -

(۸ - جون) مسٹر میک کنا اور سرایڈورڈ گرے نے فارن آفس مین ڈیلیگیٹون کے روبرو تقریرین کین -

(۹ - جون) مسٹر بالفور صدرنشین ہوئے اور جنگی صورت معاملات پر تقریر کی - اسیروز لارڈ میر نے ڈیلیگیٹون کی دعوت کی -

(۱۰ - جون) اخبار نویسی اور لٹریچر کے تعلق پر بحث ہوئی - لارڈ مارلی پریسیڈنٹ تھے اور نہایت ہی فصیح تقریر کی - لارڈ موصوف کے علاوہ لارڈ ملنر اور مسٹر ونسٹن چرچل نے بھی تقریرین کین -

(۱۱ - جون) الڈرشاٹ مین ڈیلیگیٹون نے فوج کا معائنہ کیا - ڈیلیگیٹون کے اعزاز مین گورنمنٹ کیجانب سے دعوت ہوئی جسکے صدر لارڈ کرو تھے - وزیر اعظم نے

گورنمنٹ اور پریس کے بالاتفاق کام کرنیکی نسبت ارشاد فرمایا۔

(۱۲-جون) ڈیلیگیٹون نے قواعد بحری کا معائنہ کیا۔

(۱۳-جون) ڈیلیگیٹ مختلف اطراف ملک مین چلے گئے۔

ہندوستان اور انگلستان کو چھوڑکر دوسرے ممالک کیجانب جب ہم نظر ڈالتے ہین تو دیکھتے ہین کہ شروع ہی سال مین بلغاریہ نے زور شور کے ساتھ خود مختاری کا اعلان کیا۔ معاملات نے طول کھینچا روس نے (۲-فروری کو) مداخلت کی ٹرکی مطالبات بلغاریہ کو اپنے مطالبات مین وضع کرنا چاہا۔ ٹرکی نے مزاحمت کی دول نے دونون جانب اثر ڈالا (۱۵-مارچ کو) روس و ٹرکی کے اختلافات طے ہوگئے ور (۱۸-اپریل کو) بلغاریہ کے معاہدہ پر دستخط ہوگیا اور بالآخر (۲۳-اپریل کو) انگریزی اور فرانسیسی سفرا نے صوفیا مین بلغاری وزیراعظم کو بلغاریہ کی خود مختاری کی باضابطہ اطلاع دی۔ (۷-اپریل کو) آسٹریا۔ جرمنی اور اٹلی نے بھی بلغاریہ کی خود مختاری تسلیم کرلی۔ اب بلغاریہ یورپ مین ایک خود مختار حکومت ہے۔

ادھر بلغاریہ اپنی خود مختاری کیلیے کوشان تھا۔ ادھر ۱۳-اپریل کو قسطنطنیہ مین وہ شورش ہوئی جو ہمیشہ تاریخ عالم مین یادگار رہیگی۔ ۶-اپریل کو حسن فہمی آفندی اڈیٹر سربستی کو جو دستور کے خلاف تھا کسی نے قتل کردیا۔ علما اور عوام مین نوجوان ترکونکی طرف سے بدظنی پیدا ہوئی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ۱۳-کو سخت ہنگامہ ہوگیا جسمین وزیر عدالت قتل ہوئے اور وزیر جنگ کو زخم پہنچا۔ دوسرے روز نئی وزارت قائم ہوئی۔

توفیق پاشا وزیر اعظم ہوے - (۱۵- کو) ناظم پاشا گریزن اور ول آرمی کور کے کمانڈر مقرر ہوے اونہون نے فوراً ہی تمام افسرونکو جو قید ہوگئے تھے رہا کردیا - ۱۷- کو سالونیکا اور ادرنہ کی باغی فوجین قسطنطنیہ کے قریب آگئین (۱۸- کو) ٹرکی پارلیمینٹ کا خفیہ اجلاس ہوا - ۲۳- کو سلطان عبد الحمید اپنے آخری رسم سلاملک کیلیے نکلے اور اسی روز شوکت پاشا فوج باغی کے کمانڈر مقرر ہوے (۲۴- کو) باغی فوج قسطنطنیہ مین داخل ہوگئی (۲۵- کو) اونہون نے محل سلطانی پر قبضہ کرلیا (۲۷- کو) سلطان عبد الحمید خان معزول کیے گئے - اور رشاد آفندی سلطان محمد خامس کے لقب سے سلطان ہوے - (۲۸- کو) سلطان معزول سلونیکا روانہ کیے گئے - اسکے بعد ٹرکی مین اصلی حکومت شوکت پاشا کی اور برائے نام حکومت سلطان محمد خامس اور پارلیمینٹ کی قائم ہوگئی - (۴ مئی کو) توفیق پاشا نے مع اپنے ساتھیونکے وزارت سے استعفا دیا اور (۵ مئی کو) سلطان نے حلمی پاشا کو وزیر مقرر کیا - نوجوان ترکون نے دستور کی آڑ مین اپنے مخالفین سے جو شدید انتقام لیا وہ ظلم و تشدد کے مہیب واقعات مین نمایان طور پر ہویدا رہیگا - اس سلسلہ مین یہ امر قابل ذکر ہے کہ عرصہ کے بعد سلطان نے قسطنطنیہ سے باہر قدم رکھا اور بروسہ اور دوسرے مقامات کو گئے - ۲۹- دسمبر کو حلمی پاشا نے وزارت عظمی سے استعفا دیا اور (۳۰- دسمبر کو) حقی پاشا وزیر اعظم مقرر ہوے

سلطان عبد الحمید خان کے عزل کے بعد شاہ ایران کو بھی تخت سے جدا ہونا نصیب ہوا - شاہ نے دستور طلبون پر جو سختیان کین تھین اسکے سبب سے علانیہ

بغاوت عرصہ سے ہو رہی تھی۔ نوبت باینجا رسید کہ (۱۳- مارچ کو) روسی فوج ایران کی جانب روانہ ہوئی اور (۲۷- اپریل کو) دو ہزار چھ سو روسی تبریز مین داخل ہو گئے (۵- مئی کو) شاہ نے دوبارہ دستور کا اعلان کیا مگر اسپر قائم نرہے (۷- جولائی کو) مزید روسی فوج ایران مین داخل ہوئی اور قومی گروہ اور شاہی گروہ مین انھین دنون مین پے درپے مقابلے ہوئے اور آخر (۱۳- جولائی کو) نیشنلسٹ طہران مین داخل ہو گئے اور (۱۶- کو) شاہ کو معزول کر کے انکے بڑے بیٹے میرزا احمد کو تخت نشین کیا۔ بعد طے ہو جانے معاملات باہمی کے ۹- ستمبر کو شاہ سابق طہران سے روانہ روس ہوئے۔ یہ پرجوش قومی فریق بھی مالیہ ایران کو درست نکر سکا اور (۷- ستمبر کو) پارلیمنٹ نے طے کیا کہ بیرون ملک سے قرض لیا جاے اور مالیہ کی درستی کیلیے یوروپین مقرر کیے جائین۔

جنوبی افریقہ کی مختلف نوآبادیان جو زیر حفاظت برطانیہ عظمیٰ خودمختارانہ حکومت کرتی ہین انمین یہ خیال پیدا ہوا کہ سب متفق ہو کر مثل ممالک متحدہ امریکہ یا آسٹریلیا کی ایک سلطنت ہو جائین۔ چنانچہ (۲- فروری کو) کیپ ٹاون مین ایک خاص مجلس اس غرض سے ہوئی اور طے پایا کہ پارلیمنٹ کی نشست کیپ ٹاون مین ہو حکومت کا صدر پریٹوا یا ہوا اور عدالت کا صدر بلوم فانٹین۔ (۱۰- مارچ کو) اس ایکٹ کا مسودہ شایع ہوا۔ ٹرانسوال اور کیپ ٹاون کی پارلیمنٹون نے اسے منظور کر لیا مگر نیٹال نے مخالفت کی اگرچہ بعد کو اسنے بھی اپنی منظوری دیدی۔

جنوبی افریقہ سے یہ ایکٹ پاس ہوکر انگلستان کی پارلیمنٹ کی منظوری کیلئے گیا (۱۶-اگست کو) ہاؤس آف لارڈز مین اور (۱۹-اگست کو) ہاؤس آف کامنس مین بلاترمیم پاس ہوگیا- اس ایکٹ مین ہندوستانی تارکان وطن اور دلیسی اقوام حقوق انسانیت سے جسطرح محروم کیے گئے ہین اسکی ترمیم کیلیے علاوہ ہندوستانیون اور دلیسیونکے بہت سے نیک دل انگریزون نے بھی کوشش کی مگر ایک پیش نہ گئی- ہاؤس آف کامنس مین یہ ترمیم ۵۷ بمقابلہ ۵۵ کے نامنظور ہوئی- کیپ سے قاہرہ تک جس ریل کے بننے کی تجویز ہے اسمین بڑی ترقی ہوئی اور اب یہ ریل حدود کانگو تک پہنچ گئی ہے-

مصر نے بھی اس سال مین کچھ نہ کچھ فائدہ حاصل کرلیا- (۸-فروری کو) قاہرہ مین مجلس قومی کا افتتاح ہوگیا- گرمجوش اصحاب کامل آزادی کے مقابلہ مین اسے لاحاصل سمجھتے ہین چنانچہ نوجوانان مصر کی دوسری کانگرس حریت مصر کیلیے دسمبر مین بمقام جنیوا منعقد ہوئی- لیکن جو لوگ قدم بقدم مدارج ترقی طے کرنا چاہتے ہین وہ قومی مجلس کے افتتاح سے بہت کچھ راضی ہین- مصر کیلئے یہ امر بھی اس سال کی یادگار ہین باعث فخر رہیگا کہ خدیو نے حج سے مشرف ہوکر قدیم خلفا کی سنت کا احیاء فرمایا-

چین و جاپان نے بھی شاہراہ ترقی مین قدم آگے بڑھائے خاصکر چین مین بہت سی جدید اصلاحات ہوئین- پیکن سے کلگان تک چینیون نے اپنی خاص

اپریل ۲۲ اپریل کی تیارہ کی ۱۷ اور ۲۱ - اکتوبر سے وہ جاری ہوگئی - جاپانیون نے کوریا پر اپنا قبضہ مستحکم کرلیا - پرنس اٹیو یا رسڈن کے معائنہ کیلیے گئے - وہان ایک باشندہ کوریا نے انھین قتل کردیا اور کوریا پر جاپانیون کا تشدد اور زیادہ ہوگیا -

امریکہ مین بھی اس سال پریسیڈنٹ کا نیا انتخاب ہوا اور (۴) - مارچ کو مسٹر ٹیفٹ جدید پریسیڈنٹ مشتہر ہوئے -

# مختلف سلطنتونکے تعلقات

سلطنتونکے باہمی تعلقات مین زیادہ کشیدگی نہین پیدا ہوئی بلکہ اس اعتبار سے یہ سال اچھا گزرا - ملک معظم نے جو طریقہ اختیار کیا ہے وہ ہمیشہ کامیاب ثابت ہوا ہے یعنی مختلف شاہان یورپ سے ملاقات کرتے رہنا - اس سال ملک معظم پیرس (۶ - مارچ) اور مالٹا (۲۱ - اپریل) تشریف لیگئے - سابق ملکہ روس (۸ - مارچ کو) اور نسیمو ٹو شاہزادہ جاپان (۸ - جون کو) لندن آئے - ۲ - اگست کو زار روس ملک معظم سے ملنے کاؤس مین آئے اور (۱۵ - نومبر کو) شاہ پرتگال لندن مین ملک معظم کے مہمان ہوئے - قیصر جرمن نے شاہنشاہ آسٹریا سے (۱۴ - مئی کو) وانا مین ملاقات کی اور (۱۷ - جون کو) مجور کا مین زار روس سے ملے - زار روس (۲۶ - جون کو) اسٹاکہام آئے اور (یکم اگست کو) بندرگاہ چیربورگ مین پریسیڈنٹ فرانس سے ملاقات کی -

لیکن بادشاہوں کی ملاقاتوں سے زیادہ اہم یہ امر اس سال واقع ہوا کہ ایک ملک کے قائمقام دوسرے ملک کا مہمان ہوتا ہے - اگر اس طریق نے ترقی کی تو مفاد خلائق اور امن عامہ کے لیے بہت ہی مفید ثابت ہوگا -
چنانچہ (۱۳ مئی کو) برلن مینو سپلٹی کے چند ممبران مع چیرمین بطور مہمان لندن کارپوریشن کے لندن آئے - (۴ - جون کو) برلن لیبر پارٹی کے ممبر جرمن گئے - (۲ - جون کو) روسی ڈیوما اور کونسل آف ایمپائر کے ممبر لندن آئے - ملک معظم نے بھی (۲۵ - جون کو) ان ممبروں سے ملاقات کی - ترکی پارلیمینٹ کے بھی چند ممبر لندن آئے اور (۲۳ - جولائی کو) گورنمنٹ کیجانب سے انھیں ہاؤس آف کامنس میں دعوت دیگئی -
متعدد بین الاقوام کانفرنسیں بھی اس سال میں منعقد ہوئیں - (یکم فروری کو) شنگھائے میں افیون کی بین الاقوام کانفرس ہوئی اور اسکے نتیجے کے طور پر یہ طے ہوا کہ اگر چین خود افیون کی کاشت نہ بڑھائے تو ہندوستان رفتہ رفتہ افیون کا بھیجنا کم کرکے آخر میں بالکل بند کردیگا - (۲۷ - اپریل کو) عورتوں کی طلب حقوق کی بین الاقوام کانفرس لندن میں منعقد ہوئی اور (۲ - جون کو) اسی پایہ تخت میں کیمیاء عملی کی بین الاقوام کانفرنس کا انعقاد ہوا - (۲۸ - اگست اور مابعد تاریخوں میں) بین الاقوام طبی کانفرنس بداپسٹ میں ہوئی اور انھیں تاریخوں میں پیرس میں بین الاقوام تجارتی کانفرنس ہوئی (۲۰ - ستمبر کو) بین الاقوام پریس

کانفرنس لندن مین شروع ہوئی ہیس ممالک کے قائمقام موجود ہے۔ سب سے اہم بین الاقوام کانفرس (۱۲۔ اکتوبر کو) امریکہ مین منعقد ہوئی۔ یہ کانفرنس علاج دق کی تحقیقات کیلئے منعقد ہوئی تھی۔ انھین تاریخون مین ہندوستان مین ملیریا کی تحقیقات کیلیے کانفرس ہوئی (اگرچہ یہ کانفرس انٹرنیشنل نہ تھی مگر ہندوستان کیلیے بہت ہی اہم تھی)۔

بہت سے نئے معاہدات بھی اس سال مختلف اقوام کے درمیان ہوے (۱۰۔ مارچ کو) انگلستان اور سیام کے درمیان بنکاک مین ایک جدید معاہدہ ہوا جسکے رو سے سیام کے تین صوبے ریاستہاے ملایا مین زیر حفاظت برطانیہ شامل کیے گئے۔ (۱۱ جون کو) معاہدہ کی نقل شائع ہوئی اور (۲۶۔ جولائی کو) یہ صوبجات کلیتہ انگریزی حکومت مین منتقل ہو گئے۔ فرانس اور جرمن کے درمیان مراکو کی نسبت جو اختلافات تھے وہ (۹۔ فروری کو) بذریعہ ایک معاہدہ کے طے ہو گئے۔ ۹۔ اپریل کو انگلستان، اٹلی اور جرمنی نے آسٹریا کے ساتھ بوسینا اور ہرزیگوینا کا الحاق منظور کر لیا۔ اور معاہدہ برلن کی دفعہ ۲۵ کالعدم ہو گئی (۲۶۔ جولائی کو) انگریزی۔ روسی۔ اطالی اور فرانسیسی فوجون نے کریٹ کا تخلیہ کر دیا۔ (۶۔ اگست کو) سفیر جاپان نے چینی گورمنٹ کو اطلاع دی کہ آنٹنگ ملڈن ریلوے کے متعلق جاپان اب آزادانہ کارروائی کریگا اور چینی گورمنٹ کے اتفاق کا انتظار نہین کریگا۔ مگر (یکم ستمبر کو) چین و جاپان کے درمیان قابل اطمینان معاہدہ ہو گیا۔

# جنگ

دو لڑائیاں بھی اس سال پیش آئین - "جنگ مراکو و اسپین" - (جولائی مین) اہل مراکو نے اسپین کی زیادتی سے عاجز آکر مقام ریف مین اپنر حملے کیے - اور ابتداً سخت نقصان اسپینی فوج کو پہنچا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ میڈرڈ اور بارسیلونا سے شروع ہوکر تمام اسپین مین شورش پھیل گئی لیکن آخر اہل مراکو کو دبنا پڑا اور دونون ملکو مین صلح ہوگئی - اس جنگ کے نتیجہ کے طور پر ایک اور اہم واقعہ ظہور پذیر ہوا - سینر فرر نے گورمنٹ اسپین کی کارروائی جنگ پر اعتراضات کیئے گورمنٹ نے اپنر شرکت بغاوت بارسیلونا کا جرم عائد کیا انھون نے ۱۰ - اکتوبر کو اس شرکت سے انکار کیا - مگر گورمنٹ کے حکم سے انھین (۱۳ - اکتوبر کو قلعہ مانٹجک مین گولی ماردی گئی - سینر فرر کوئی معمولی شخص نہ تھا اور گورمنٹ کی یہ کارروائی معمولی کارروائی نہ تھی - لندن - روم - پیرس وغیرہ مقامات پر سخت ہنگامے ہو گئے - تمام یورپ نے گورمنٹ اسپین کے اس فعل پر لعنت کی - گورمنٹ کے مخالفین کو بھی موقع ملا اور انھون نے بھی سخت اعتراضات کئے - مجبوراً وزرا کو استعفا دینا پڑا اور جدید وزارت قائم ہوئی -

فرانس نے مراکو پر فوجی قبضہ قائم کر رکھا ہے (۲۳ - نومبر کو فرانسیسی پارلیمنٹ مین بعض ممبران نے اس قبضہ کے اٹھا لینے کی تحریک کی مگر ۱۰ مقابلہ

(۲۳۴) یہ تحریک مستر د ہوگئی۔

دوسری خفیف جنگ نکاراگوا میں ہوئی۔ دو امریکین نکاراگوا میں مارے گئے۔ ممالک متحدہ امریکہ نے پریسیڈنٹ نکاراگوا سے جواب طلب کیا ۲۔ دسمبر کو دونوں ملکوں میں تعلقات منقطع ہوگئے۔ (۲۴۔ دسمبر کو جنرل اسٹریڈا کی فوج نے گورنمنٹ نکاراگوا کی پوری فوج کو گھیر لیا۔

باوجود امن و امان کے قوموں میں جنگی تیاریاں زور شور کے ساتھ جاری ہیں ابتک ڈرٹیڈناٹ اول درجہ کا جنگی جہاز تھا اور اسکی تیاری پر جرمن اور انگلستان میں رقابت تھی اور ہر ایک اپنی پوری کوشش صرف کر رہا تھا لیکن اب جرمنی نے ایک ترقی شدہ ڈرٹیڈناٹ بنایا ہے جو موجودہ ڈرٹیڈناٹ سے بہت زیادہ خطرناک ثابت ہوگا۔ انگلستان بھی اسی قسم کے جہاز بنانے پر آمادہ ہوا ہے۔ اس سال کے اندر سات اول درجہ کی سلطنتوں نے ۹۶۔ ارب روپیہ جنگی طاقت پر صرف کر دیا ہے۔

# حادثات

ہندوستان اس سال کسی بڑے حادثے سے محفوظ رہا۔ اگرچہ طاعون تمام سال موجود رہا مگر پھر بھی اسکی شدت میں کمی رہی۔ (۱۰۔ فروری کو زلزلہ سے جو صدمہ مسینا کو پہنچا ہے وہ تباہی پومپیائی کیطرح ہمیشہ صفحہ روزگار پر عیان

رہیگا چشم زدن مین شہر کے شہر تباہ ہو گئے - لیکن اس موقع پر بھی متمدن
قومونکی اعلیٰ قابلیت کا یہی ثبوت ملتا ہے کہ کیونکر ساری دنیا نے اس
نقصان کی تلافی مین کوشش کی - ۱۰ - فروری کو زلزلہ آیا اور ۲۷ - مارچ کو
لندن کا چندہ بند ہوا - اتنے عرصہ مین تیس لاکھ پچاسی ہزار چندہ جمع ہو گیا -
(۱۶) - دسمبر کو) شاہ لیوپولڈ والی بلجیم کا انتقال ہوا - کانگو مین ظالمانہ غلامی اسی
بادشاہ نے قائم کر رکھی تھی اور یہ امید نہین کہ اسکے جانشین اسے ترک کر دینگے

## علمی ترقیات

اس ضمن مین اس سال دو امور خاص طور پر قابل ذکر ہین اول دریافت
قطبین دوسرے ہوائی جہاز کی ترقی -
(۲۳ - مارچ کو) لفٹنٹ شکلٹن جزیرہ اسٹوارٹ مین جہاز سے اترے
اور لندن کو تار دیا کہ انھون نے قطب جنوبی کے سو میل کے اندر یونین جیک
(علم برطانیہ) نصب کیا ہے - (۱۲ - جون کو) وہ لندن پہنچے اور اپنے سفر کے حالات سے
دنیا کو حیرت مین ڈال دیا - ابھی یہ حیرت ختم نہوئی تھی کہ یکایک یکم ستمبر کو رصدخانہ
برو سل کے ڈائرکٹر کو ڈاکٹر کوک کا تار ملا کہ وہ ۲۱ - اپریل سنہ ۱۹۰۸ء کو قطب شمالی
پہنچ گئے تھے - ۴ - ستمبر کو وہ کوپن ہیگن پہنچے اور انکا استقبال اس شان سے
ہوا جو بہت کم لوگون کو نصیب ہوا ہوگا - خود شاہزادہ ڈنمارک نے کشتی پر

جاکر انکا استقبال کیا - علمی مجالس نے اعلے سے اعلے خطابات دیے مگر اسی اثنا مین
(۶ - ستمبر کو) گورنر نیوفاونڈ لینڈ کو بے تار خبر رسانی کے ذریعہ سے پیغام پہنچا کہ
کمانڈر پیری نے اپریل سنہ ۱۹۰۹ء مین قطب شمالی دریافت کیا یورپ اور امریکہ کے
اخبارات مین جس شد و مد سے اس اختلاف پر بحث ہوئی شاید کسی بڑی جنگ کے
موقع پر بھی ایسی شد و مد کے مباحث نہونگے - کمانڈر پیری نے ڈاکٹر کوک کو
غلط بیان قرار دیا - بالآخر (۱۲ - اکتوبر کو) ممالک متحدہ امریکہ کی قومی مجلس جغرافیہ
نے ایک کمیٹی مقرر کی کہ دونون دعوی دارونکے کاغذات تحقیقاتی کا معاینہ
کرے - مگر کوپن ہیگن یونیورسٹی نے معائنہ کے لیے اپنا استحقاق مقدم سمجھا -
کاغذات وہان بھیجے گئے - ۲۱ - دسمبر کو یونیورسٹی کی مجلس نے فیصلہ کر دیا کہ
ڈاکٹر کوک کے کاغذات سے انکے قطب شمالی تک پہنچنے کا ثبوت نہین ملتا -
اور سہرا فتح کمانڈر پیری کو حاصل ہوئی - دوسری قومونکے حوصلہ مندونکو بھی قطب شمالی
تک پہنچنے کی خواہش ہوئی - جرمن مین کونٹ زپلین نے ہوائی جہاز کے ذریعہ
قطب شمالی تک پہنچنے کیلیے ایک کمیٹی قائم کی - انگلستان مین بھی اس خیال
کی تحریک ہوئی مگر ابھی تک کوئی نتیجہ نہین پیدا ہوا -

ہوائی جہاز مین مختلف کامیابیان اس سال ہوتی رہین اور ان مین
یہان تک ترقی ہوئی کہ اب سلطنتون نے جنگی اعتبار سے اسکی جانب نظر ڈالی ہے
چنانچہ (۱۳ - مئی کو) انگلستان کے محکمہ بحری کی جانب سے ایک خاص کمیٹی اس مسئلہ پر

غور کرنے کیلیے لندن مین منعقد ہوئی - اس سال مختلف اشخاص نے جو کامیابی
اس بارہ مین حاصل کی ہے وہ مختصراً درج ذیل ہے :-

(یکم اپریل) کونٹ زیلن نے اپنے ہوائی جہاز پر برلن سے میونچ تک
مسافت طے کی (۲- جون) مسٹر لیتھم نے اپنے ہوائی جہاز پر فرانس سے اڑ کر
انگلستان پہنچنے کی کوشش کی - آٹھ میل سمندر مین آکر موٹر بگڑ گیا - اور جہاز
گر پڑا لیکن فرانسیسی کشتی ہاربن نے انھین مع انکے ہوائی جہاز کے بچا لیا مگر
(۲۴- جولائی) ایم - بلیرٹ نے کامیابی کے ساتھ اپنے ہوائی جہاز پر انگلش چینل
کو طے کیا -

(یکم اگست کو) کونٹ زیلن اپنے ہوائی جہاز پر دو سو میل کا سفر طے
کر کے فرینکفورٹ پہنچے -

(۲۴- اگست) مقام ریم مین ہوائی جہازونکا مقابلہ ہوا جسمین ایم
بلیرٹ نے بہت کامیابی حاصل کی ۲۷- اگست کو سب سے بڑا انعام بیس ہزار کا
ایم - فارمین کو ملا -

(۲۰- ستمبر) ایم - روجر ۶۶۰ فٹ کی بلندی تک اڑا - (یکم نومبر) بروک لینڈ
مین ایم - پالمین تین گھنٹہ مین ۹۶ میل اڑے بلندی ۸۰۰ فٹ تھی - (یکم دسمبر)
مسٹر لیتھم دو گھنٹہ آندھی مین اڑتے رہے -

کئی اشخاص کو اس کوشش مین سفر آخرت اختیار کرنا پڑا مگر زندہ قومین

کب اسکی پرواہ کرتی ہین - چنانچہ (۲۲- ستمبر کو) مسٹر فریر ہوائی جہاز سے گرکر مرگئے اور (۶- نومبر کو) سینر فرینڈو کو بھی یہی واقعہ پیش آیا -

علمی دنیا مین اور بھی بہت سی دلچسپ باتین اس سال تحقیق ہوئین اور عمل مین آئین (۲۰- فروری کو) ایم فلیمرین فرانسیسی نے اعلان کیا کہ مشاہدات سے یہ طے ہوگیا ہے کہ دن رات مین زمین دوبار مد وجزر کے وقت ہل جاتی ہے (۲۵- اگست کو) ڈیوک آبروزی ہمالیہ پر چوبیس ہزار فٹ تک چڑہے - ابتک ہمالیہ پر اتنا بلند چڑھنے مین کسی نے کامیابی نہین حاصل کی - علمی ترقی کا ایک نیا کرشمہ ۲۱- اکتوبر کو نمایان ہوا جب ملک معظم نے انگلستان سے صرف ایک بٹن دباکر مانٹریل (کناڈا) کے ایک اسپتال کا افتتاح کردیا -

غرضکہ زمانہ اسیطرح گزرا اور گزرتا ہی البتہ جو کل تھے وہ آج نہین ہین اور جو آج ہین وہ کل نہ رہینگے -

این گنبد لاجوردی وزرین طشت　　بسیار بگشت است و دگر خواہد گشت
یک چند ز اقتضا ؛ دوران قضا　　ما نیز چو دیگران رسیدیم و گزشت
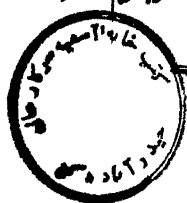
# ماہ گزشتہ

(اگرچہ صرف فروری کے واقعات اس پرچے مین دینا چاہئے تھے مگر چند اہم واقعات جنوری کے بھی بہت ہی اختصار سے لکھ دیے جاتے ہین)

## جنوری

۴-۵- جنوری کو کل صوبجات ہند کی جدید کونسلین اپنے اپنے صدر مقامات پر منعقد ہوئین - ممبران نے حلف لیئے اور وائسرائے کی کونسل کیلیئے قائمقامونکا انتخاب ہوا - اور ۲۵- کو جدید امپریل کونسل کا اجلاس کلکتہ مین ہوا - انگلستان مین یہ مہینہ الکشن کا تھا اور جو نازک صورت معاملات کی پیش ہو گئی ہے ابھی تک نہین کہا جا سکتا کہ اسکا نتیجہ کیا ہوگا - الکشن کا نتیجہ حسب ذیل ہوا - لبرل ۲۷۵ - کنزرویٹو ۲۷۳ - لیبر ۴۱ نیشنلسٹ ۸۲ - لبرل گورنمنٹ قائم ہے مگر انکا انحصار لیبر اور نیشنلسٹ ممبرانکی امداد پر ہے ۱۷- کو الہ آباد مین یونیورسٹی سنیٹ ہال کا سنگ بنیاد ہز آنر نے نصب کیا - ۲۱ سے ۲۳ تک کایستھ کانفرنس کا اجلاس آگرہ مین ہوا - ۲۱- کو ہیلی کا مٹ دستارہ دمدار جسے ہیلی نے دریافت کیا تھا) افق ہندوستان پر نمایان ہونا شروع ہوا - ۲۲- کو شمس العلماء محمد حسین آزاد کا انتقال ہو گیا - ۲۴- کو خان بہادر شمس العالم عمارات ہائی کورٹ کلکتہ کے اندر ایک انارکسٹ کی گولی سے مقتول ہوئے - ۲۶- سے دہلی مین زیر صدارت پرنس آرکاٹ مسلم لیگ کا جلسہ ہوا - ایکٹ ۱۹۰۶ء کا نفاذ کل ہندوستان مین ہو گیا - ٹرانسوال کے ہندی تارکان وطن کیلیے جا بجا جلسے ہوے اور امداد کے لیے روپیہ جمع کیا گیا -

## فروری

۱- الکشن کے بعد مسٹر اسکوتھ کینس اور مسٹر لائیڈ جارج اور مسٹر برنس پیرس روانہ ہوئے - یونان مین نئی وزارت قائم ہوئی - ایم ڈریگومس وزیر اعظم ہوے - دریاے سین کی طغیانی کم ہونا شروع ہوئی چالیس ملین (۴۰ کرور روپیہ) کے نقصان کا اندازہ کیا جاتا ہے - بیرندرا ناتھ گپتا کو ہائی کورٹ کلکتہ سے پھانسی کا حکم ہوا - آنریبل فضل بھائی کریم بھائی کی تحریک سے علیگڈھ کالج مین ولایت کی تعلیم کیلیئے فنڈ قائم ہوا اور خود انھون نے دس ہزار دیے -

۲- لفٹنٹ گورنر پنجاب نے قلعہ دہلی مین دربار عام کیا-
ایتھنز کی پارلیمنٹ بند کرنیکی تجویز ہوئی- کونسل
قانونی سیلون کی اصلاح کی نسبت طے ہوا کہ ابھی موجودہ
طریقہ قائم رہے - مسٹر امیر علی کو لندن مین ڈنر دیا
گیا اور لارڈ رے نے کہا کہ اگر پریوی کونسل اور ہاؤس
آف لارڈز کا عدالتی صیغہ ایک ہوجائے تو مسٹر امیر علی
ہاؤس آف لارڈ مین شامل ہوجائینگے- ڈولس ہگل لاج
کی پردہ پارٹی مین ستر لیڈیان شریک ہوئین-
چار برٹش جہاز یونان کو روانہ ہوے- یونان نے
ظاہر کیا کہ کریٹ کے قائمقامونکو شریک کرنیکا ارادہ
نہین ہے صوفیا مین سرکاری طور پر اعلان کیا گیا کہ بلغاریہ کا
ٹرکی سے جنگ کا ارادہ نہین ہے-

۳- محکمہ تار برقی ہند کی از سر نو ترتیب ہوئی اور
تنخواہونکا جدید معیار قائم کیا گیا- ہز ہائنس آغا خان نے
دار العلوم ندوۃ العلماء (لکھنؤ) کا معائنہ کیا اور
(بعد کو) پانچسو کی رقم سالانہ اسکے لیے مقرر کی- کل
طاقتون نے قطعی ارادہ ظاہر کیا کہ کریٹ کے قائمقام
یونان کی قومی مجلس (پارلیمنٹ) مین نہ شامل ہونے
پاوین- آکسفورڈ اور کیمبرج مین یہ معاملہ پیش ہوا
کہ چین مین ایک یونیورسٹی قایم کیجاے- اوسکی پچاس
ہزار پاونڈ کی ضرورت ہوگی اور پانچ برس بعد
مزید دو لاکھ پاونڈ کی-

۴- مسلم لیگ (لندن) کے ڈیپوٹیشن کے جواب
مین سر ایف ہاٹ وڈ نے کہا کہ کوئی وجہ نہین
معلوم ہوتی کہ رمضان کے متعلق ہدایات کی
تعمیل نہ کی گئی ہو- اسکے متعلق ابھی خط و کتابت
جاری ہے- ایتھنز مین اعلان ہوا کہ قومی مجلس کا
انتخاب دسمبر تک نہین ہوگا اور اسمین صرف
یونانی ہونگے- شمالی لینڈ مین فساد پیدا ہوا
بہت سے لوگ مارے گئے- رحیم خان کو فارس مین
کامل شکست ہوئی اور وہ مع اپنے خاندان کے
روس کو بھاگ گئے- کونسل کا اجلاس کلکتہ
مین ہوا اور جدید پریس ایکٹ کا مسودہ پیش
ہوا- گورنمنٹ ہند نے لوکل گورنمنٹونکو لکھا
کہ ملیریا کی مزید کارروائی جاری رہے-

۵- یونانی سفیر متعینہ قسطنطنیہ نے رفعت پاشا سے
ملاقات کی اور یقین دلایا کہ یونان کی پالیسی صلح
کی ہے طغیانی پیرس کیلیے لندن مین پچاس ہزار پونڈ

جمع ہوئے۔ گورنر روسی قاف نے رحیم خان اور اوسکے
خاندان کو روسی حدود مین آنیکی اجازت دی مگر انکے
ساتھیونکو روک دیا۔ ممالک متحدہ امریکا و جرمن
مین تجارتی معاہدہ ہوگیا اور تجارتی جنگ برطرف
ہوئی - شاہ سویڈن پر عمل جراحی کیا گیا۔

۶- علاء السلطان کے جواب دربارہ تخلیہ افواج کو
مجلس ایران نے ناکافی سمجھا وہ اپنی جگہ سے مستعفی
ہوئے اور عارضی طور پر صیغۃ الملک وزیر خارجہ مقرر
ہوئے۔ وزرائے فرانس نے بیس ملین فرانک پالیمنٹ
سے طلب کیے تاکہ مصیبت زدگان سیلاب کی مدد کیجائے

۷- صوبہ متحدہ کی کونسل کا اجلاس لکھنؤ مین منعقد
ہوا۔ سلطان ٹرکی نے اپنا ایک ماہ کا وظیفہ بحری
فنڈ مین دیدیا۔

۸- کونسل وائسرائے مین جدید پریس ایکٹ پاس
ہوگیا۔ اور وائسرائے نے فرمایا کہ جلاوطن رہا کردئے
جائینگے۔ برٹش سفیر متعینہ پیکن نے چینی گورنمنٹ
کو جواب دیا کہ انگین ریلوے کے متعلق بلا مشورہ
روس و جاپان برٹش گورنمنٹ کوئی قطعی فیصلہ نہین
کر سکتی۔ گورنر بمبئی نے اعلان کیا کہ یکم ستمبر ۱۸۳۵ء
کے بعد سے جتنے سکے کمپنی یا گورنمنٹ نے جاری
کیئے ہین سب رائج الوقت سمجھے جائین -

۹- مسٹر ایسکوتھ لندن واپس آگئے۔ دریائے سین
مین پھر طغیانی شروع ہوئی - امریکہ مین قرار پایا
کہ پیری کے جہاز روزولٹ پر پھر ایک مہم قطب
شمالی روانہ کیجائے - کمانڈر پیری کو دس ہزار
ڈالر بطور تحفہ دیے گئے- انہون نے کہا کہ وہ
اسے مہم قطب جنوبی کیلئے صرف کرینگے - پولیس
نے بعد تحقیقات طے کیا کہ مفسدہ پرداز مطبوعات
جرمن سے چھپ کر ہندوستان نہین آتے- اسپین
کی وزارت نے استعفا دیدیا- چین وجاپان
مین ڈاکخانہ کی نسبت معاہدہ ہوگیا منچوریا
مین جاپان کے چھ ڈاکخانے رہینگے - امیرالبحر کمال کے
بجائے ٹرکی نے برطانیہ سے دوسرا امیرالبحر طلب
کیا ہے کیونکہ وہ مستعفی ہوگئے ہین - قاہرہ مین
مجلس طلب ہوئی تاکہ نہر سویز کے جدید معاہدات
و مراعات پر غور کرے - انگلشمین نے ہائی
کورٹ مین دوبارہ ڈگری لاجپت رائے اپیل کی -

۱۰- جلسہ وزارت انگلستان منعقد ہوا- لیبر کانفرنس

نے بلا استثناء طے کیا کہ ہاؤس آف لارڈ معدوم
کردیا جاے - رحیم خان کے اخراج کی نسبت ایران
نے روس کو لکھا - پارلیمنٹ فرانس نے مصیبت
زدگان سیلاب کیلیے بیس ملین ڈالر کی امداد
منظور کی - شملہ مین خفیف زلزلہ آیا - ریاست
بہاولپور نے محمڈن ایجوکیشنل کانفرس کیلیے
بارہ سو روپیہ سالانہ کی امداد مقرر کی -

۱۱ - کلکتہ مین امپیریل لیگ قائم ہوئی - اسکا منشا
موجودہ شورش انگیز خیالات کا دبانا ہے - امریکہ مین
یہ خیال پیدا ہوا کہ جاپانی مزدور امریکہ سے خارج کردیے
جائین - ایران مین روسی افواج کی موجودگی پر بحث
کرنے سے روس نے انکار کردیا - گورکھپور کی قواعد مین
پانچ اشخاص مقتول اور چھ زخمی ہوے -

۱۲ - شملہ مین زلزلہ محسوس ہوا - مسٹر اسکویتھ نے
ملک معظم سے ملاقات کی - مولائی حفیظ نے فرانسیسی
قرضہ کے کاغذات پر دستخط کرنیکے قبل غور کرنیکی
مہلت چاہی - بینک آف فرانس نے وعدہ کیا کہ
گورنمنٹ کی ذمہ داری پر وہ چار ملین قرض
بلا سود پانچ برس کیلیے ان تاجرونکو دیگا جنکو طغیانی
سے نقصان پہنچا ہے - اڈیٹر ہتا بادی (کلکتہ) کو بغاوت
سڈیشن ایک برس کی سزا ہوئی -

۱۳ - جرمن گورنمنٹ نے اپنے کانسل جنرل متعینہ
کلکتہ کو معین کیا کہ نمائش الہ آباد مین جرمن کے لیے
انتظام کرے - سلطان مراکو نے بیس ہزار فرانک
مصیبت زدگان فرانس کیلیے دیے - طاقتونکی
کانسلون نے گورنمنٹ کریٹ کو اطلاع دی کہ کریٹ
کے قائمقام یونانی مجلس مین نہ شریک ہون
ورنہ مداخلت کیجائیگی - کینٹن کی وائسراے کی
فوج باغی ہوگئی وائسراے نے غیر ملکیونکو اطلاع
دی کہ وہ انکی حفاظت کی ذمہ داری نہین کرسکتے
ملایا مین جوہو کے قریب کئی میل ریل طغیانی سے بہ گئی

۱۴ - ریاست بستر صوبجات متوسط مین وحشی
اقوام نے بغاوت کردی - گورنر بمبئی نے جین طلبا
کے ہوسٹل (بمبئی) کا افتتاح کیا -

۱۵ - پارلیمنٹ انگلستان کی نشست شروع
ہوئی - مسٹر ہربرٹ گلیڈ اسٹن نے لارڈ کا
خطاب لینا قبول کیا - چین کی بغاوت خفیف
ثابت ہوئی - پرنس اٹیو کے قاتل کو سزاے موت کا

حکم ہوا اور اسکے دو ساتھیونکو تین برس اور ڈیڑھ برس کی قید ہوئی - چاندپور میل کو نقصان پہنچانے کی کوشش کیگئی - لفٹننٹ گورنر بنگال نے جدید ریلوے کا افتتاح کیا یہ ریل پچاس میل کی ہے - برما مین جداگانہ یونیورسٹی قائم کرنیکے لئے رنگون مین جلسہ ہوا - لفٹننٹ گورنر برما نے گورنمنٹ ہاؤس مین دربار کیا - تلالی (مدراس) مقدمہ بم مین سزاے موت نہین ہوئی بلکہ دس برس کی قید -

۱۶ - سینٹ پٹرسبرگ مین ایک مسجد کی بنیاد رکھی گئی - علاوہ اور مسلمان روسا کے امیر بخارا بھی موجود تھے - اسمین پانچہزار اشخاص کی گنجائش ہے - ایک فرانسیسی دستہ فوج سوڈان مین قتل ہوگیا - مسٹر چیمبرلین پارلیمنٹ مین حلف لینے کو آئے بوجہ ضعف حرکت نہین کرسکتے ہین - بائین ہاتھ سے دستخط کیا - جرمنی اور کناڈا کی تجارتی جنگ کا خاتمہ ہوا اور دونون نے ایک دوسرے کی رعایت ملحوظ رکھی - روس اور برطانیہ نے شرائط قرض کی اطلاع وزارت خارجہ ایران کو دی - بارہ بنکی مین ہیوٹ ٹریننگ اسکول کا افتتاح ہوا -

۱۷ - وزارت انگلستان کا جلسہ ہوا اسکے بعد مسٹر اسکوتتھ ملک معظم سے ملے اور پھر جلسہ ہوا - جاپان نے چین کو اطلاع دی کہ اسے اگین ریلوے کی تعمیر سے اختلاف نہین بشرطیکہ اسے بھی حصہ دیا جائے ربڑ کی کمپنیان قائم ہو رہی ہین ایک کمپنی کا پراسپکٹس شایع ہوا اور آدھ گھنٹہ کے اندر کل سرمایہ جمع ہوگیا - ملا ر شمالی لینڈ نے حدود برٹش مین حملہ کیا اور ۱۴ ہزار اونٹ لیگیا - ڈیوک آبروزی نے ٹیورن مین لکچر دیا کہ کیونکر وہ ہمالیہ پر ۲۴۵۵۳ فٹ چڑھے -

۱۸ - فرانس کے چند ممبران پارلیمنٹ سینٹ پٹرسبرگ مین گئے - فرانس نے مولای حفیظ سے ۴۸ گھنٹہ کے اندر معاہدہ قرض کی تصدیق چاہی - امپریل کونسل کا اجلاس کلکتہ مین ہوا - مقدمہ علیپور مین مزید دو اشخاص کو سزا ہوئی - جدید کرنسی ایکٹ نافذ ہوا -

۱۹ - کریٹ اور مالٹا مین زلزلہ محسوس ہوا - ڈاکٹر کوک جو عرصہ سے غائب ہوگئے تھے فرضی نام کے ساتھ سینگو ملک چلی مین وارد ہوئے - مسٹر اشمٹ نے اپنی رپورٹ مین ظاہر کیا کہ ہندوستان مین روئی کی پیداوار ترقی کر رہی ہے اسکا اثر امریکہ کی روئی پر

پڑیگا۔ ایک فرانسیسی افسر مع ایک سپاہی کے ضلع
شادیہ (ملک تانجیر) مین مقتول ہوا۔
۲۰۔ خبر ملی کہ جیگانتر کلکتہ مین تقسیم کیا گیا۔ آکسفورڈ
مین بموجودگی چہ سو ممبران یونیورسٹی چین مین یونیورسٹی
قائم کرنے کیلیے جلسہ ہوا۔ ملا شمالی لینڈ نے برطانیہ
کے دوست قبائل کے بیس ہزار اونٹ لوٹ لیئے۔
۲۱۔ زراعتی کانفرنس روسا مین منعقد ہوئی ملک
معظم نے پارلیمنٹ کا افتتاح کیا۔ مسٹر اسکویتھ نے
کہا کہ ہاؤس آف لارڈز کے اختیار تنسیخ قوانین (پاس
کردہ ہوس آف کامنس) کی نسبت ایک رزولیشن
جلد پیش کیا جائیگا۔ قاہرہ مین نظارت خارجہ کے
باہر ایک مسلمان نیشنلسٹ نے بطرس پاشا وزیر
اعظم مصر پر فیر کیئے۔ تین زخم مہلک لگے۔ اور
پاشا کا دوسرے روز انتقال ہوگیا۔ مسٹر ای۔ اس
مانٹیگو نائب وزیر ہند مقرر ہوے۔ طہران کے
دولتمند سوداگرون نے مجلس کو اطلاع دی
کہ اگر برطانیہ اور روس کے قرضے ملک کے لیے
مضر ہون تو قرض نہ لیا جائے بلکہ وہ مزید ٹیکس
دینے پر رضامند ہین۔ دیندار ناتھ گپتا (قاتل
شمس العالم) کو کلکتہ مین پہانسی دیگئی۔ پٹیالہ کے
مقدمہ بغاوت مین مہاراجہ نے حکم دیا کہ تمام
مشتبہ لوگ ریاست سے خارج کردیئے جائین۔ مولای
حفیظ نے فرانسیسی مطالبات منظور کرلیے
ڈلای لاما کی جانب سے ایک ڈیپوٹیشن برٹش
سفیر متعینہ پیکین کے پاس آیا۔
۲۲۔ بیرن وان اہرن تہال (وزیر آسٹریا) اور
ڈاکٹر وان بتہ مین ہالوگ مین ایک گھنٹہ
گفتگو ہوئی۔
۲۳۔ پارلیمنٹ انگلستان مین ایڈرس پر
بحث ہوئی۔ مصر کی وزارت ازسرنو مرتب ہوئی
اور محمد سعید بے وزیر اعظم مقرر ہوے۔ ڈلای لاما
کے بہاگنے کی خبر مشہور ہوئی۔
۲۴۔ ڈلای لاما کے ایجنٹ مسٹر وانگ دی نے
اسٹیٹسمین کے نامہ نگار سے بیان کیا کہ چینیو نکی
زیادتی کے سبب سے ڈلای لاما لاسہ سے روانہ
ہوئے ہین اور بہت جلد کلکتہ پہنچ گئے۔ چینیون نے
سرحد سکم تک انکا تعاقب کیا مگر وہ بچ گئے۔
مسٹر ایچ کاکس نے ایک جلسہ مین کہا کہ ہاؤس آف لارڈز

کی بہت زیادہ ضرورت اسلیئے ہو کہ اسکا اثر ہندوستان
پر خاص پڑتا ہی - اور کہا کہ ایک دن آویگا جب
ہندوستانی والیان ملک بہی اسمین شریک ہونگے
مسٹر مترا نے اہل انگلستان کو آگاہ کیا کہ لارڈ کے
خلاف بے سمجھے بوجھے کوئی کارروائی نکرین جس سے
ہندوستان مین پریشانی پیدا ہو - شاہ اور ملکہ
بلغاریہ بطور مہمان زار کے زارسکو مین آے -
مسٹر وانگڈی کو ڈلای لاما کا تار ملا کہ وہ بخیریت
رنیک (سکم) پہنچ گئے -

۲۵ - مسٹر اسیٹن چیمبرلین کی ترمیم دربارۂ اصلاح
تجارت ہاؤس آف کامنس مین نامنظور ہوگئی
اور ایڈریس بلا اختلاف پاس کیا گیا - چین مین
حکم شاہی شائع ہوا کہ ڈلائی لاما اپنے عہدہ سے
علیحدہ کیے گئے اور انکا قائم مقام مقرر کیا جاے - دریاے
سین کی طغیانی بڑہ گئی - کلکتہ مین وائسراے
کی کونسل کا اجلاس منعقد ہوا - مسٹر گوکہلے کی
تحریک بلا اختلاف منظور ہوگئی کہ وائسراے
ایسے قلیون کو جو معاہدہ کرکے نیٹال جائین جب
جائین روک دین - اور بہی مختلف قوانین پیش ہوے
ڈلای لاما بہت تیز کوچ کرکے کیلمپانگ مین آگئے -

۲۶ - بجٹ ہند کا پہلا مسودہ وائسراے کی کونسل
مین پیش ہوا - نئے ٹیکسو نکی تجویز ہوئی - نیٹال کے
وزرا کا خیال ہو کہ امپریل گورنمنٹ ہندوستانی
قلیونکا نیٹال لانا بند نکریگی - مسوری واے
واقعہ قتل مین کارپورل ایلین کو ہائی کورٹ الہ آباد سے
پہانسی کا حکم ہوا - میرپور خاص (سندہ) مین
گوتم بدہ کے کچھ آثار پائے گئے ہین -

۲۷ - مسٹر کے جی گپتا ٹوٹیکورن سے روانہ
کولمبو ہوے اور وہان سے یکم مارچ کو روانہ
انگلستان ہونگے -

۲۸ -

۲۸ - سکرٹری آف اسٹیٹ ہند نے میرزا علی محمد
بیگ (سابق دیوان ریاست جوناگڈہ) کو بجاے
سید حسین بلگرامی کے اپنے کونسل کا ممبر مقرر کیا -
مسٹر ایسکوتہ نے پارلیمنٹ مین تحریک کی کہ
۲۴ مارچ تک مسائل مالی پیش کیے جائین -
ایسٹر کے بعد وہ ہاؤس آف لارڈ کے متعلق
رزولیوشن پیش کرینگے - جرمنی کی کمیٹی نمائش نے
صلاح دی ہو کہ الہ آباد کی نمائش مین جرمنی معقول

# غلط نامہ

## حصہ اول

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۱ | ۴و۱۰ | میعار | معیار |
| ۲ | ۳ | اشیاٹک | ایشیاٹک |
| ۴ | ۲ | گارستے | گلدستے |
| ۷ | ۱۵ | کررھے | کررھی |
| ۹ | ۱۶ | یل | پیل |
| ۱۳ | ۱۶ | کیونکہ | کیونکر |
| ۱۹ | ۹ | قائیون | فائیون |
| ۲۰ | ۶ | ہوگیاہو | گیاہو |
| ۲۱ | ۸ | اسنے | انسے |
| ۲۴ | ۱۵ | کیوتکہ | کیونکر |
| ۲۷ | ۱۵ | طلاعات | اطلاعات |
| ۲۸ | ۱۵ | کیونکر | × |
| ۲۹ | ۱۷ | مین | ہین |
| ۳۰ | ۱ | ہی | ہین |
| ۳۹ | ۱ | اخد | اخذ |
| ۴۴ | ۱۷-۸ | قدما یونانی صرف کو | قدمای یونانی صرف الفہ کو |
| " | ۱۰ | فطری | قطرمری |
| " | ۱۵ | نعد | بعد |
| ۴۷ | ۵ | آئنے | آئے- |
| ۴۸ | ۷ | نابت | نیابت |
| ۵۰ | ۱۲ | لیحلمو | لیجسلیٹو |
| ۵۳ | ۱۶ | مدراسی | مدراس |

## حصہ دوم

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۲ | ۱۱-۱۲ | تفیرسے کسقدر | تغیرسے زمین کسقدر |
| ۵ | ۱۰ | ہوتچہین | پہنچین |
| ۱۱ | ۷ | زمری | زمزمی |
| ۱۶ | ۸ | بہا | بنا |
| " | ۱۲ | لیارہ | گیارہ |
| | | ہیتن | ہمیتین |
| ۱۷ | ۹ | باغ دیوار | دیوار باغ |
| ۱۸ | ۸ | رکارلٹون | رکاوٹون |
| ۲۱ | ۶ | بظاہر | بہ ظاہر |
| ۲۳ | ۷ | نقوس | نقوش |
| ۳۳ | ۲ | اسے | انسے |
| ۳۴ | ۳ | داروشہ | داروغہ |
| ۳۸ | ۸ | برون | براؤن |
| ۳۹ | ۳ | ورکی | رودکی |
| ۴۰ | ۷ | جزو | چیزون |
| ۴۳ | ۱۴ | پہنچا- لارڈ | ۲۸- اکتوبر کو ایک اور آفتاب علم (مولوی) غروب ہوگیا |
| ۴۵ | ۸ | خبرمین | خبرین |
| " | ۱۷ | کمرلو | کرلیو |
| ۴۶ | ۱۱ | (۷-اپریل کوم | (۲۷-اپریل کو |
| " | " | ہوتاہے | ہوناہے |
| ۵۱ | ۶ | اریمپائر | امپایر |
| ۵۳ | ۳ | انیپر | انپیغر |
| ۵۹ | ۸ (۲) | قارکان | تارکان |
| ۶۲ | ۱۲ (۲) | جوہو | چوہور |
| ۶۴ | ۱۹ (۱) | دینذار | دیندرا |
| " | ۱۷ (۲) | ہپنچے گے | پہنچین گے |

یہ شور انگیز و حیرت افزا ناول آئندہ نمبر سے مسلسل
شایع ہونا شروع ہوگا۔ اس کا ایک ایک سین
قیامت خیز ہے۔ اگر آپ اسے دیکھنا چاہتے
ہین تو مستقلاً لسان العصر خرید کیجئے ورنہ بعد کو
اس کی کاپیان ملنا مشکل ہون گی اور اسی
خیال سے ہمنے اس ناول کو پہلے نمبر مین
نہین شائل کیا۔

منیجر لسان العصر

جاری ہو چکا ہے
ہے۔ جلد شرکت